e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
اودھ نامہ روزنامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 286 Saturday , July 18 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۲۸۶) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۸-جولائی ۲۰۲۶ء،مطابق ۳-صفرالمظفر -۱۴۴۸ھ صفحات-۸

برطانیہ: اینڈی برنم لیبر پارٹی کے نئے رہنما منتخب

لندن: برطانیہ کی لیبر پارٹی نے اینڈی برنم کو باضابطہ طور پر اپنا نیا رہنما منتخب کرلیا ہے۔اینڈی برنم پیر کے روز برطانیہ کے نئے وزیراعظم کی حیثیت سے حلف اٹھائیں گے اور موجودہ وزیراعظم کیئر اسٹارمر کی جگہ حکومت کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔ان کے انتخاب کے ساتھ ہی برطانوی سیاست میں ایک اہم تبدیلی کا آغاز ہوگیا ہے، جسے لیبر پارٹی آئندہ برسوں کے لیے اپنی نئی سیاسی سمت قرار دے رہی ہے۔لیبر پارٹی کی خصوصی کانفرنس میں اینڈی برنم کو پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ کی جانب سے 379 نامزدگیاں حاصل ہوئیں، جس کے بعد انہیں باضابطہ طور پر پارٹی کی قیادت سونپ دی گئی۔رہنما منتخب ہونے کے بعد اپنے پہلے خطاب میں انہوں نے کہا کہ وہ ملک کو نئی سمت دینے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں اور ان کے پاس برطانیہ کو بہتر بنانے کا واضح منصوبہ موجود ہے۔اینڈی برنم نے کہا کہ ان کی حکومت برطانیہ کی سیاست میں گزشتہ چالیس برس کی سب سے بڑی تبدیلی لانے کی کوشش کرے گی۔

غریبوں کے بچوں کو ان پڑھ بنانا چاہتی ہے بی جے پی: عآپ

نئی دہلی (یواین آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن سنجے سنگھ نے رام پور میں واقع جوہر یونیورسٹی کو گرانے کے فیصلے پر سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور مودی-یوگی سرکار پر سخت حملہ کیا ہے مسٹر سنگھ نے جمعہ کو یہاں پریس کانفرنس میں کہا کہ مودی-یوگی-بی جے پی کا ایک ہی نعرہ ہے کہ ان پڑھ اور گنوار رہیں گے بچے، تبھی تو اندھ بھکت بنیں گے بچے۔چوتھی پاس راجہ اور ان کی پارٹی بی جے پی اسکول، کالج توڑنے والی پارٹی ہے۔یہ غریبوں کے بچوں کو ان پڑھ بنانا چاہتی ہے تاکہ وہ سوال نہ کرسکیں۔اب یہ لوگ جوہر یونیورسٹی گرانے جار ہے ہیں، جہاں ہندو مسلم تمام طبقات کے بچے پڑھتے ہیں۔آج وزیراعظم دنیا کی ٹاپ 100 یونیورسٹیوں میں ہندوستان کی ایک بھی یونیورسٹی کا نام نہیں بتا سکتے۔انہوں نے کہا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بی جے پی اس ملک کو ان پڑھ، جاہل اور گنوار بنا کر رکھنا چاہتی ہے۔

شہریت طے کرنا الیکشن کمیشن کے اختیار میں نہیں، سپریم کورٹ نے پھر کیا واضح

بنگال ایس آئی آر: حذف شدہ لوگوں کو فلاحی اسکیموں سے محروم کرنے کا معاملہ عدالت عظمیٰ نے الیکشن کمیشن اور ریاستی حکومت کو نوٹس جاری کیا

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے ایک بار پھر واضح کردیا ہے کہ شہریت کا تعین کرنا الیکشن کمیشن کا اختیار نہیں ہے۔مغربی بنگال کے ایس آئی آر تنازعہ پر جمعہ کو سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے یہ تبصرہ کیا۔عدالت نے کہا کہ کمیشن کا اختیار صرف ووٹر فہرست کے کنٹرول اور نگرانی تک محدود ہے۔اس لیے قانونی صورت حال میں کوئی ابہام نہیں ہے۔عدالت کا کہنا ہے کہ اگر کوئی ٹریبونل کسی شخص کا نام ایس آئی آر فہرست میں شامل نہ کرنے کا فیصلہ سناتا ہے تو الیکشن کمیشن کو شہریت کے تعین کے لیے معاملہ متعلقہ وزارت کو بھیجنا ہوگا۔ووٹر فہرست میں نام نہ ہونے سے شہریت خود بخود ختم نہیں ہوتی۔غور کرنے والی بات یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے اس عرضی پر سماعت کرنے پر رضامندی ظاہر کی، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ ووٹر فہرست سے نام ہٹائے گئے لوگوں کو پی ڈی ایس، انپورنا یوجنا اور دیگر سرکاری اسکیموں کے فوائد سے محروم کیا جارہا ہے۔اس معاملے کی اگلی سماعت 25 اگست کو ہوگی۔آج عدالت میں سماعت کے دوران جسٹس باگچی نے کہا کہ شہریت کا تعین کرنا الیکشن کمیشن کا آئینی اختیار نہیں ہے۔کمیشن کا اختیار صرف ووٹر فہرست کے کنٹرول اور نگرانی تک محدود ہے، اس لیے قانونی صورت حال میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ کے سامنے عرضی گزار کی جانب سے سینئر وکیل گوپال شنکر نارائن نے دلائل پیش کیے۔انہوں نے کہا کہ 19 اپیلیٹ ٹریبونلز کے کام کرنے کے طریقے سے عملی سطح پر عدم مطابقت اور تاخیر پیدا ہورہی ہے۔وکیل نے یہ بھی کہا کہ ٹریبونلز کے کام کاج میں رکاوٹیں ہیں اور اس سے معاملات کے نمٹارے پر اثر پڑ رہا ہے۔اس سے قبل بدھ کو سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ مغربی بنگال میں ایس آئی آر کے بعد جن لوگوں کے نام ووٹر فہرست سے ہٹادیے گئے تھے، وہ اب بھی کچھ فلاحی فوائد، جیسے سبسیڈی والا راشن حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے۔تاہم، عدالت نے عرضی گزار کا راشن کارڈ معطل کیے جانے کو چیلنج کرنے والی عرضی پر سماعت کرنے سے انکار کردیا۔

پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں کئی بلوں کو پاس کرانے کی تیاری، پارلیمانی بلیٹن نے سب کچھ صاف کیا

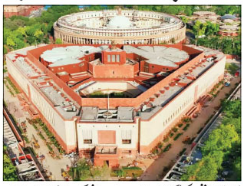

نئی دہلی۔(ایجنسی) پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس 20 جولائی سے شروع ہونے والا ہے۔اس اجلاس میں حکومت کئی اہم بل ایوان میں پیش کرنے کی تیاری کررہی ہے۔لوک سبھا کے پارلیمانی بلیٹن نے اس معاملے میں سب کچھ صاف کردیا ہے۔بلیٹن کے مطابق کچھ بلوں پر بحث ہوگی، جبکہ کچھ کو پیش کرنے کے بعد منظور کرانے کا بھی منصوبہ ہے۔اس فہرست میں صنعتوں کے ساتھ ساتھ قومی وقار سے متعلق قانون میں تبدیلی کا بل بھی شامل ہے۔سب سے پہلے 'فارن کنٹری بیوشن (ریگولیشن) ترمیمی بل، 2026' پر بحث ہوگی اور اس کے بعد اسے منظور کرانے کا عمل ہوگا۔'ترقی یافتہ ہندوستان تعلیمی ادارہ بل، 2025' بھی اس اجلاس کا اہم بل ہوگا۔اس بل پر مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کی رپورٹ لوک سبھا میں پیش کیے جانے کے بعد اس پر بحث اور اسے منظور کرانے کا عمل آگے بڑھے گا۔حکومت 'انکم ٹیکس (ترمیمی) بل، 2026' بھی ایوان میں پیش کرے گی۔یہ بل ایک آرڈیننس کی جگہ لایا جارہا ہے۔اسے پیش کرنے کے ساتھ ہی اس پر غور اور اسے منظور کرانے کی بھی تیاری ہے۔اسی طرح 'سپریم کورٹ (ججوں کی تعداد) ترمیمی بل، 2026' بھی آرڈیننس کی جگہ لایا جائے گا۔حکومت اس بل کو پیش کرنے کے بعد اسی اجلاس میں منظور کرانے کی کوشش کرے گی۔'پیدائش اور اموات کا اندراج (ترمیمی) بل، 2026' بھی ایوان میں پیش کیا جائے گا۔اس بل پر بھی بحث کے بعد اسے منظور کرانے کا منصوبہ ہے۔قومی وقار سے متعلق قانون میں تبدیلی کے لیے 'قومی وقار کی توہین کی روک تھام (ترمیمی) بل، 2026' بھی پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔اس پر بھی تعارف، غور اور منظوری کا عمل طے کیا گیا ہے۔دی گئی جانکاری کے مطابق چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتوں سے متعلق 'مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز ڈیولپمنٹ (ترمیمی) بل، 2026' بھی اس اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔حکومت اسے بھی اسی اجلاس میں منظور کرانے کی کوشش کرے گی۔مجموعی طور پر مانسون اجلاس میں حکومت کی توجہ کئی اہم بلوں کو آگے بڑھانے پر رہے گی۔لوک سبھا کے پارلیمانی بلیٹن میں بتایا گیا ہے کہ ان بلوں پر بحث کے ساتھ ساتھ کئی معاملات میں انہیں اسی اجلاس میں منظور کرانے کی بھی تیاری کی گئی ہے۔لہٰذا اس بار مانسون اجلاس کافی اہم ثابت ہونے والا ہے۔

ملک کی پہلی ہائیڈروجن ٹرین کو ہری جھنڈی

تاریخ کے صفحات میں درج ہوگا جند کا نام، وزیراعظم مودی نے ہریانہ میں 14 ہزار کروڑ روپے سے زائد کے ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگِ بنیاد رکھا

جند (ہریانہ)(ایجنسی) ہندوستان کی پہلی ہائیڈروجن ٹرین پٹری پر دوڑ پڑی ہے۔وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو ہریانہ کے جیند میں ہری جھنڈی دکھا کر اس ہائیڈروجن ٹرین کو روانہ کیا۔یہ ٹرین جیند سے سونی پت کے درمیان چلےگی۔اس کے ساتھ ہی ہندوستان ان منتخب ممالک کے گروپ میں شامل ہوگیا ہے، جن کے پاس ہائیڈروجن توانائی سے چلنے والی ٹرینیں ہیں۔اس موقع پر وزیراعظم مودی نے کہا کہ "آج جیند اور ہریانہ کا نام تاریخ کے صفحات میں درج ہوگیا ہے۔آج یہاں ملک کو پہلی ہائیڈروجن ٹرین ملی ہے۔ ہندوستان میں پہلی ٹرین بمبئی سے تھانے کے درمیان چلی تھی، اسی طرح مستقبل میں جب بھی ہائیڈروجن ٹرین کا ذکر آئے گا تو جیند، سونی پت اور ہریانہ کا نام ضرور آئے گا۔" پی ایم مودی نے مزید کہا کہ ہندوستان کی یہ ٹرین دنیا کی سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے لمبی ہے۔یہ ٹرین 3200 ہارس پاور کی طاقت رکھتی ہے اور اس میں 10 کوچ ہیں، جبکہ دیگر ممالک میں چلنے والی ٹرینوں میں محض 4-3 کوچ ہوتے ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ ہائیڈروجن ٹرین ریلوے شعبہ میں صاف ستھری اور پائیدار نقل وحمل کا نظام اپنانے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ ہندوستان میں ڈیزائن، انجینئرنگ اور مربوط طور پر تیار کی گئی یہ ٹرین دیسی ٹیکنالوجی پر مبنی ہے، جو جدید ریلوے انجینئرنگ کے شعبہ میں ملک کی بڑھتی ہوئی صلاحیت اور خود کفالت کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ ٹرین ہائیڈروجن فیول سیل ٹیکنالوجی سے چلتی ہے، جو ٹرین کو آگے بڑھانے کے لیے ہائیڈروجن کو بجلی میں تبدیل کرتی ہے۔ہائیڈروجن ٹرین کو ہری جھنڈی دکھانے سے پہلے وزیراعظم مودی نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔انہوں نے لکھا تھا کہ "آج ہندوستان کو اپنی پہلی ہائیڈروجن ٹرین ملنے کا خواب حقیقت بننے والا ہے۔خود کفیل ہندوستان اور پائیدار ترقی کی سمت میں یہ بہت اہم دن ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "میں اس سے وابستہ تمام لوگوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں۔ انسان جو بھی کام کرنا چاہتا ہے، چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا، اگر وہ کام پوری محنت سے کیا جائے تو اسے شیر کی طرح بہادری بھرا سمجھا جاتا ہے۔"

واضح رہے کہ جیند سے سونی پت کے درمیان 89 کلومیٹر کا فاصلہ یہ ٹرین تقریباً 2 گھنٹے میں طے کرے گی اور اس دوران 12 اسٹیشنوں پر رکے گی۔وزارت ریلوے نے ایک بیان میں بتایا کہ 10 ڈبوں والی اس ٹرین کو 1200 کلوواٹ صلاحیت والے ہائیڈروجن فیول سیل پروپلشن سسٹم سے چلایا جائے گا۔ٹرین کی زیادہ سے زیادہ رفتار 75 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔آسان الفاظ میں سمجھیں تو ہائیڈروجن فیول سیل پروپلشن سسٹم میں فیول سیل کے اندر ہوا سے حاصل ہونے والی آکسیجن اور ہائیڈروجن کو ملا کر بجلی پیدا کی جاتی ہے۔یہی بجلی ٹرین کی موٹروں کو چلاتی ہے۔ہائیڈروجن فیول سیل ٹرین بنیادی طور پر ایک الیکٹرک ٹرین ہے، جو اپنی بجلی خود ٹرین کے اندر ہی پیدا کرتی ہے۔ہائیڈروجن کو صاف ایندھن سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس کے جلنے سے کوئی نقصان دہ آلودگی پیدا کرنے والے عناصر خارج نہیں ہوتے۔ہائیڈروجن سے چلنے والی ٹرین کا آغاز ہندوستان کی توانائی کی منتقلی کے لیے اہم ہے، کیونکہ یہ صاف ستھری اور کم اخراج والی نقل وحمل کی سمت میں ایک قدم ہے۔

پی ایم مودی نے کہا، اگر مغربی ایشیا جیسا موجودہ بحران 2014 سے پہلے آیا ہوتا تو ملک میں ریل خدمات ٹھپ ہوجاتیں

پی ایم مودی نے ریاست میں 14 ہزار کروڑ روپے سے زائد مالیت کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگِ بنیاد بھی رکھا۔وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو کہا کہ اگر مغربی ایشیا سے تیل کی سپلائی کو متاثر کرنے والا موجودہ بحران سال 2014 سے پہلے پیدا ہوا ہوتا تو ہندوستان میں ریلوے کی خدمات مکمل طور پر ٹھپ ہو جاتیں۔انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کا ایک بڑا حصہ ایسا تھا جہاں ٹرینیں صرف ڈیزل سے چلتی تھیں، لیکن موجودہ حکومت کی کوششوں کے نتیجے میں آج ملک کے 99 فیصد ریلوے نیٹ ورک کی برقی کاری (الیکٹریفکیشن) مکمل ہوچکی ہے۔وزیراعظم یہاں مختلف ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔اس موقع پر انہوں نے جیند سے سونپت کے درمیان ملک کی پہلی ہائیڈروجن ایندھن سے چلنے والی مسافر ٹرین کو بھی ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔مودی نے کہا، گزشتہ 12 برسوں میں ہندوستانی ریلوے میں جو بڑی تبدیلیاں آئی ہیں، ان سے ملک کو ایک اور اہم فائدہ بھی حاصل ہوا ہے۔انہوں نے کہا، آپ دیکھ رہے ہیں کہ گزشتہ کئی مہینوں سے مغربی ایشیا، آبنائے ہرمز کے پورے علاقے، ایران اور خلیجی خطے میں جنگ جاری ہے۔اسی سمندری راستے یعنی آبنائے ہرمز کے ذریعے ہندوستان میں بڑی مقدار میں پٹرول، ڈیزل، ایل پی جی گیس اور ہمارے کسانوں کے لیے کھاد آتی ہے۔گزشتہ تین سے چار ماہ سے یہ راستہ مسلسل جنگ کا میدان بنا ہوا ہے اور مختلف بحرانوں سے گھرا ہوا ہے۔وزیراعظم نے کہا، "اگر 2014 سے پہلے ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہوتی تو آج ہندوستان کی ریلوے مکمل طور پر مفلوج ہو جاتی، کیونکہ اس وقت ملک کا ایک بڑا حصہ ایسا تھا جہاں ٹرینیں صرف ڈیزل سے چلتی تھیں۔ذرا تصور کیجیے، اگر ڈیزل کی سپلائی بند ہو جاتی تو ڈیزل سے چلنے والی ٹرینیں کیسے چل پاتیں؟ ملک کس قدر بڑے بحران کا شکار ہو جاتا۔انہوں نے کہا کہ آج صورتحال 2014 جیسی نہیں ہے، کیونکہ موجودہ حکومت نے مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے ہی مسائل کے حل پر کام کیا۔

محمد علی جوہر یونیورسٹی کے انہدام کا نوٹس واپس لیا جائے: مسلم پرسنل لا بورڈ

نئی دہلی۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (RDA) کی جانب سے محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کے انہدام کے لیے جاری نوٹس کو جانبدارانہ، انتقامی اور غیر منصفانہ کارروائی قرار دیتے ہوئے اس کی سخت مذمت کی ہے۔ بورڈ نے حکومتِ اتر پردیش سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کارروائی کو فوری طور پر روکا جائے اور انہدام کا نوٹس واپس لیا جائے۔بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ کارروائی صرف ایک تعلیمی ادارے کے خلاف نہیں بلکہ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے خلاف بھی ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومتیں ایک طرف مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی دور کرنے میں ناکام رہی ہیں، جبکہ دوسری طرف جو ادارے عوامی جدوجہد اور قربانیوں سے قائم ہوئے ہیں، انہیں مختلف انتظامی اور قانونی بہانوں سے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ان کے مطابق یہ اقدام ایک جانب اعظم خان کے خلاف سیاسی انتقام کی عکاسی کرتا ہے اور دوسری جانب مسلم معاشرے کو تعلیمی میدان میں مزید کمزور کرنے کی کوشش ہے۔ڈاکٹر الیاس نے آر ڈی اے کے اس دعوے کو بھی مسترد کیا کہ یونیورسٹی کی 40 میں سے 38 عمارتیں منظوری کے بغیر تعمیر کی گئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی انتظامیہ کے مطابق متعلقہ عمارتیں اس وقت تعمیر ہوئی تھیں جب یہ علاقہ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے دائرۂ اختیار میں شامل ہی نہیں تھا، اس لیے اس وقت آر ڈی اے سے نقشہ منظور کرانے کی کوئی قانونی ضرورت نہیں تھی۔

ایس پی اور کانگریس نے ترقی نہیں، تقسیم کی سیاست کی: سی ایم یوگی

شاملی، کیرانہ اور تھانہ بھون اسمبلی حلقوں میں کئی ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح

شاملی (یواین آئی) اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کو سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ 'جناح کے پرستار' کیرانہ اور کاندھلہ کی آبادیاتی ساخت کو تبدیل کرنے کی کوشش کررہے تھے، جس کے باعث لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور ہونا پڑا۔انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ایسے عناصر سے ہوشیار رہیں اور کہا کہ اگر انہیں دوبارہ موقع ملا تو وہ علاقے اور ذات پات کے نام پر سماج کو تقسیم کریں گے، ترقیاتی منصوبوں میں بدعنوانی کریں گے اور بیٹیوں اور تاجروں کی سلامتی سے سمجھوتہ کریں گے۔وزیراعلیٰ شاملی، کیرانہ اور تھانہ بھون اسمبلی حلقوں میں 581 کروڑ روپے سے زائد لاگت کی 89 ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد منعقدہ عوامی جلسے سے خطاب کر رہے تھے۔یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ایک دہائی قبل شاملی دہشت اور خوف کی علامت سمجھا جاتا تھا، جبکہ آج یہ گنے کی مٹھاس اور ایکسپریس ویز کے سنگم کے طور پر اپنی نئی شناخت قائم کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی-دہرادون، شاملی-امبالہ اور گورکھپور-شاملی ایکسپریس ویز سے جڑنے کے بعد یہ علاقہ قومی راجدھانی خطہ (این سی آر) کے ایک اہم ترقیاتی مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ سال 2017 سے پہلے ریاست میں امن و امان کی صورتحال خراب تھی، مافیا کا غلبہ تھا اور لوگ خود کو غیر محفوظ محسوس کرتے تھے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ موجودہ حکومت نے سلامتی، بنیادی ڈھانچے اور بجلی کے نظام میں بڑے پیمانے پر بہتری لائی ہے۔انہوں نے کہا کہ شاملی اب مغربی اتر پردیش کو بجلی فراہم کرنے کا ایک اہم مرکز بن چکا ہے اور صحت کی سہولتوں میں بھی نمایاں بہتری آئی ہے۔گنا کسانوں کا ذکر کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ سال 2007 سے 2017 کے درمیان ریاست میں 29 شوگر ملیں بند ہوگئیں اور 21 شوگر ملیں انتہائی کم قیمت پر فروخت کردی گئیں۔انہوں نے کہا کہ سال 2017 کے بعد حکومت نے شوگر ملوں کو دوبارہ فعال کیا اور آج ریاست میں 122 شوگر ملیں کام کررہی ہیں۔

بلیٹ ٹرین پروجیکٹ پر ہند-جاپان تعلقات میں تلخی

جاپان کے سابق وزیر کا ہندوستان پر سنگین الزام، وزارتِ خارجہ نے دعویٰ مسترد کیا

نئی دہلی: (ایجنسی) ہندوستان کے بلیٹ ٹرین منصوبے میں تاخیر پر جاپان کے سابق وزیر ماکیہارا ہیدیکی نے ہندوستان پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ منصوبے میں تاخیر کی سب سے بڑی وجہ ہندوستانی وزیر کا رویہ رہا۔ماکیہارا نے کہا کہ وہ خود اس منصوبے سے وابستہ رہے ہیں۔ان کے مطابق جاپانی ٹیم نے پوری محنت اور سنجیدگی سے کام کیا، لیکن توقعات کے مطابق نتائج حاصل نہ ہو سکے۔انہوں نے الزام لگایا کہ ہندوستانی فریق نے اپنے وعدے پورے نہیں کیے، طے شدہ معاہدوں سے پیچھے ہٹ گیا اور وقتاً فوقتاً اپنی سہولت کے مطابق شرائط تبدیل کرتا رہا، جس کے باعث منصوبہ آگے نہیں بڑھ سکا۔انہوں نے یہ تبصرہ ممبئی-احمد آباد بلیٹ ٹرین منصوبے کے حوالے سے کیا، جس کا افتتاح وزیراعظم نریندر مودی اور جاپان کے سابق وزیراعظم شینزو آبے نے 14 ستمبر 2017 کو مشترکہ طور پر کیا تھا۔

وہیں دوسری جانب ہندوستان نے ممبئی-احمد آباد بلٹ ٹرین پروجیکٹ میں تاخیر کے جاپان کے ایک سابق وزیر کے الزامات کو سرے سے خارج کرتے ہوئے اسے ان کی ذاتی رائے بتایا ہے اور زور دے کر کہا ہے کہ اس پروجیکٹ پر بات چیت صحیح طریقے سے چل رہی ہے۔وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کو یہاں اس بارے میں پوچھے گئے سوالات کے جواب میں کہا کہ ممبئی-احمد آباد ہائی اسپیڈ ٹرین پروجیکٹ پر ہندوستان اور جاپان کے درمیان بات چیت صحیح طریقے سے آگے بڑھ رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ جاپان کے وزیر کا تبصرہ ان کے ذاتی خیالات ہیں اور یہ حقائق سے پرے ہے۔ترجمان نے کہا کہ جاپان کی جانب سے ای-20 ٹرین کی سپلائی سال 2030 کے آغاز میں ہوگی۔اس ٹرین کو ابھی بنایا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس پروجیکٹ کے پہلے سیکشن پر 2027 میں آپریشن شروع ہوجائے گا۔دونوں فریق ہندوستانی ہائی اسپیڈ ٹرینوں کے ساتھ آپریشن کرنے کے لیے متفق ہوئے ہیں اور اسی کے مطابق سگنل آلات کے آرڈر دیے جا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ان آلات کے بارے میں جاپان کی جانب سے کوئی تجویز نہیں ملی تھی۔اس پروجیکٹ پر کام جلد سے جلد شروع کرنے کے مشترکہ مقصد کے ساتھ کام کیا جارہا ہے۔قابلِ ذکر ہے کہ جاپان کے سابق وزیر ہیدیکی ماکیہارا نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں ہندوستان پر پروجیکٹ میں تاخیر کا الزام لگاتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان وعدوں کو وقت پر پورا نہیں کرتا۔

اس دورے کے دوران دونوں ممالک نے مجموعی طور پر 129 معاہدوں کا اعلان کیا تھا، جن کا مقصد سرمایہ کاری، صنعت، مینوفیکچرنگ، ٹیکنالوجی، ہنرمندی کی ترقی اور سپلائی چین کے شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانا تھا۔

راجستھان کے سرحدی اضلاع میں بلڈوزر ایکشن پر سپریم کورٹ کی عبوری روک

متاثرین کو بڑی قانونی راحت، جودھپور ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ سے رجوع کرنے کی ہدایت، آئینی حقوق کے تحفظ کی جدوجہد جاری رہے گی: مولانا محمود مدنی

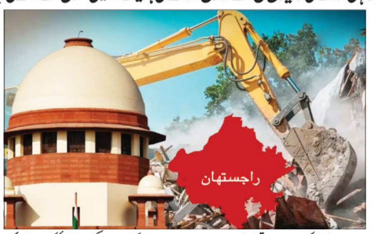

نئی دہلی۔راجستھان کے سرحدی اضلاع میں مساجد، مدارس، درگاہوں، مکانات اور دیگر تعمیرات کے خلاف جاری انہدامی کارروائیوں کے معاملے میں سپریم کورٹ آف انڈیا نے آج جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے دائر خصوصی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے متاثرہ افراد کو اہم عبوری راحت فراہم کی ہے۔عدالت نے متعلقہ املاک کے خلاف دو ہفتوں تک تمام انہدامی کارروائیوں پر روک عائد کرتے ہوئے ہدایت دی کہ درخواست گزار اپنے قانونی اور آئینی نکات کے ساتھ راجستھان ہائی کورٹ، جودھپور کی ڈویژن بنچ سے رجوع کریں۔صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر 40 متاثرین کی جانب سے دائر اس عرضی کی سماعت کے دوران جمعیۃ کی طرف سے سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے تفصیلی اور مؤثر دلائل پیش کیے، جبکہ سینئر وکلاء حذیفہ احمدی، نظام پاشا، طاہر حکیم اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ منصور علی خاں نے بھی مقدمے کی پیروی کی۔اس کی سماعت جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس الوک ارادھے کی بنچ کے سامنے ہوئی۔واضح رہے کہ 20 جون 2026 کو جمعیۃ علماء ہند کا ایک اعلیٰ سطحی وفد راجستھان کے متاثرہ سرحدی اضلاع پہنچا تھا جس نے زمینی صورتحال کا جائزہ لیا، متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی اور انہدامی کارروائیوں کی تفصیلات جمع کیں۔وفد کی رپورٹ کی بنیاد پر متاثرین کی جانب سے تقریباً 40 عرضیاں راجستھان ہائی کورٹ، جودھپور میں دائر کی گئیں، جب کہ دیگر متاثرین نے بھی انفرادی طور پر عدالت سے رجوع کیا جس کے نتیجے میں مجموعی طور پر تقریباً 60 مقدمات عدالت کے سامنے آئے۔7 جولائی کو دلائل مکمل ہونے کے بعد راجستھان ہائی کورٹ نے 13 جولائی کو اپنا فیصلہ سنایا، تاہم مطلوبہ قانونی راحت نہ ملنے پر جمعیۃ علماء ہند نے فوری طور پر سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ اس درمیان جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی، نائب صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا قاری محمد امین، صدر جمعیۃ علماء راجستھان مولانا حبیب اللہ قاسمی، ناظم اعلیٰ مولانا عبدالواحد کھتری وغیرہ لگاتار متاثرین اور وکلاء سے رابطے میں رہے۔ایڈوکیٹ طاہر حکیم نے ہائی کورٹ میں بھی جمعیۃ علماء ہند کی نمائندگی کی۔

آج سماعت کے دوران سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے عدالت کو بتایا کہ مکانات، مساجد، مدارس اور دیگر املاک کے خلاف مسلسل انہدامی کارروائیاں جاری ہیں، جبکہ سیکڑوں مذہبی و رہائشی املاک کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔کسی بھی مذہبی مقام یا شہری کی ملکیت کے خلاف کارروائی صرف آئین، قانون اور فطری انصاف کے اصولوں کے مطابق ہی کی جاسکتی ہے، نہ کہ انتظامی اختیارات کے یکطرفہ استعمال کے ذریعے۔اس لیے اگر فوری عبوری تحفظ نہ دیا گیا تو ناقابلِ تلافی نقصان ہوگا۔دلائل سننے کے بعد سپریم کورٹ نے دو ہفتوں تک انہدامی کارروائی پر عبوری روک لگاتے ہوئے واضح کیا کہ اس نوعیت کے معاملات میں متنازع حقائق کا تفصیلی جائزہ متعلقہ ہائی کورٹ ہی لے سکتی ہے۔اسی لیے عدالت نے عرضی گزاروں کو راجستھان ہائی کورٹ، جودھپور کی ڈویژن بنچ سے رجوع کرنے کی ہدایت دی۔

عدالت آج ایک بار پھر اپنے 13 نومبر 2024 کے تاریخی فیصلے میں طے کردہ اصولوں کا بھی حوالہ دیا اور واضح کیا کہ کسی بھی انہدامی کارروائی میں قانونی طریقہ کار، قدرتی انصاف اور آئینی ضمانتوں کی مکمل پابندی ضروری ہے۔عدالت نے یہ بھی کہا کہ جہاں عوامی اراضی پر غیر مجاز تجاوزات ثابت ہوں وہاں قانون کے مطابق کارروائی کی جاسکتی ہے، تاہم ہر مقدمہ اپنے حقائق کے مطابق پرکھا جائے گا اور سپریم کورٹ کے رہنما اصولوں کی روشنی میں متعلقہ ہائی کورٹ مناسب فیصلہ کرے گی۔دریں اثنا جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ عدالت کی ہدایت کے مطابق راجستھان ہائی کورٹ، جودھپور کی ڈویژن بنچ سے فوری رجوع کریں گے۔جمعیۃ علماء ہند متاثرہ شہریوں، مساجد، مدارس اور دیگر مذہبی مقامات کے آئینی و قانونی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر قانونی فورم پر پوری قوت کے ساتھ مقدمہ لڑتی رہے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ قانون اور انصاف کی بالادستی قائم ہوگی۔

شرجیل امام کی درخواست ضمانت، دہلی ہائی کورٹ نے پولیس سے کیا جواب طلب

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی ہائی کورٹ نے سال 2020 کے دہلی فسادات کی مبینہ سازش سے متعلق مقدمے میں ملزم شرجیل امام کی درخواست ضمانت پر دہلی پولیس سے جواب طلب کرتے ہوئے اسے دو ہفتوں کے اندر اپنا جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔عدالت نے اس معاملے کی آئندہ سماعت 27 اگست کو مقرر کی ہے۔شرجیل امام جنوری 2020 سے جیل میں قید ہیں اور ان کے خلاف مقدمے کی سماعت جاری ہے۔دہلی ہائی کورٹ میں شرجیل امام کی جانب سے دائر فوجداری اپیل پر سماعت کے دوران عدالت نے ریاستی حکومت اور دہلی پولیس کو نوٹس جاری کرتے ہوئے دو ہفتوں کے اندر اپنا موقف پیش کرنے کا حکم دیا۔عدالت نے یہ بھی کہا کہ دہلی پولیس کے جواب داخل کرنے کے بعد درخواست گزار کو جواب الجواب داخل کرنے کے لیے مزید دو ہفتوں کا وقت دیا جائے گا۔شرجیل امام کے وکیل احمد ابراہیم کے مطابق عدالت نے ان کی درخواست ضمانت پر نوٹس جاری کرتے ہوئے ریاستی حکومت سے اپنا موقف پیش کرنے کو کہا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اب اس مقدمے کی اگلی سماعت 27 اگست کو ہوگی۔

آبنائے ہرمز کے بحران سے عالمی توانائی کی سلامتی کو سنگین خطرہ

ہرمز کے بعد باب المندب بند ہونے سے عالمی معیشت پر تباہ کن اثرات، عالمی ماہرین نے خبردار کردیا□ ایران کا حوثیوں کو باب المندب اور بحیرہ احمر بند کرنے کے لیے تیار رہنے کا پیغام

ہرمز جنگ سے پہلے والی حالت میں نہیں آئے گی، ایران

ویانا، 17 جولائی (یو این آئی) عالمی توانائی ایجنسی کے سربراہ فاتح بیرول نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی کم نہ ہوئی اور آبنائے ہرمز میں تیل کی ترسیل معمول پر واپس نہ آئی تو عالمی توانائی سلامتی شدید خطرات سے دوچار ہوسکتی ہے۔عرب میڈیا کے مطابق فاتح بیرول نے اپنے بیان میں کہا کہ اگر آئندہ چند ہفتوں میں صورتحال بہتر نہ ہوئی تو پوری دنیا کو تشویش ہونی چاہیے کیونکہ تیل کی فراہمی اب بھی عالمی معیشت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکہ نے مسلسل چھٹی رات ایران کے مختلف علاقوں بشمول بندر عباس، اہواز اور ایرانشہر میں حملے کیے جبکہ ایک ایسے جہاز کو بھی نشانہ بنایا جس پر ایرانی بندرگاہوں کی بحری ناکہ بندی توڑنے کی کوشش کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ جواباً ایران نے خطے میں امریکہ کے اتحادی ممالک کے خلاف میزائل اور ڈرون حملے کیے، ایران کی جانب سے کویت، بحرین اور اردن کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا گیا جبکہ قطر میں بھی دھماکوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ایران نے آبنائے ہرمز کی بندش برقرار رکھنے کا عندیہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ نے جنگ بندی سے متعلق مفاہمتی یادداشت پر مکمل عمل نہیں کیا۔ایرانی مسلح افواج کے ترجمان ابوالفضل شکارچی نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز کی صورتِ حال جنگ سے پہلے جیسی نہیں رہے گی، امریکا کو خطے سے دستبردار ہونا چاہیے۔دوسری جانب امریکی حکام کا کہنا ہے کہ حالیہ حملوں کی وجہ ایران کی جانب سے مفاہمتی یادداشت کی خلاف ورزی ہے۔ امریکی حکام کے مطابق مشرقِ وسطیٰ میں 50 ہزار سے زائد امریکی فوجی تعینات ہیں اور مکمل جنگی تیاری کی حالت میں ہیں، جبکہ آبنائے ہرمز میں امریکی بحری ناکہ بندی بھی جاری ہے۔ امریکی فوج کے مطابق اب تک 3 تجارتی جہازوں کا رخ موڑا گیا، ایک جہاز کو ناکہ بندی نہ ماننے پر ناکارہ بنایا گیا، جبکہ ایک جہاز کی تلاشی لے کر ناکہ بندی پر عمل درآمد یقینی بنایا گیا۔امریکی بیان میں دعویٰ کیا گیا کہ آبنائے ہرمز اور اس سے ملحقہ سمندری راستے کھلے ہیں، تاہم ناکہ بندی کی خلاف ورزی کرنے والے جہازوں کے خلاف کارروائیاں جاری رہیں گی۔دریں اثناء امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اب بھی تنازع کے سفارتی حل کی امید ظاہر کی ہے۔عرب میڈیا کی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ کشیدگی عالمی تیل منڈیوں اور توانائی کی فراہمی کے لیے ایک بڑا خطرہ سمجھی جا رہی ہے، خصوصاً اس لیے کہ آبنائے ہرمز دنیا کی اہم ترین تیل کی گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے۔

□ عالمی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ ہرمز کے بعد باب المندب بھی بند ہوا تو دنیا کو شدید معاشی بحران کا سامنا ہوسکتا ہے۔تفصیلات کے مطابق آبنائے باب المندب کی ممکنہ بندش سے عالمی تجارت اور معیشت پر سنگین اثرات مرتب ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے جبکہ ایرانی حکام نے واضح کیا ہے کہ حوثیوں کی جانب سے باب المندب بند کیے جانے کی کوئی تصدیق نہیں کی گئی۔ایرانی حکام کے مطابق باب المندب کی بندش یا نہ بندش کا فیصلہ حوثی خود کریں گے اور اس حوالے سے ایران نے کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا۔تاہم ایران نے ایک بار پھر خبردار کیا ہے کہ اگر شہری آبادی یا توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا تو اس کا اسی انداز میں بھرپور جواب دیا جائے گا۔ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر آبنائے ہرمز کے بعد باب المندب بھی متاثر ہوتی ہے تو عالمی تجارتی راستے شدید دباؤ کا شکار ہو جائیں گے، جس سے تیل اور اشیائے ضروریہ کی ترسیل متاثر ہونے کے ساتھ عالمی معیشت کو بھی بڑے بحران کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔تجزیہ کاروں کے مطابق موجودہ کشیدہ صورتحال میں خطے کے اندر ایران اور اس کے غیر ریاستی اتحادیوں کا کردار مزید اہم ہوسکتا ہے، جبکہ کسی بھی ممکنہ کشیدگی کے عالمی سطح پر دوررس اثرات مرتب ہونے کا خدشہ ہے۔

□ ایران نے حوثیوں کو باب المندب اور بحیرہ احمر بند کرنے کے لیے تیار رہنے کا پیغام بھیج دیا تاکہ عالمی تجارت متاثر ہو۔مشرقِ وسطیٰ میں جنگ کے سائے مزید گہرے ہوگئے، بین الاقوامی خبر رساں ادارے رائٹرز نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران نے یمن کے حوثی گروپ کو ممکنہ امریکی حملوں کے تناظر میں تیار رہنے کا پیغام بھیجا ہے۔رائٹرز کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ ایران نے حوثیوں کو ہدایت کی ہے کہ اگر امریکہ ایرانی بجلی گھروں یا توانائی کے مراکز کو نشانہ بناتا ہے تو باب المندب اور بحیرہ احمر کی اہم آبی گزرگاہوں کو بند کر دیا جائے تاکہ عالمی تجارت متاثر ہو۔رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایرانی پیغام ملنے کے بعد یمن کے حوثی گروپ نے انتہائی تیزی سے جنگی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔حوثیوں نے یمن کے بندرگاہی شہر حدیدہ اور خلیج عدن کی ساحلی پٹی پر بھاری مقدار میں جدید ترین اینٹی شپ میزائل، بارود سے لادے بحری ڈرونز اور جنگی ڈرونز تعینات کر دیے ہیں۔رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حوثی جنگجو اس وقت مکمل ہائی الرٹ پر ہیں اور بین الاقوامی شپنگ لائنز اور بحری گزرگاہوں کو نشانہ بنانے کے لیے تہران سے آخری حکم کے منتظر ہیں۔اس سے قبل ایران خبردار کر چکا ہے کہ اگر امریکہ اپنی فوجی کارروائیاں بڑھاتا ہے تو جنگ کا دائرہ پورے خطے تک پھیل سکتا ہے۔مبصرین کا کہنا ہے کہ باب المندب اور بحیرہ احمر کی بندش سے دنیا کا تقریباً 12 فیصد بحری تجارتی حجم شدید متاثر ہوگا، جس کے نتیجے میں نہ صرف دنیا بھر میں پٹرولیم اور اشیائے خورونوش کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں گی بلکہ عالمی معیشت کو ایک ہولناک دھچکا لگے گا۔

□ ترجمان ایرانی مسلح افواج ابراہیم ذوالفقاری نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز جنگ سے پہلے والی حالت میں واپس نہیں آئے گی ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ امریکہ آبنائے ہرمز پر ایران کے اختیارِ حاکمیت سے خوفزدہ ہے ابراہیم ذوالفقاری کا کہنا ہے کہ امریکہ آبنائے ہرمز میں سیکیورٹی غیر مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے خلیجی ممالک سے کہا کہ وہ امریکہ کو ایران پر حملے کے لیے اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہ دیں۔

اردن میں موجود امریکی جنگی طیاروں کو نشانہ بنایا: آئی آر جی سی

تہران، 17 جولائی (یو این آئی) ایران کے اسلامک ریوولوشنری گارڈ کور (آئی آر جی سی) نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اردن میں تعینات امریکی جنگی طیاروں کو نشانہ بنایا ہے ایرانی سرکاری ٹی وی کے مطابق آئی آر جی سی نے کہا ہے کہ کارروائی کے دوران اردن میں موجود امریکی فوجی اہداف کو ہدف بنایا گیا۔دوسری جانب اردنی فوج نے اس سے قبل اپنے بیان میں کہا تھا کہ اس نے ملک کی جانب آنے والے ایران کے 3 میزائل فضا ہی میں تباہ کر دیے تھے۔

رہبرِ شہیدؒ کی پوری زندگی اسلام اور امتِ مسلمہ کے نام

آیت اللہ العظمیٰ سیستانی کے دفتر میں رہبرِ شہید کی یاد میں مجلس ترحیم

نجف (ایجنسی)۔حوزہ/ آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی کے دفتر میں رہبرِ شہید حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ایؒ کی یاد میں منعقدہ مجلسِ عزا سے خطاب کرتے ہوئے حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر ناصر رفیعی نے کہا کہ رہبرِ شہید نے اپنی پوری زندگی اسلام، قرآن، امتِ مسلمہ اور دینی اقدار کی خدمت میں وقف کر دی۔انہوں نے کہا کہ رہبرِ شہید "عملِ احسن"، خدامحوری، شجاعت اور عوامی خدمت کا عملی نمونہ تھے۔حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، حجۃ الاسلام والمسلمین ناصر رفیعی نے کہا کہ یہ مجلس آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی کی جانب سے رہبرِ شہید اور دیگر شہداء کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے منعقد کی گئی تاکہ ان کی یاد اور اسلامی خدمات کو زندہ رکھا جا سکے۔انہوں نے رہبرِ شہید کو ممتاز مرجع، مفسرِ قرآن، تاریخ دان، فقیہ، مجاہد اور امتِ مسلمہ کا مخلص خادم قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی علمی اور عملی صلاحیتیں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے وقف کر دیں اور آخرکار اسی راہ میں جامِ شہادت نوش کیا۔ڈاکٹر رفیعی نے عراق کے عوام، علمائے نجف اور حوزۂ علمیہ نجف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ شدید گرمی کے باوجود لاکھوں عراقیوں نے نجف اشرف اور کربلائے معلیٰ میں رہبرِ شہید کی تاریخی تشییع میں شرکت کر کے اپنی وفاداری اور محبت کا بے مثال اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ رہبرِ شہید کی شخصیت کی سب سے نمایاں خصوصیات میں گہری معنویت، دعا و توسل، تہجد، قرآن سے انس اور خدامحوری شامل تھیں۔ان کے بقول، رہبرِ شہید ہر فیصلہ رضائے الٰہی کو سامنے رکھ کر کرتے تھے اور شہادت کو خدا کے ساتھ بہترین سودا قرار دیتے تھے۔حجۃ الاسلام رفیعی نے کہا کہ اسلام میں صرف عمل کی کثرت نہیں بلکہ "عملِ احسن" مطلوب ہے، اور رہبرِ شہید نے تقریباً نصف صدی تک مختلف ذمہ داریوں میں اسی معیار کے ساتھ عوام کی خدمت کی۔ان کے بقول، شجاعت، تواضع، اخلاق، وسعتِ نظر، انصاف اور خالص خدامحوری رہبرِ شہید کی وہ نمایاں صفات تھیں جو انہیں امتِ مسلمہ کے لیے ایک مثالی رہنما بناتی ہیں۔

دشمن کے ساتھ بے نتیجہ اور نقصان دہ مذاکرات کی امید ترک کی جائے: آیت اللہ سعیدی

قم مقدسہ (ایجنسی) حوزہ/ امام جمعہ قم آیت اللہ سید محمد سعیدی نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کو بے نتیجہ اور نقصان دہ مذاکرات سے وابستہ امیدوں سے باہر آنا چاہیے، کیونکہ ایسے دشمن سے مذاکرات، جو اسلامی جمہوریہ کے خاتمے کا خواہاں ہو، کسی فائدے کا باعث نہیں بن سکتے۔حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، آیت اللہ سید محمد سعیدی نے قم میں نماز جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے رہبرِ شہید کی تاریخی تشییع جنازہ کو انقلابِ اسلامی کی تاریخ کا اہم موڑ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ ایران اور عراق میں لاکھوں افراد کی غیر معمولی شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ رہبرِ شہید عوام کے دلوں میں غیر معمولی مقام رکھتے تھے۔انہوں نے کہا کہ یہ عظیم اجتماع اسلامی جمہوریہ کی معنوی، عوامی اور تمدنی طاقت کا مظہر تھا اور اس نے محاذِ مقاومت کی قوت کو دنیا کے سامنے نمایاں کیا۔آیت اللہ سعیدی نے مسلح افواج کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ دشمن کو دیا گیا مؤثر جواب واضح پیغام رکھتا ہے۔انہوں نے خطے کے مسلم ممالک پر زور دیا کہ وہ اپنی سرزمین کو امریکہ اور صہیونی حکومت کی جارحانہ کارروائیوں کے لیے استعمال نہ ہونے دیں۔انہوں نے مذاکرات کے موضوع پر کہا کہ ایسے دشمن سے بات چیت، جو اسلامی جمہوریہ کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو، سودمند نہیں ہوسکتی اور حقیقی امن کمزوری کے موقف سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ان کے بقول جہاں مزاحمت اختیار کی گئی، دشمن پسپا ہوا اور جہاں پسپائی اختیار کی گئی، وہ مزید جری ہو گیا۔امام جمعہ قم نے لبنان کی مزاحمت کو امتِ مسلمہ کے لیے نمونہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایمان، استقامت اور اللہ پر توکل ہی خطے کے عوام کی نجات کا راستہ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ رہبرِ شہید کی عظمت ان کی شہادت کے بعد پہلے سے زیادہ نمایاں ہوئی اور عوام نے ان کی خدمات کی حقیقی قدر کو بہتر انداز میں محسوس کیا۔آیت اللہ سعیدی نے رہبرِ معظم انقلاب کی ہدایات پر عمل، قومی اتحاد کے تحفظ اور دشمن کی ثقافتی یلغار کا مقابلہ ایمان، آگاہی اور مؤثر اقدامات کے ذریعے کرنے پر بھی زور دیا۔

یوگنڈا میں بس حادثے میں اسکول کے 20 بچوں سمیت 21 افراد ہلاک ہو گئے

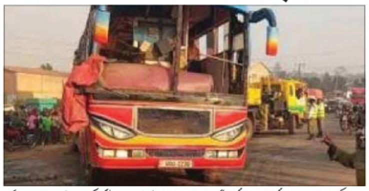

کچھورو، 17 جولائی (یو این آئی) کنگ ڈیوڈ جونیئر اسکول، نیڈگے کے 20 طالب علم اس وقت ہلاک اور 60 سے زیادہ زخمی ہو گئے جب انہیں لے جانے والی بس کاوووسب کاؤنٹی، کچھورو ڈسٹرکٹ، یوگنڈا کی چیکواٹیٹ ہل پر حادثے کا شکار ہو گئی، مقامی میڈیا نے یہ اطلاع دی۔طلباء جمعرات کی شام ایک مطالعاتی سفر سے واپس آ رہے تھے جب مبینہ طور پر ان کی بس میں میکینیکل مسئلہ پیدا ہو گیا اور ڈرائیور کا کنٹرول ختم ہو گیا جس کی وجہ سے بس حادثے کا شکار ہو گئی۔چکیواٹ ہل ملک کے سب سے زیادہ حادثات کے شکار علاقوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ یہاں پہلے بھی کئی جان لیوا حادثات ہو چکے ہیں۔پولیس نے جمعہ کو کہا "کل شام کو کاوووسب کاؤنٹی، کچھروا ضلع میں پیش آنے والے خوفناک سڑک حادثے میں اب تک کل 21 افراد کی موت کی تصدیق ہو چکی ہے، جن میں 20 طلباء اور ایک بالغ شامل ہیں۔" یہ حادثہ کمپالا کے نڈیج میں کنگ ڈیوڈ جونیئر اسکول کی بس سے پیش آیا۔ ڈرائیور کی ابھی تک شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ گھنٹوں بعد، مقامی حکومت کے وزیر، باروگہارا بالام اٹینی، جو مشرقی یوگنڈا کے دورے پر تھے، نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور 20 طلباء کی ہلاکت کی تصدیق کی۔"ہمیں مبالا ریجنل ریفرل ہسپتال میں نو بچے تشویشناک حالت میں ملے، 16 بچے ان کا سیرم ہیلتھ سنٹر میں، تین بچے بلام بلی ہیلتھ سنٹر میں، اور باقی بچے کچھورو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔" ہسٹرا ٹینی نے ایکس پر کہا "افسوس کی بات ہے کہ 20 بچے اور ایک بالغ، جو اس تنظیم کے بانی اور ڈائریکٹر تھے، اب دنیا میں نہیں ہیں۔" سپی ریجن پولیس کے ترجمان فریڈ مارک چیسا نگ نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ حادثے کی ممکنہ وجہ تکنیکی خرابی تھی۔پولیس افسران، مقامی افراد اور ایمرجنسی سروس کے اہلکار فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئے تاکہ متاثرین کو نکالا جا سکے، جن میں سے کئی ملبے تلے دبے ہوئے تھے، اور انہیں قریبی صحت کے مراکز میں پہنچایا۔زخمی طلباء کو ہنگامی علاج کے لیے کچھورو جنرل اسپتال اور دیگر قریبی صحت مراکز میں لے جایا گیا، جب کہ باقی طلباء کو ایمبیلے لے جایا گیا۔سیکیورٹی اہلکار جائے حادثہ پر تحقیقات کے دوران موجود رہے۔ حکام نے مرنے والوں کی شناخت جاری نہیں کی کیونکہ ان کے اہل خانہ کو ابھی مطلع کیا جانا باقی ہے۔

صدر ٹرمپ کا چین پر 2020 کے امریکی صدارتی انتخابات کے ڈیٹا کی سب سے بڑی چوری کا الزام

واشنگٹن، 17 جولائی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چین پر 2020 کے امریکی انتخابات کے ڈیٹا کی سب سے بڑی چوری کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ چین نے امریکی ووٹرز کی 22 کروڑ فائلیں حاصل کیں، وہ امریکہ کے انتخابات میں مسلسل مداخلت اور الیکشن ڈیٹا ہیک کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔صدر ٹرمپ نے امریکی قوم سے خطاب میں چین پر الزامات کی بارش کرتے ہوئے کہا کہ چین چاہتا تھا کہ ٹرمپ صدارتی الیکشن ہار جائیں، اس نے امریکی عوام میں ان کے بارے میں منفی تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی۔امریکی صدر نے دعویٰ کیا کہ چین نے امریکی ووٹرز کی 22 کروڑ فائلیں حاصل کیں، وہ امریکہ کے انتخابات میں مسلسل مداخلت اور الیکشن ڈیٹا ہیک کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ٹرمپ نے کہا کہ اس معلومات میں نام، فون نمبرز، سیاسی جماعت سے وابستگی اور دیگر حساس ڈیٹا شامل ہے، جو ووٹر رجسٹریشن اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔امریکی صدر کا کہنا تھا کہ آج جاری کی گئی دستاویزات، جو سرکاری ویب سائٹ پر دستیاب ہیں، چین کی جانب سے 2020 کے صدارتی انتخابات کو کمزور کرنے کی کوششوں سے متعلق معلومات کو 'جان بوجھ کر دبانے اور کم اہم ظاہر کرنے' کی 'ڈیپ اسٹیٹ' کی کوششوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ٹرمپ نے الزام عائد کیا کہ انٹیلی جنس کمیونٹی کے ارکان نے اس معاملے کو صدر اور امریکی عوام دونوں سے چھپایا، جس کا کسی نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ انہوں نے محکمہ انصاف، ایف بی آئی اور سی آئی اے کو مبینہ پردہ پوشی کے ذمہ دار افراد کے خلاف تحقیقات اور فوجداری مقدمات درج کرنے کی ہدایت کی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ چین امریکی صحافیوں کو صدر کے خلاف مزید منفی مواد تیار کرنے کے لیے رقم دینا چاہتا تھا۔ٹرمپ نے کہا کہ چینی حکومت نے ایسے امریکی صحافیوں کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی جنہوں نے امریکی صدر کے بارے میں منفی رپورٹنگ کی تھی اور انہیں بڑی رقم دینے کی کوشش کی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ منفی مضامین لکھیں۔انہیں اس بات کی پروا نہیں تھی کہ وہ کیا لکھتے ہیں۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، جو طویل عرصے سے کاغذی بیلٹ کے ذریعے ووٹنگ کی واپسی کے حامی رہے ہیں، نے کہا ہے کہ امریکی انتخابی نظام 'کمزور' ہے، الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں اور بیلٹ گنتی کے نظام کو ہیک کیا جاسکتا ہے۔ٹرمپ نے ایک مبینہ انٹیلی جنس جائزے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ امریکا کے مخالفین، جن میں کم از کم روس، چین، ایران، شمالی کوریا اور غیر ریاستی گروہ شامل ہیں، امریکی انتخابی نظام کے بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔اس کے علاوہ ایران کے حوالے سے بات کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ میں نے امریکی فوج کو دوبارہ مضبوط بنایا اور اسے دنیا کی سب سے طاقتور فوج میں تبدیل کر دیا، امریکہ ایران میں 'بڑی' کامیابی حاصل کر رہا ہے۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے قوم سے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ ہم وینزویلا میں بھی کامیاب ہوئے، جو اب ہمارے ساتھ مل کر لاکھوں اور لاکھوں بیرل تیل پیدا کر رہا ہے۔ٹرمپ نے 3 جنوری کو جنوبی امریکی ملک پر کیے گئے اپنے حملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "اسی طرح ہم ایران میں بھی بڑی کامیابی حاصل کر رہے ہیں اور آپ بہت جلد اس کا نتیجہ دیکھیں گے۔"

چین نے امریکی انتخابات میں مداخلت سے متعلق ٹرمپ کے دعوؤں کو مسترد کر دیا

واشنگٹن، 17 جولائی (یو این آئی) چین نے امریکی انتخابات میں مداخلت سے متعلق صدر ٹرمپ کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ نہ کبھی مداخلت کی ہے، نہ کبھی کریں گے۔تفصیلات کے مطابق چین نے امریکی انتخابات میں مبینہ مداخلت اور امریکی ووٹرز کا ڈیٹا چوری کرنے سے متعلق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دعوؤں اور الزامات کو سختی سے مسترد کر دیا۔واشنگٹن میں چینی سفارت خانے نے صدر ٹرمپ کے خطاب سے قبل ہی ایک ہنگامی اور واضح بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کے اصولی مؤقف پر سختی سے قائم ہے۔چینی سفارت خانے کے ترجمان لیو چانگ نے اپنے بیان میں واضح کیا: "امریکی صدارتی انتخابات مکمل طور پر امریکہ کا داخلی معاملہ ہے جس کا فیصلہ صرف اور صرف امریکی ووٹرز کرتے ہیں۔ترجمان کا کہنا تھا کہ چین نے امریکی انتخابات میں نہ کبھی کوئی مداخلت کی ہے اور نہ ہی کبھی مستقبل میں ایسا کرے گا۔" یاد رہے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے ایک خطاب میں دعویٰ کیا تھا کہ چین نے 2020 کے صدارتی انتخابات کے دوران تقریباً 22 کروڑ امریکی ووٹرز کا ڈیٹا غیر قانونی طور پر حاصل کیا، جسے انہوں نے تاریخ کی سب سے بڑی ڈیٹا چوری" قرار دیا۔ٹرمپ نے امریکی انٹیلی جنس اداروں کے خفیہ دستاویزات کو ڈی کلاسیفائی کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ان کے خلاف چینی مداخلت کے حقائق کو چھپایا گیا تھا۔

ایران کی عرب ممالک کو سخت دھمکی، اونٹوں کے دور میں واپس پہنچا دیں گے

تہران، 17 جولائی (یو این آئی) ایران نے عربوں کو اونٹوں کے دور میں پہنچانے کی دھمکی دے دی اور کہا خطے کے انفراسٹرکچر کا ایک ایک ٹکڑا ایسے تباہ کریں گے، جیسے کبھی اسکا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ایرانی مسلح افواج کے کلیدی کمانڈ سینٹر خاتم الانبیا سینٹرل ہیڈ کوارٹرز نے امریکہ اور اس کے اتحادی عرب ممالک کو اب تک کی سخت ترین وارننگ جاری کر دی۔ ایرانی عسکری حکام نے واضح کیا ہے کہ اگر امریکہ نے ایرانی انفراسٹرکچر کو نشانہ بنانے کی جرات کی تو جواب میں پورے خطے کا انفراسٹرکچر اس طرح مٹا دیا جائے گا جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ تھا۔ایرانی ترجمان ابراہیم ذوالفقاری نے خلیجی ممالک کو سخت ترین لہجے میں تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ خطے کے انفراسٹرکچر کا ایک ایک ٹکڑا تباہ کریں گے اور عربوں کو اونٹوں اور سینڈل کے دور میں واپس پہنچا دیں گے۔ابراہیم ذوالفقاری کا کہنا تھا کہ اب تک ایرانی تحمل کی وجہ سے خلیجی ممالک کا جو انفراسٹرکچر محفوظ رہا ہے، اب اس کی بقا کا کوئی امکان نہیں رہے گا۔انہوں نے خلیجِ ہرمز میں امریکی مداخلت کو ایران کی ریڈ لائن قرار دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی جارحیت کی صورت میں خطے کے کونے کونے میں تباہی پھیلا دی جائے گی۔دوسری جانب ایرانی فوج کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل محمد اکرمینیا نے بھی امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر ایرانی سرحدوں پر حملے جاری رہے تو یہ جنگ محض موجودہ محاذوں تک محدود نہیں رہے گی بلکہ نئے علاقوں اور نئے بین الاقوامی محاذوں تک پھیل جائے گی۔جنرل محمد اکرمینیا نے زور دیتے ہوئے کہا: "ایران نے ہمیشہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلقات اور باہمی احترام کے فروغ کی کوشش کی ہے۔

امریکی حملوں کے جواب میں ایران کے خلیجی ممالک میں امریکی فوجی تنصیبات پر نئے حملے

تہران، 17 جولائی (یو این آئی) ایران نے امریکہ کی جانب سے مسلسل چھٹی رات فضائی حملوں کے جواب میں خلیجی ممالک میں امریکی فوجی تنصیبات پر نئے حملے کر دیے۔غیر ملکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق ایرانی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ ڈرون حملوں میں کویت میں امریکی فوج کی تعیناتی اور لاجسٹک سپورٹ مراکز کو نشانہ بنایا۔ایرانی فوج نے بحرین کے سخیر ایئربیس پر موجود امریکی ہیلی کاپٹروں اور جاسوس طیاروں کو بھی نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ایرانی فوج کا کہنا ہے کہ وہ ہر قسم کے دباؤ اور دھمکیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔ادھر قطر کی وزارتِ دفاع کا کہنا ہے کہ مسلح افواج نے ملک کو نشانہ بنانے والے متعدد میزائل حملے ناکام بنا دیے۔قطری وزارتِ داخلہ کے مطابق حملوں کے دوران گرنے والے ملبے سے 1 بچہ زخمی ہوا۔میڈیا رپورٹس کے مطابق دوحہ میں متعدد دھماکے سنے گئے، شہریوں کو موبائل فونز پر سیکیورٹی الرٹس جاری کیا گیا۔ادھر بحرین میں بھی سائرن بجائے گئے اور شہریوں کو قریبی محفوظ مقامات پر جانے کی ہدایت کی گئی۔

جاپان شاہی جانشینی کے قوانین میں نرمی کی، لیکن خواتین اب بھی شہنشاہ نہیں بن سکیں گی

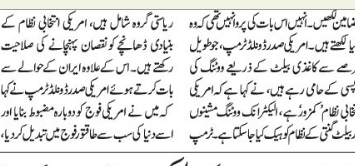

ٹوکیو، 17 جولائی (یو این آئی) جاپان کی پارلیمنٹ نے شاہی جانشینی کے قوانین میں نرمی کے ایک بل کو منظوری دے دی ہے جس میں شاہی خاندان کے سکڑتے سائز پر تشویش ہے۔جمعہ کو ایوان بالا سے منظور ہونے والا یہ بل شاہی خاندان کو 15 سال سے زیادہ عمر کے دور کے مرد رشتہ داروں کو گود لینے کی اجازت دیتا ہے۔یہ خواتین کو خاندان سے باہر شادی کرنے کے بعد بھی اپنی شاہی حیثیت برقرار رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق، وسیع پیمانے پر عوامی حمایت کے باوجود، یہ بل خواتین کو تخت نشین ہونے سے منع کرنے والے قانون کو تبدیل نہیں کرتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ موجودہ شہنشاہ کی اکلوتی اولاد شہزادی آئیکو اب بھی تخت کی وارث ہونے کے لیے نااہل ہے۔یہ بل گزشتہ ہفتے ایوان زیریں سے منظور ہوا تھا اور اب تبدیلیاں لاگو ہونے سے قبل حتمی قانونی طریقہ کار سے گزرے گا۔جاپان میں دنیا کی سب سے قدیم مسلسل موروثی بادشاہت ہے، جس کا سلسلہ 2,600 سال سے زیادہ پرانا مانا جاتا ہے۔فی الحال، شہنشاہ کا 60 سالہ چھوٹا بھائی، فومی ہیتو، تخت نشین ہونے والے پہلے نمبر پر ہے۔فومی ہیتو کا بیٹا، 19 سالہ شہزادہ ہساہیتو، تخت نشین ہونے کے لیے دوسرے نمبر پر ہے۔قطار میں تیسرے اور تخت پر کامیاب ہونے والے آخری اہل امیدوار شہنشاہ کے 90 سالہ چچا ہیں۔قانون میں کسی ترامیم کے بغیر، اگر شہزادہ ہساہیتو کا بیٹا نہیں ہے، تو جانشینی کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔نئے بل کے تحت، 11 سابق سامراجی شاخوں کے مرد اولاد، جنہیں دوسری جنگ عظیم کے بعد ختم کر دیا گیا تھا، کو دوبارہ خاندان میں اپنایا جا سکتا ہے۔شاہی خاندان کی خواتین ارکان عام لوگوں سے شادی کرنے پر بھی اپنی شاہی حیثیت برقرار رکھیں گی۔اس سے پہلے، انہیں اپنے القابات کو ترک کرنا پڑا اور اپنے خاندانوں سے باہر نکلنا پڑا - جیسا کہ شہزادی ماکو نے 2021 میں اپنے کالج کی پیاری سے شادی کی تھی۔یہ تبدیلی ایک بڑے شاہی خاندان کے لیے راہ ہموار کرتی ہے، جو سرکاری فرائض جیسے کہ عدالتی تقاریب میں شرکت اور عوامی سطح پر پیشی کرنے کے قابل ہوگا۔خواتین ارکان کی اولاد، عام لوگوں کے ساتھ، اب بھی تخت کے وارث ہونے سے روکے جائیں گے۔یہ بل 1949 کے بعد سے امپیریل ہاؤس قانون کے مرکزی متن میں پہلی ترمیم ہے، جو جاپان کے شاہی نظام میں دہائیوں میں ہونے والی سب سے بڑی تبدیلی ہے۔شاہی خاندان میں مرد وارثوں کی کمی کے بارے میں طویل عرصے سے عوامی تشویش پائی جاتی ہے۔

پیغمبرِ اسلامؐ نے فرمایا اپنی مجالس کو ذکرِ علیؑ سے زینت دو: مولانا کلبِ جواد

عزاخانۂ اختر حسین میں مجلس، ذوالجناح کی زیارت کرائی گئی

لکھنؤ شہدائے کربلا کی یاد میں عزاخانہ اختر حسین، حسن پوریہ میں مجلسِ عزا اور شب بیداری کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوتِ قرآنِ مجید سے کیا۔ اس کے بعد اظہر حسین، تابش رضوی، ظفر بنارسی اور شجاع رضوی نے اپنے منظوم کلام پیش کیے۔ مولانا کلبِ جواد نے اہلِ بیتؑ کی فضیلت وعظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ نے ارشاد فرمایا: ''اپنی مجالس کو ذکرِ علیؑ سے زینت دو، کیونکہ علیؑ کا ذکر کرنا اور سننا عبادت ہے، علیؑ کا ذکر میرا ذکر ہے، میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے، اور اللہ کا ذکر کرنا عبادت ہے۔'' مولانا نے اپنے خطاب میں شام کے زندان کا دردناک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب حضرت امام حسینؑ کی معصوم صاحبزادی حضرت سیدہ سکینہؑ کو یزید کے حکم پر ایک طشت میں رکھ کر امام حسینؑ کا سرِ اقدس بھیجا گیا تو آپؑ نے اپنے والد کے سرِ مبارک سے لپٹ کر درد وغم سے بھرپور گفتگو اور فریاد کی۔ ان مسلسل مصائب اور صدمات کے باعث حضرت سیدہ سکینہؑ کی روح اسی قید خانے میں اپنے جسمِ اطہر سے پرواز کر گئی۔ یہ جانگداز واقعہ سن کر عزادار آبدیدہ ہوگئے۔ مجلس کے بعد انجمن غنچۂ مظلومیہ، انجمن کاظمیہ عابدیہ، انجمن غنچۂ مہدیہ اور انجمن ناصرالاسلام نے نوحہ خوانی اور ماتم کیا۔ خواتین کی مجلس سے ذاکرہ صدف فاطمہ نے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولائے کائنات علیؑ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: میں شہرِ علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔'' انہوں نے حضرت علی اکبرؑ کی دردناک شہادت کا ذکر کیا تو خواتین میں کہرام برپا ہوگیا۔ مجلس کے اختتام پر علم اور ذوالجناح کی زیارت کرائی گئی اور تعزیہ کو روضۂ کاظمین میں دفن کیا گیا۔

انجمن مقصدِ حسینی کی شب بیداری کا آغاز

لکھنؤ: انجمن مقصدِ حسینی کی دو روزہ شب بیداری کا آغاز جمعہ کے روز امام باڑہ مقصدِ حسینی، نیپیئر روڈ پارٹ-2، گھاس منڈی ڈھال میں ہوا۔ شب بیداری کی پہلی مجلس سے مولانا حسنین باقری نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن کاظمیہ عابدیہ، غلامانِ حسین، غنچۂ مہدیہ، شبیریہ، گلدستۂ حیدر، گلزارِ پنجتن، غنچۂ مظلومیہ اور تہذیب الاسلام نے نوحہ خوانی کی۔ شب بیداری کی دوسری مجلس سے آج رات 9:30 بجے ذاکرِ اہلِ بیت علی انور جعفری خطاب کریں گے۔ ادھر قیصر باغ واقع سلیم پور ہاؤس میں دس روزہ مجالسِ عزا کا آغاز ہوگیا، جہاں آج کی مجلس سے مولانا مناظر اختر نے خطاب کیا۔ بڑا امام باڑہ، حسین آباد میں مولانا کلبِ احمد نقوی نے مجلس سے خطاب کیا، جبکہ عباسیہ مسجد حسن پوریہ میں مولانا محمد جمعہ رضوی نے مجلس سے خطاب کیا۔

باغ سکینہ میں آج مجلس

لکھنؤ: شہدائے کربلا کی یاد میں ہفتہ کی شب 8:15 بجے باغِ سکینہ امام بارگاہ اینڈ کمیونٹی کلچر سینٹر، مہتاب باغ میں منعقد ہونے والی مجلس سے مولانا سید عروج جونپوری خطاب کریں گے۔

بیت المال کا عشرہ کل

لکھنؤ: امام باڑہ جھاؤلال، ٹھاکر گنج میں اتوار کو یومِ غم منایا جائے گا۔ یہ پروگرام ''بیت المال کا عشرہ'' کے نام سے معروف ہے۔ اسی سلسلے میں ٹھاکر گنج کی املی والی مسجد میں ''حسین ڈے'' منایا جائے گا۔ اس موقع پر مجلس کے بعد شہر کی تقریباً 110 سے زائد انجمنیں نوحہ خوانی اور ماتم کریں گی، جبکہ اختتام پر امام باڑہ میں مجلسِ عزا منعقد ہوگی۔ یہ پروگرام 1924ء میں جنت البقیع کے مزارات کی مسماری کی یاد میں ہر سال منعقد کیا جاتا ہے۔

مسجد پڑائن میں مجلس: مولانا میثم زیدی نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو طالبؑ کی عظمت بیان کی

لکھنؤ: نواسۂ رسول حضرت امام حسینؑ اور اُن کے بہتر جان نثار ساتھیوں کی یاد میں دارالحکومت میں مجالس اور ماتم کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر جمعرات کی دیر شب امین آباد واقع مسجد پڑائن میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا، جس میں بڑی تعداد میں عزاداروں نے شرکت کی۔

ختمِ نبوت کے موضوع پر خطاب

مجلس سے خطاب کرتے ہوئے معروف عالمِ دین مولانا میثم زیدی نے ختمِ نبوت کے موضوع پر خصوصی بیان فرمایا۔ انہوں نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت وعظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد القاب اور مقدس ناموں سے سرفراز فرمایا ہے۔

حضرت ابو طالب علیہ السلام کے احسانات کا تذکرہ

مولانا میثم زیدی نے رسولِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش وتربیت میں آپؐ کے چچا حضرت ابو طالبؑ کے عظیم کردار کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ عظیم ہستی ہیں جن کی پرورش حضرت ابو طالبؑ نے فرمائی۔ حضرت ابو طالبؑ جو خود تناول فرماتے، وہی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کھلاتے، جہاں خود آرام فرماتے وہیں آپ کو بھی آرام کراتے، اور جہاں بھی جاتے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سائے کی مانند ساتھ رکھتے تھے۔

شہادت کا منظر سن کر عزادار اشک بار ہو گئے

مجلس کے دوسرے حصے میں مولانا نے میدانِ کربلا میں حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد آپؑ کے علیل فرزند حضرت امام زین العابدینؑ پر ڈھائے گئے مظالم اور مصائب کا ذکر کیا۔ اس کے بعد جب حضرت عباسؑ کی شہادت کا دردناک منظر بیان کیا گیا تو پوری مجلس میں کہرام برپا ہوگیا اور عزادار زار وقطار رونے لگے۔

نوحہ خوانی اور زیارت

مجلس کے اختتام پر انجمن شبیریہ (شیش محل) کے نوحہ خواں حضرات نے پرسوز آواز میں نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔ آخر میں مومنین کے لیے تابوت، علم اور ذوالجناح کی زیارت کرائی گئی۔

ملک وملت کے تحفظ میں علماء ہند کی خدمات ناقابلِ فراموش: امین الحق عبداللہ

مدرسہ شہاب العلوم، شہاب پور میں جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کا مشاورتی اجلاس منعقد

بارہ بنکی (محمد مدثر): مدرسہ شہاب العلوم، شہاب پور، ضلع بارہ بنکی میں جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے زیرِ اہتمام ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں جمعیت علماء ہند کی تنظیمی مضبوطی، تعمیری سرگرمیوں اور رفاہی منصوبوں پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس سے بطورِ مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اتر پردیش کے ناظمِ اعلیٰ مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی (ناظم مدرسہ محمودیہ اشرف العلوم، کانپور) نے کہا کہ ملک وملت کے تحفظ و بقا کے لیے جمعیت علماء ہند کی تاریخ ہمیشہ تابناک رہی ہے۔ ملک کی آزادی کی جدوجہد میں اکابرینِ جمعیت نے والہانہ کردار ادا کیا، جبکہ آج بھی سلگتے ہوئے مسائل کے حل، تعمیری وتنظیمی امور کو مثبت رخ دینے اور قوم وملت کی رہنمائی میں جمعیت ہراول دستے کا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء کی مضبوطی کے لیے مقامی، تحصیل اور ضلعی یونٹوں کا منظم اور فعال ہونا ناگزیر ہے۔ مرکزی وصوبائی قیادت کی یہ فکر ہے کہ تمام یونٹیں تعلیمی، رفاہی، سماجی اور تنظیمی خدمات کو مؤثر انداز میں انجام دیں۔ اسی مقصد کے تحت صوبائی ذمہ داران مختلف اضلاع کا دورہ کرکے کارکنان کو مستعد، متحرک اور تنظیم کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مولانا قاسمی نے ہدایت دی کہ جمعیت کے کارکنان مقامی سطح پر ہر ہفتے، تحصیل سطح پر ہر پندرہ دن بعد اور ضلعی سطح پر ہر ماہ مشاورتی اجلاس منعقد کریں، اپنی کارکردگی کا جائزہ لیں اور دینی تعلیمی بورڈ، نظامِ اصلاحِ معاشرہ کمیٹی، مثالی مسجد، درسِ قرآن، درسِ حدیث، مکاتب کے قیام، سدبھاؤنا جن وکاس، جیم اور رفیق جیسے شعبوں کو فعال بنانے کی کوشش کریں۔ اجلاس کا آغاز مدرسہ کے استاذ قاری محمد فضیل کی تلاوتِ کلامِ پاک اور مسعود عالم کی نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ اجلاس کی صدارت قاری محمد اللہ صدر جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض ضلع جمعیت کے جنرل سکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی نے انجام دیے۔ انہوں نے ضلع اور تحصیل کی مختلف یونٹوں کی تنظیمی وتعمیری سرگرمیوں پر مشتمل مفصل کارکردگی رپورٹ بھی پیش کی۔ ابتدائی خطاب کرتے ہوئے ضلع جمعیت کے سکریٹری مولانا سید اظہر قاسمی ناظمِ تعلیمات جامعہ دارالرشاد، بنکی نے جمعیت علماء ہند کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اسلام، شعائرِ اسلام اور ملک کی سالمیت و بقا کے تحفظ کے لیے ہر ممکن جدوجہد کرنا جمعیت علماء ہند کا بنیادی مشن ہے۔ اجلاس میں صوبائی وفد کے ہمراہ قاری عبدالمعید چودھری، حافظ عبیداللہ بنارسی، مولانا شاداب قاسمی، حافظ اعجاز احمد، حاجی نیاز احمد، پردھان انیس افضل، مولانا فیضان احمد ندوی، قاری شکیل احمد فرقانی، قاری احمد اللہ، مولانا رفیق قاسمی علی آبادی، ایڈوکیٹ احمد سعید فتحپوری، ایڈوکیٹ اسلم، محمد سہیل، محمد ریاض، محمد ریحان، مولانا نور محمد قاسمی، مولانا سید مسعود قاسمی، قاری محمد شیث، مولانا احتشام قاسمی، مولانا سلمان ندوی، مولانا مقبول قاسمی، مفتی راشد قاسمی، مولانا فرمان مظاہری، مفتی سالم، قاری اشفاق، مولانا زید ندوی، قاری ثمیر ثاقبی، قاری جنید، قاری معین سمیت مختلف علاقوں سے آئے ہوئے علماء، ائمہ، ذمہ داران اور معزز احباب نے شرکت کی۔

سرکاری زمین پر قائم امام باڑے اور مزار پر بلڈوزر کارروائی

سنبھل، 17 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں سرکاری زمین پر قائم ایک امام باڑے اور مزار کو انتظامیہ نے جمعہ کے روز بلڈوزر کے ذریعے منہدم کر دیا۔ تحصیل سنبھل کے تحت آنے والے گاؤں مکبر رپور میں سرکاری بنجر زمین پر کئی برس قبل ایک امام باڑا اور حضرت شاہ میاں نیم کی مزار تعمیر کر لی گئی تھی۔ جمعہ کو انتظامیہ نے بلڈوزر اور پوکلین مشین کی مدد سے امام باڑے اور مزار کو منہدم کرنے کی کارروائی انجام دی۔ تحصیلدار دھنجے کمار سنگھ نے بتایا کہ اس بنجر سرکاری زمین پر امام باڑا اور مزار تعمیر کر کے ناجائز قبضہ کر لیا گیا تھا، جسے ہٹا کر زمین کو قبضہ سے آزاد کرایا جا رہا ہے۔ موقع پر موجود سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کرشن کمار بشنوئی نے بتایا کہ اب تک دو ایکڑ سے زائد سرکاری زمین کو ناجائز قبضے سے آزاد کرایا جا چکا ہے۔

جلال پور پہلی صفر کا ماتمی جلوس جمعہ کی صبح برآمد

جلال پور۔ پہلی صفر کا ماتمی جلوس جمعہ کی صبح 7 بجے شہر کے مصطفیٰ آباد کے حیدری چوک سے مولانا سید کمیل عباس رضوی کے خطاب سے شروع ہوا۔ انجمن جعفریہ قدیم مصطفیٰ آباد کے زیرِ اہتمام نکالے جانے والے جلوس میں معرکہ کربلا میں یزیدی فوج کی قید میں معصوم بچوں اور اہلِ حرم پر ہونے والے ظلم جیسے مناظر سے عزاداروں کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ اس موقع پر مولانا محمد حسن نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی ذوالجناح اور عماریوں کا تعارف کرایا۔ جب مولانا اعظمی عباس رضوی بہار، مولانا ابن علی، مولانا تنویر عباس، مولانا قمر الحسن، مولانا محمد شریب نجفی نے اپنے خطابات میں کربلا کی داستانیں سنائیں تو ماتم کرنے والے سسکنے پر مجبور ہو گئے۔ وارانسی ضلع سے انجمن جعفریہ قدیم کے علاوہ انجمن امامیہ نگپور، انجمن جعفریہ، انجمن ذوالفقاریہ، انجمن حسینیہ سمیت درجنوں مقامی انجمنوں نے نوحہ خوانی پیش کی۔ جلوس امام باڑہ کربلی ٹال میں مولانا سید قاسم عباس رضوی کے خطاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ انجمن جعفریہ قدیم کے نوحہ خواں ظہیر حسن، صدر ابن علی، ننھے حسن، حسن عباس، استقلال، محمد جواد سمیت کئی لوگوں نے جلوس میں تعاون کیا۔ جلوس کی نظامت مولانا حسن جعفر اور مولانا تنویر عباس نے مشترکہ طور پر کی۔ کوتوالی جلال پور کی پولیس جلوس کے سیکورٹی انتظامات کے حوالے سے الرٹ رہی۔

زید پور کے دو ہونہار طلبہ نے نیٹ امتحان میں کامیابی حاصل کر کے ضلع کا نام روشن کیا

زید پور، بارہ بنکی (پریس ریلیز): گزشتہ روز جاری ہونے والے قومی اہلیتی و داخلہ امتحان (NEET) کے نتائج میں زید پور کی ہونہار طالبہ نائلہ عبید انصاری بنت مولانا ابو عبیدہ ندوی علیگ اور زید پور سے ملحقہ گاؤں رحمان گنج کے محمد عادل رضا بن شرف الدین (سابق پردھان) نے کامیابی حاصل کر کے ضلع، علاقہ، والدین اور اساتذہ کا نام روشن کیا ہے۔ نائلہ عبید انصاری نے اپنی پہلی ہی کوشش میں نیٹ امتحان کامیاب کر کے نمایاں کارنامہ انجام دیا، جس کے بعد پورے علاقے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس سے قبل بھی وہ ہائی اسکول کے امتحان میں ریاست اتر پردیش میں پانچواں مقام حاصل کر چکی ہیں۔ نائلہ کی یہ کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ محنت، لگن اور مضبوط عزم کے ساتھ ہر منزل حاصل کی جا سکتی ہے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ انہوں نے انٹرمیڈیٹ کی تعلیم کے ساتھ اور بغیر کسی کوچنگ کے یہ نمایاں کامیابی حاصل کی۔ نائلہ نے اپنی ابتدائی تعلیم حاجی دارغہ میموریل پبلک اسکول، زید پور سے حاصل کی، جبکہ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم شری سائیں انٹر کالج زید پور سے مکمل کی۔ اس موقع پر کالج منیجر ڈی۔ کے۔ ورما، پرنسپل روہت ورما، ماسٹر ظفر الحسن انصاری، محمد اسلم ماما سمیت متعدد شخصیات نے انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ادھر رحمان گنج کے محمد عادل رضا نے بھی ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتے ہوئے نیٹ جیسے مسابقتی امتحان میں کامیابی حاصل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ کامیابی کا تعلق مقام سے نہیں بلکہ محنت اور عزم سے ہوتا ہے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم مدرسہ رحمانیہ رحمان گنج سے، جونیئر تک کی تعلیم حاجی دارغہ میموریل پبلک اسکول زید پور سے، ہائی اسکول پائنیر اسکول بارہ بنکی سے اور انٹرمیڈیٹ شری سائیں انٹر کالج لکھپیڑا باغ سے مکمل کرنے کے بعد نیٹ کی تیاری کی اور کامیابی حاصل کی۔ دونوں کامیاب طلبہ نے اپنی اس کامیابی کا سہرا اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں اور رہنمائی کو دیا۔ علاقے کے علمی، سماجی اور تعلیمی حلقوں نے دونوں طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کے لیے دعا کی ہے۔

کھادی ویلیج انڈسٹریز بورڈ ایمپلائز یونین ایگزیکٹو کی تقریب حلف برداری

لکھنؤ، 17 جولائی۔ اتر پردیش کھادی ویلیج انڈسٹریز بورڈ ایمپلائز یونین ایگزیکٹو کی حلف برداری کی تقریب کا انعقاد جناب راکیش سچان، وزیر، کھادی اور دیہی صنعت، سلک، ہینڈلوم اور ٹیکسٹائل محکمہ، اتر پردیش حکومت نے کیا۔ اس موقع پر بورڈ کے جوائنٹ چیف ایگزیکٹو آفیسر مسٹر سدھارتھ یادو مہمان خصوصی تھے اور مسٹر آر ڈی کوریل خاص مہمان تھے۔ بورڈ کے تمام افسران اور ملازمین بھی موجود تھے۔ قابل ذکر ہے کہ یونین کے انتخابات 31 مئی 2026 کو ہوئے تھے۔

پی او کے ہندوستان کا تھا، ہے اور ہمیشہ ہندوستان کا ہی رہے گا: مولانا کلبِ رشید رضوی

جونپور، 17 جولائی (یو این آئی) عالمی شہرت یافتہ اسلامی اسکالر مولانا ڈاکٹر کلبِ رشید رضوی نے کہا ہے کہ پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر (پی او کے) ماضی میں بھی ہندوستان کا تھا، آج بھی ہندوستان کا ہے اور آئندہ بھی ہندوستان کا ہی رہے گا۔ ڈاکٹر رضوی نے جمعرات کی شام یہاں بازار بھوا میں واقع میر بہادر علی امام باڑے میں مجلسِ عالم نوچندی کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم خدا، اللہ، گاڈ یا بھگوان کو اپنے اپنے طریقے سے یاد کر سکتے ہیں اور عبادت کر سکتے ہیں، لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اپنے آباؤ اجداد کی روایت کو اختیار کیا جائے، شاید وہ یہ بھول گئے ہیں کہ ہم سب حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کی اولاد ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر کے بارے میں کہا، ''وہ کل بھی ہمارا تھا، آج بھی ہمارا ہے اور کل بھی ہمارا ہی رہے گا۔ آج سرحد کے اُس پار جس طرح پاکستان کی فوج وہاں کے عوام پر ظلم و زیادتی کر رہی ہے اور لوگوں کا خون بہا رہی ہے، اسے پوری دنیا دیکھ رہی ہے۔ وہ دن اب دور نہیں جب پی او کے کے عوام بھی ہندوستان کے ساتھ مل کر ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں گے۔'' ایران کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ آج ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز بند کیے جانے سے پوری دنیا کی معیشت متاثر ہوئی تو حکومتیں پریشان ہو گئیں، لیکن لوگ شاید یہ بھول گئے کہ تمام پابندیوں کے باوجود گزشتہ چالیس برسوں سے ایران جیسے نسبتاً چھوٹے ملک نے اپنی معیشت کو برقرار رکھا ہے اور اپنے حقوق کے حصول کے لیے امریکہ اور اسرائیل جیسی طاقتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایران کی خودمختاری پر حملہ کیا گیا اور اس کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای سمیت سیکڑوں افراد کے قتل کے ذریعے بین الاقوامی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی گئی تو پوری دنیا خاموش نہیں رہ سکتی۔ ان کا کہنا تھا کہ آیت اللہ خامنہ ای کی آخری رسومات میں ہزاروں افراد کی شرکت نے دنیا کو حیران کر دیا، لیکن شاید لوگ یہ بھول گئے کہ ایران کے عوام اپنا خون تو بہا دیں گے مگر کسی ظالم کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے، کیونکہ یہ سبق انہوں نے کربلا سے سیکھا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج دنیا بھر کے کروڑوں لوگوں کے دلوں میں شہید علی خامنہ ای زندہ ہیں، جنہوں نے ظلم کے سامنے سر نہیں جھکایا اور اپنے خاندان کے ساتھ قربانی دے کر ایسی مثال قائم کی جسے لوگ قیامت تک یاد رکھیں گے۔

APEDA کی کوششوں اور انڈیا-UK، CETA کے نافذ ہونے سے اتر پردیش کے آموں کے لیے عالمی منڈی فراہم، چوسا آموں کی پہلی کھیپ برطانیہ کے لیے روانہ

لکھنؤ، 17 جولائی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش کی زرعی پیداوار کو عالمی منڈی میں لے جانے کی سمت میں ایک اور تاریخی قدم اٹھایا گیا ہے۔ زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (اے پی ای ڈی اے)، وزارت تجارت اور صنعت، حکومت ہند کی کوششوں سے اور ہندوستان-برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ (انڈیا-یو کے سی ای ٹی اے) کے نافذ العمل ہونے کے بعد، تازہ چوسا آموں کی پہلی برآمدی کھیپ یونائیٹڈ کنگ ڈم کے لیے روانہ ہوئی۔ باغبانی، زرعی مارکیٹنگ، زرعی بیرونی تجارت اور زرعی برآمدات کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب دنیش پرتاپ سنگھ نے ایک تقریب میں برطانیہ کے لیے 1200 کلوگرام تازہ چوسہ آموں کی کھیپ کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یہ کھیپ پی ایس پی جی کنسلٹنسی سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ کے ذریعے برآمد کی جا رہی ہے۔ CETA کے نفاذ کے بعد تازہ آموں کی یہ پہلی کھیپ ہے جو ریاست سے برطانیہ کو بھیجی جا رہی ہے۔ وزیر جناب دنیش پرتاپ سنگھ نے کہا کہ ہمارا مقصد ہماری ریاست کی پیداوار کو عالمی منڈیوں میں لا کر اس کی قدر میں اضافہ کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے محکمہ باغبانی نے آج برطانیہ کو آم کی برآمد کو جھنڈی دکھا کر روانہ کر دیا ہے۔ یہ پہلا اقدام نہیں ہے۔ جب سے یوگی حکومت اقتدار میں آئی ہے، ہر سال ہماری پیداوار کو عالمی منڈیوں تک پہنچانے کی کوششیں بڑھ رہی ہیں۔ نہ صرف ہمارے آم بلکہ دیگر باغبانی پیداوار بھی کئی ممالک کو برآمد کی جا رہی ہے۔ وزیر مسٹر سنگھ نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ برآمدات کو فروغ دینے کے مقصد سے جیور میں ایک ہوائی اڈہ بنایا گیا ہے، جس سے پورے جہازوں کو ہماری پیداوار کو براہ راست عالمی منڈیوں تک پہنچانے کی اجازت ملے گی، اس طرح فریٹ چارجز میں کمی اور بچت میں اضافہ ہوگا۔ جیور ہوائی اڈہ ریاست کے کسانوں کی ترقی میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ باغبانی کے وزیر کی حیثیت سے انہوں نے گھریلو برآمد کنندگان کو ہر گاؤں میں کاشت کیا۔ پہلے، برآمد کنندگان صرف بڑے شہروں میں پائے جاتے تھے۔ آج، ہمارے 825 بلاکوں میں سے تقریباً ہر ایک کا ایک برآمد کنندہ ہے۔ برآمدات بڑھانے کے لیے محکمہ باغبانی کے اندر ہارٹی کلچر ایکسپورٹ پروموشن بورڈ قائم کیا گیا ہے جو کسانوں کی رہنمائی کرتا ہے کہ کون سی پیداوار کس عالمی منڈیوں میں برآمد کی جا سکتی ہے۔

محنت، رہنمائی اور کامیابی کا مجموعہ

سینٹر آف ایکسی لینس، مرزا پور کی 18 طالبات نے NEET میں پرچم لہرایا

محکمہ سماجی بہبود کی مفت رہائشی کوچنگ خوابوں کو نئی اڑان دیتی ہے

لکھنؤ: 17 جولائی۔ محکمہ سماجی بہبود کے بہبود وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب اسیم ارون نے نیٹ نتائج میں طلبہ کی کامیابی انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ سنٹر آف ایکسی لینس مرزا پور کے طلباء کی کامیابی ان کی محنت، اساتذہ کی رہنمائی اور شعبہ کے معیاری مفت رہائشی کوچنگ سسٹم کا بہترین نتیجہ ہے۔ محکمہ کا مقصد نہ صرف تعلیم فراہم کرنا ہے بلکہ ہونہار طلباء کو اپنے مقاصد تک پہنچنے میں مدد فراہم کرنا بھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بیٹیاں مستقبل میں معاشرے اور قوم کا نام روشن کریں گی۔ تمام کامیاب طلباء کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات۔ جئے پرکاش نارائن سرو ودیا بالیکا ودیالیہ، مدھان، مرزا پور، جو سماجی بہبود محکمہ کے ذریعہ چلائے جانے والے سنٹر آف ایکسی لینس کے طلباء نے NEET امتحان میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادارے کا نام روشن کیا ہے۔ ادارے کے اٹھارہ طلباء نے امتحان پاس کر کے کامیابی حاصل کی۔ محکمہ سماجی بہبود کے ڈائرکٹر جناب سنجیو سنگھ نے بتایا کہ مرزا پور میں سرو ودیا ودیالیہ مدھیہن کو ایک سنٹر آف ایکسیلنس کے طور پر تیار کیا گیا ہے تاکہ ریاست کی ہونہار لڑکیوں کو JEE اور NEET جیسے مسابقتی امتحانات کی مفت تیاری کی جا سکے۔ یہ پہل X نوودیا فاؤنڈیشن، وارانسی، اور ٹاٹا اے آئی جی کے تعاون سے کی جا رہی ہے۔ کل 34 طالبات کو مفت رہائشی NEET کوچنگ فراہم کی گئی۔ ان میں سے 31 طلباء نے NEET کے امتحان میں شرکت کی جن میں سے 18 کامیاب ہوئے۔ ان میں پوجا رنجن، شویتا پال، خوشبو، لکشمی راوت، مالتی، انکیتا، انیتا، منیشا، پریملا تا، انکیتا کماری، کومل، سپنا، انشیکا، پرینکا، پھول کماری، انورادھا، خوشی، اور آنچل شامل تھیں۔ قابل ذکر ہے کہ سماجی بہبود کا محکمہ ریاست بھر میں 103 سرو ودیا اسکول چلا رہا ہے، جو معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں کے گریڈ 6 سے 12 تک کے طلباء کے لیے رہائشی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ یہ اسکول معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ JEE اور NEET جیسے مسابقتی امتحانات کے لیے مفت کوچنگ فراہم کرتے ہیں، جو پسماندہ پس منظر کے حامل ہونہار طلبہ کو پیشگی مواقع فراہم کرتے ہیں۔

اتر پردیش نے نیشنل ڈیجیٹل انوویشن سمٹ-2026 میں AI اور ڈیجیٹل اختراع کے لیے ایک مضبوط وژن پیش کیا

لکھنؤ: 17 جولائی۔ لکھنؤ کے سنٹرم میں حکومت اتر پردیش کے آئی ٹی اور الیکٹرانکس ڈپارٹمنٹ اور ایلیٹس ٹیکنومیڈیا کے ذریعہ مشترکہ طور پر منعقد ہونے والی تیسری قومی ڈیجیٹل انوویشن سمٹ-2026 کا پہلا دن مصنوعی ذہانت (AI)، ڈیجیٹل گورننس اور اختراع پر وسیع بحث کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ پالیسی سازوں، انتظامی حکام، تکنیکی ماہرین، صنعت، ماہرین تعلیم اور اسٹارٹ اپ کے نمائندوں نے ''پاورنگ انوویشن، انفراسٹرکچر-اتر پردیش میں اے آئی'' کے موضوع پر اس دو روزہ کانفرنس میں شرکت کی اور ریاست میں ڈیجیٹل تبدیلی کے امکانات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس پروگرام کا مقصد مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ، سائبر سیکیورٹی، ڈیٹا سینٹرز، اسٹارٹ اپس اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے شعبوں میں اتر پردیش کو ایک سرکردہ ریاست کے طور پر قائم کرنے کے لیے حکومت اور صنعت کے درمیان تعاون کو مزید مضبوط کرنا تھا۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، آئی ٹی اور الیکٹرانکس کے محکمہ کے پرنسپل سکریٹری جناب آلوک کمار نے کہا کہ اتر پردیش ایک AI ماحولیاتی نظام بنا رہا ہے جو پالیسی، اختراعات اور اچھی حکمرانی کو مؤثر طریقے سے مربوط کرتا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ریاستی حکومت اسٹیٹ AI مشن، AI Stack، AI، City Deep-Tech Hub، اور جدید ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کے ذریعے سرمایہ کاری، روزگار، اور تکنیکی اختراعات کو آگے بڑھا رہی ہے۔ ڈاکٹر روی گپتا، بانی، CEO، اور Elets Technomedia کے چیف ایڈیٹر، نے کہا کہ مصنوعی ذہانت مستقبل کی حکمرانی کی کلیدی بنیاد بن رہی ہے۔ انہوں نے ذمہ دار اور شہریوں پر مبنی ڈیجیٹل حل تیار کرنے کے لیے حکومت، صنعت، تعلیمی اداروں اور اسٹارٹ اپس کے درمیان تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر ای-گورنمنٹ کا خصوصی شمارہ بھی جاری کیا گیا، جس کا عنوان ''اتر پردیش: مستقبل کی تشکیل: AI اور ڈیجیٹل اختراع'' ہے۔ یہ اشاعت AI، ڈیجیٹل گورننس، الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ، ڈیٹا سینٹرز، اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں ریاست کی کامیابیوں کو اجاگر کرتی ہے۔ نیتی آیوگ کے سینئر مشیر ڈاکٹر وویک کمار سنگھ نے کہا کہ مضبوط پالیسی سپورٹ، عالمی معیار کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور تیزی سے ترقی پذیر اختراعی نظام کی وجہ سے اتر پردیش مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹر، کوانٹم ٹیکنالوجی اور جدید مینوفیکچرنگ کے میدان میں ملک کا سرکردہ مرکز بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ دریں اثنا محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنرمندی ترقیات کے پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ہری اوم نے مستقبل کی ٹیکنالوجی کے مطابق ہنرمند انسانی وسائل تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ صنعت، تعلیمی اداروں اور حکومت کے درمیان بہتر ہم آہنگی ہی AI پر مبنی معیشت کی کامیابی کو یقینی بنائے گی۔ کانفرنس کے دوران، ہندوستان اور بیرون ملک کی معروف ٹیکنالوجی کمپنیوں نے مصنوعی ذہانت، سائبر سیکیورٹی، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، ڈیجیٹل خودمختاری، سمارٹ گورننس، اور محفوظ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر سے متعلق جدید حل پیش کیے۔ ماہرین نے قابل اعتماد AI، ڈیٹا سیکیورٹی، اور زیادہ مؤثر شہری خدمات کے لیے جدید ٹیکنالوجیز کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس کے پہلے دن کا اختتام اس یقین کے ساتھ ہوا کہ حکومت، صنعت، اکیڈمی اور اسٹارٹ اپس کے درمیان مضبوط شراکت داری اتر پردیش کو AI سے چلنے والی حکمرانی، ڈیجیٹل اختراعات اور تکنیکی مہارت کی نئی بلندیوں تک لے جانے میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔ کانفرنس کے دوسرے دن 18 جولائی کو ایودھیا کے دورے اور خصوصی اجلاس منعقد ہوں گے۔

عالمی معیشت کی شہ رگ

دنیا اس وقت توانائی کے ایک نازک دور سے گزر رہی ہے۔ روس۔یوکرین جنگ کے بعد عالمی توانائی کا نظام پہلے ہی دباؤ کا شکار ہے۔ اگر خلیج فارس بھی غیر مستحکم ہو جائے تو دنیا کو بیک وقت دو بڑے توانائی بحرانوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ امریکہ اور ایران کے گزشتہ چند برسوں کے دوران دونوں ممالک کے درمیان تعلقات مسلسل خراب ہوتے رہے ہیں، تاہم حالیہ مہینوں میں عسکری کارروائیوں، جوابی حملوں، آبنائے ہرمز میں کشیدگی اور جنگ بندی کے خاتمے نے اس تنازع کو ایک نئے مرحلے میں داخل کردیا ہے۔ جس سے ساری دنیا متاثر ہورہی ہے اور مستقبل میں مزید متاثر ہونے کے خدشات بنے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ تنازعہ اب یہ محض دو ملکوں کا تنازعہ نہیں رہا بلکہ عالمی امن، بین الاقوامی تجارت، توانائی کی فراہمی، سمندری سلامتی اور عالمی معیشت کا مسئلہ بن چکا ہے۔ دنیا اس بحران سے اس لیے پریشان ہے کہ اگر یہ کشیدگی ایک مکمل جنگ میں تبدیل ہوگئی تو اس کے اثرات مشرقِ وسطیٰ تک محدود نہیں رہیں گے، بلکہ ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ سمیت پوری دنیا کو اس کے معاشی، سیاسی اور انسانی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بتادیں کہ امریکہ اور ایران کے تعلقات ہمیشہ سے کشیدہ نہیں تھے۔ 1979ء کے اسلامی انقلاب سے پہلے ایران امریکہ کا اہم اتحادی تھا، لیکن انقلاب اسلامی رونما ہونے کے بعد دونوں ممالک کے تعلقات رفتہ رفتہ دشمنی میں بدل گئے۔ ایران نے امریکی پالیسیوں کو اپنی خودمختاری کے لیے خطرہ قرار دیا، جبکہ امریکہ نے ایران پر دہشت گرد تنظیموں کی حمایت اور جوہری پروگرام کے ذریعے عالمی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کے الزامات عائد کیے۔ یہ امریکہ کی ہی چال تھی کہ جس کے تحت انقلاب کے کچھ دن بعد ایران کو عراق کے ساتھ جنگ میں الجھنا پڑ گیا۔ لیکن کئی برس تک چلی جنگ کے بعد بھی ایران کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تو اس پر اقتصادی پابندیاں عائد کردی گئیں۔ گزشتہ کئی دہائیوں میں سفارتی کشیدگی، خلیج فارس میں فوجی موجودگی اور پراکسی جنگیں دونوں ممالک کے درمیان تنازع کو مسلسل بڑھاتی رہی ہیں۔ تاہم موجودہ بحران اس وقت شروع ہوا جب سفارتی بات چیت کے دوران بغیر کسی اعلان کے اسرائیل، امریکہ نے اچانک حملہ کردیا اور دوسرے ہی تیسرے دن ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای اور ان کے اہل خانہ کو شہید کردیا گیا۔ معصوم بچیوں کے اسکول کو بھی نشانہ بنایا گیا جس میں تقریباً 150 کے آس پاس بچیاں شہید ہوگئیں۔ پوری دنیا نے اس حملہ کی مذمت کی۔ لیکن مذمتی بیانات سے کسی کا کیا بگڑتا ہے جو امریکہ اور اسرائیل کا بگڑ جاتا۔ سو دن چلی شدید جنگ کے بعد آخر کار امن معاہدے کے تحت سیز فائر ہوگیا۔ اسی درمیان ایرانی سپریم لیڈر سید علی خامنہ ای کے جسد خاکی کی تدفین بھی عمل میں لائی گئی۔ دونوں ممالک کے درمیان جو معاہدہ طے پایا تھا اور اس پر دستخط بھی کردئے گئے تھے۔ اس کے بعد دونوں ممالک نے معاہدے کی مختلف تشریح کی۔ جبکہ یہ بات معاہدے پر دستخط سے پہلے ہی طے ہوجانا چاہئے تھی۔ ایران کا مؤقف تھا کہ اسے آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کے انتظام کا حق حاصل ہے، جبکہ امریکہ اسے بین الاقوامی آبی گزرگاہ قرار دیتا ہے جہاں کسی ایک ملک کی اجارہ داری قبول نہیں کی جاسکتی۔ پھر یوں ہوا کہ تجارتی جہازوں پر حملوں، امریکی فضائی کارروائیوں اور ایران کے جوابی میزائل حملوں نے صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا۔ دونوں ممالک نے ایک دوسرے پر معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا، جس کے نتیجے میں جنگ بندی عملی طور پر ختم ہوگئی۔

موجودہ بحران کا سب سے اہم مرکز آبنائے ہرمز ہے جو دنیا کی سب سے اہم سمندری گزرگاہوں میں سے ایک ہے، جہاں سے روزانہ عالمی سطح پر استعمال ہونے والے خام تیل کا تقریباً پانچواں حصہ یعنی 20 فیصد خام تیل گزرتا ہے۔ اس راستہ کے بند ہونے سے خام تیل اور قدرتی گیس کی قیمتیں غیر معمولی حد تک بڑھ سکتی ہیں۔ جس کی وجہ سے دنیا بھر میں مہنگائی بڑھ جائے گی۔ اسی لیے آبنائے ہرمز کو عالمی معیشت کی شہ رگ کہا جاتا ہے۔ دنیا کی بڑی معیشتیں خلیجی ممالک سے درآمد ہونے والے تیل پر انحصار کرتی ہیں۔ چین، بھارت، جاپان، جنوبی کوریا اور یوروپی ممالک کی توانائی کی ضروریات کا بڑا حصہ اسی خطے سے پورا ہوتا ہے۔ اگر امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ شدت اختیار کرنے کی صورت میں خام تیل کی قیمتوں میں کئی گنا اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ عالمی اسٹاک مارکیٹوں میں شدید اتار چڑھاؤ ہوگا اور بین الاقوامی سرمایہ کاری متاثر ہوگی۔ فضائی اور بحری نقل و حمل مہنگی ہوگی اور صنعتی پیداوار میں کمی آسکتی ہے۔ یہ تمام عوامل عالمی کساد بازاری کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ یہ تنازع صرف امریکہ اور ایران کے درمیان نہیں بلکہ پورے مشرقِ وسطیٰ میں طاقت کے توازن کی جنگ بھی ہے۔ ایک طرف امریکہ، اسرائیل اور بعض خلیجی ممالک ہیں جبکہ دوسری جانب ایران اپنے علاقائی اتحادیوں کے ساتھ موجود ہے۔ اگر جنگ پھیلتی ہے تو لبنان، شام، عراق، یمن اور خلیجی ریاستیں بھی اس کی لپیٹ میں آسکتی ہیں۔

اسرائیل ایران کو اپنی سلامتی کے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیتا ہے۔ اگرچہ حالیہ جنگ میں امریکہ کا کردار زیادہ نمایاں ہے۔ غزہ اور لبنان میں جاری فوجی کارروائیوں نے پہلے ہی پورے خطے کو غیر یقینی صورتحال سے دوچار کر رکھا ہے۔ امریکہ۔ایران کشیدگی نے عالمی سفارت کاری کو بھی متاثر کیا ہے۔ اقوام متحدہ، یورپی یونین، چین، روس، قطر، عمان اور پاکستان جیسے ممالک کشیدگی کم کرنے کی کوشش کررہے ہیں، لیکن ابھی تک کوئی مستقل حل سامنے نہیں آسکا ہے۔

ڈیجیٹل مردم شماری میں کیا سبھی کی درست گنتی ہوپائے گی؟

دلیپ گھوش

2027 کی مردم شماری 6 سال کی تاخیر سے شروع ہوئی ہے اور اسے لے کر لوگوں میں خاصی بے چینی ہے۔ یہ ہندوستان کی پہلی ڈیجیٹل مردم شماری ہے، جسے حکومت جدید کاری کی سمت میں ایک بڑا قدم قرار دے رہی ہے۔ تاہم تقریباً 33 لاکھ سرکاری اسکولوں کے اساتذہ اور فرنٹ لائن کارکن بھی اس میں مصروف ہیں، جو شدید گرمی میں ہاتھ میں اسمارٹ فون لیے ملک بھر میں گھر گھر جا کر 33 سوالوں پر مشتمل سوال نامہ بھرتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ اس عمل کا محض پہلا حصہ ہے۔ ڈیجیٹل مردم شماری کے وعدے جانے پہچانے ہیں: ریئل ٹائم ڈاٹا اپلوڈ، چند ہی دنوں میں ابتدائی نتائج، اور برسوں کے بجائے مہینوں میں حتمی اعداد و شمار جاری ہو جانا۔ اس میں پہلے سے موجود (اِن بلٹ) ویلیڈیشن چیک اور جیوٹیگنگ کا مقصد ڈاٹا درج کرنے میں ہونے والی غلطیوں اور گنتی میں ہونے والی کوتاہیوں کو کم کرنا ہے، جبکہ ڈیجیٹل ڈیش بورڈ سے امید ظاہر کی گئی ہے کہ وہ منتظمین کو فیلڈ اسٹاف پر بہتر نگرانی رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ پھر بھی سوال بجا ہے... کیا یہ ڈیجیٹل مردم شماری تمام ہندوستانیوں کی درست درست گنتی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب ڈاٹا پر مبنی طریقوں سے لوگوں کو خارج کیے جانے کی خوفناک کہانیاں ہمارے سامنے موجود ہوں؟

ایس آئی آر سے ملے سبق

ڈیجیٹل مردم شماری کی یہ سرکاری کوششیں ایسے دور میں شروع ہوئی ہیں، جب دیگر کئی ڈیجیٹل اقدامات کی ناکامیاں ابھی زیادہ پرانی نہیں ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے تازہ اور اہم ووٹر فہرستوں کا 'اسپیشل انٹینسیو ریویژن' (ایس آئی آر) ہے، جس کے تحت پہلے 2 مرحلوں میں بارہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 2.5 کروڑ سے زیادہ نام حذف کردیے گئے۔ مردم شماری کے کام میں نہ صرف ایس آئی آر کے عمل میں شامل اساتذہ اور اسی کمزور ڈیجیٹل ڈھانچے کا استعمال ہورہا ہے، بلکہ یہ اس بے اعتمادی کے ماحول میں بھی ہورہا ہے کہ گنتی کے اس عمل میں بھی شہریوں کو اہلیت کے امتحان سے گزرنا پڑسکتا ہے، اور جس کی 'بنیاد' پر انہیں فہرست سے خارج کیا جاسکتا ہے۔ یہ بے اعتمادی بے بنیاد نہیں ہے۔ مغربی بنگال میں ایس آئی آر کے خودکار ڈاٹا میچنگ پروٹوکول نے شک کی ایک بالکل نئی قسم سامنے لادی، جسے ہندوستان کے الیکشن کمیشن نے 'منطقی بے ضابطگی' کا نام دیا، اور اس کے تحت 46.91 لاکھ ووٹروں کو نشان زد کیا گیا۔ یہ نظام تو نئے ریکارڈ کو 2002 کے ڈیجیٹلائزڈ ڈاٹا بیس سے ملا کر خاندانی سلسلہ معلوم کرنے کے لیے بنایا گیا تھا، لیکن ہوا یہ کہ بہت سے پرانے ریکارڈ بنگالی زبان میں ہونے کے باعث خودکار ترجمہ اکثر علاقائی ہجوں اور تلفظ کو غلط پڑھ یا سمجھ لیتا تھا۔ یہی نہیں، والدین اور بچوں کی عمر میں پندرہ سال سے کم فرق ہونے جیسی وجوہات کی بنا پر بھی متعدد خاندان 'نشان زد' ہوگئے، اور نتیجتاً بڑے پیمانے پر خودکار الرٹس جاری ہوگئے۔

اگرچہ کلکتہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ، دونوں نے ہی مقامی تصدیق کے بجائے مرکزی الگورتھم پر انحصار کرنے پر سوال اٹھائے اور یہ تسلیم کیا کہ کوئی بھی الگورتھم دستاویزات پر مبنی حقیقت سے بالاتر نہیں ہوسکتا، اور الگورتھم سے حاصل ہونے والے اشارے کو حتمی فیصلے کے بجائے صرف ایک انتظامی اشارے کے طور پر ہی دیکھا جانا چاہیے، اس کے باوجود سپریم کورٹ نے ایس آئی آر کے عمل کو منظوری دے دی، جبکہ ناموں کو حذف کیے جانے کے خلاف زیر التوا اپیلوں پر سماعت اور فیصلہ ہونا اب بھی باقی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی پر انحصار ہی کا معاملہ ہے کہ 2027 کی مردم شماری میں بھی اسی طرح کی مشکلات اور بڑے پیمانے پر غلطیوں کا خطرہ موجود ہے، جس کی گنجائش پہلے کے کاغذی طریقۂ کار میں نہیں تھی۔ گھر گھر جا کر مردم شماری میں یہ تو ممکن ہے کہ کہیں کوئی اندراج واضح نہ ہو یا کوئی گھر رہ جائے، لیکن ڈیجیٹل مردم شماری میں خرابی نہایت خاموشی سے اور بڑے پیمانے پر ہوسکتی ہے۔ الگورِدم میں خرابی، یا سرور کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی صورت میں، جب تک غلطی کا پتہ چلے گا، لاکھوں ریکارڈ خراب یا حذف ہوچکے ہوں گے۔

مرکزی سرور کی کمزوری

جمع کیے جارہے ڈاٹا کی حفاظت ایک اور بڑی تشویش ہے۔ ہندوستان میں مرکزی سرکاری سروروں میں نقب زنی یا ڈاٹا لیک ہونے کی ایک تاریخ رہی ہے، اور 2027 کی اس منصوبہ بندی کو بھی اس خدشے سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جون 2023 میں کووِن پورٹل سے ڈاٹا لیک ہونے کے بعد ایک ٹیلی گرام بوٹ کے ذریعہ آدھار اور فون نمبر جیسے حساس ریکارڈ تک غیر مجاز رسائی حاصل ہوگئی تھی۔ یہ بات اپنے آپ میں سمجھنے کے لیے کافی ہے کہ مرکزی ڈاٹا بیس سے ڈاٹا چوری کرنا کس قدر آسان ہوسکتا ہے۔ یہ کوئی واحد واقعہ نہیں تھا۔ 2018 کے بعد سے آدھار نظام میں ڈاٹا لیک ہونے کے واقعات بار بار سامنے آتے رہے ہیں، اور 2022 میں دہلی کے ایمس پر ہونے والے سائبر حملے نے اسپتال کے سروروں کو کئی ہفتوں تک مفلوج کردیا تھا۔ نیٹ اور سی یو ای ٹی جیسے مرکزی امتحان کے نظاموں میں بھی سنگین خامیاں سامنے آئی ہیں۔ ان تمام واقعات میں ایک کمزوری مشترک ہے: حساس معلومات کے مرکزی ذخیرے ایک ہی جگہ پر سیکورٹی میں نقب لگنے کا سبب بن سکتے ہیں، جس کی وجہ اکثر کمزور کوڈنگ، اندرونی ملی بھگت یا ناکافی نگرانی سامنے آتی ہے۔ ایک ارب سے زیادہ شہریوں کی ڈیجیٹل مردم شماری کے معاملے میں اس طرح کی نقب زنی تباہ کن ثابت ہوسکتی ہے، جس سے مردم شماری کی قانونی حیثیت، اس کی ساکھ اور نظام حکمرانی پر عوام کا اعتماد، دونوں ہی خطرے میں پڑجائیں گے۔

ڈیجیٹل طور پر خارج ہونے کا خطرہ

شاید 'ڈیجیٹل۔فرسٹ' سوچ کا سب سے بڑا خطرہ اعداد و شمار میں شامل نہ ہو پانے کا خدشہ ہے۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ تقریباً 9.57 کروڑ آف لائن شہری الگورِدم یا ڈیجیٹل نظام سے باہر رہ جانے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ یہ نظام 'سینسس مینجمنٹ اینڈ مانیٹرنگ سسٹم' پر منحصر ہے، جو ریئل ٹائم سنکنگ کے لیے یکساں کنیکٹیویٹی کو فرض کرتا ہے، حالانکہ ہندوستان کے بیشتر حصوں میں یہ مفروضہ درست ثابت نہیں ہوتا۔ بہار اور جھارکھنڈ جیسی ریاستوں میں بار بار بجلی چلے جانے اور نیٹ ورک نہ ہونے کی وجہ سے زمینی سطح پر ڈیٹا سنک کرنے میں رکاوٹ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ڈاٹا جمع کرنے والے کے ذاتی فون پر ایپ اچانک کریش ہوجائے یا کنیکٹیویٹی ختم ہوجائے، تو قوی امکان ہے کہ خانہ بدوش قبائل، دستاویزات سے محروم مزدور اور نچلی ذات کے دیہی خاندانوں جیسے حاشیے پر رہنے والے گروہ اندراج سے محروم رہ جائیں گے۔ ایسی صورت میں اگر مردم شماری میں کروڑوں شہری شمار ہی نہ ہوسکیں، تو اسے ڈیجیٹل اختراع کے لیے نہیں بلکہ قومی ریکارڈ سے بڑے پیمانے پر لوگوں کے نام غائب ہونے کی وجہ سے یاد رکھا جائے گا۔

کنیکٹیویٹی سے متعلق خدشات کے علاوہ، ڈیجیٹل ٹولز کے ڈیزائن میں ایک مسئلہ پیدا کرنے والی سختی بھی موجود ہے۔ خود معلومات درج کرنے والے پورٹل اور ڈاٹا جمع کرنے والی ایپ میں اصلاح کی گنجائش بہت کم یا بالکل نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، ایک بار 'گھر کے سربراہ' کا تعین کرلینے کے بعد اس اختیار کو تبدیل کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح، ایک بار زبان منتخب کرلینے کے بعد اسے تبدیل کرنے کا اختیار بھی ختم ہوجاتا ہے۔ جہاں گھروں کی ساخت بدلتی رہتی ہے اور مردم شماری کے متعدد سوالات کے لیے وضاحت اور باریک بینی سے سمجھ کر فیصلہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے، وہاں ڈیجیٹل نظام کی ایسی سختی کے عملی نتائج نہایت سنگین ہوسکتے ہیں۔ ڈراپ ڈاؤن مینیو میں غلط اندراج یا ناقص انداز میں تیار کیا گیا ورک فلو کسی پورے علاقے کے ڈیٹا سیٹ کو برباد کرسکتا ہے۔

ڈاٹا کی قابل اعتماد ہونے کا سوال ڈاٹا جمع کرنے والوں پر یہ الزامات عائد کیے گئے ہیں کہ سپروائزروں کی جانب سے ان پر ایسا دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ فیلڈ سے حاصل ہونے والی معلومات میں ردوبدل کریں، تاکہ سرکاری فلاحی منصوبوں کی 'بہتر' تصویر پیش کی جاسکے۔ ایسے معاملات سامنے آئے ہیں جن میں لکڑی یا گوبر کے اُپلے استعمال کرنے والے خاندانوں کو ایل پی جی استعمال کرنے والا بتایا گیا، یا غیر صاف شدہ نل کے پانی کو صاف پینے کے پانی کے طور پر ظاہر کیا گیا، تاکہ سرکاری دعووں سے مطابقت پیدا کی جاسکے۔ درست مردم شماری کی اہمیت محض اعداد و شمار تک محدود نہیں ہے۔ مردم شماری کے اعداد و شمار براہ راست حلقہ بندی سے جڑے ہوتے ہیں۔ انہی کی بنیاد پر یہ بھی طے ہوتا ہے کہ کون سی نشستیں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور خواتین کے لیے محفوظ ہوں گی۔ اس نے، خاص طور پر جنوبی ریاستوں میں، گہری تشویش پیدا کردی ہے کہ پارلیمانی نشستوں کی نئی تقسیم کا ان کی سیاسی نمائندگی پر کیا اثر پڑے گا۔ نیا قانونی ڈھانچہ ان خدشات کو مزید بڑھادیتا ہے۔ جہاں 1948 کے مردم شماری قانون میں معلومات کو مکمل طور پر خفیہ رکھنے کا اصول تھا، وہیں 2023 کے ڈیجیٹل پرسنل ڈاٹا پروٹیکشن قانون کی بعض دفعات تشویش کا باعث ہیں۔

ڈی پی ڈی پی قانون کی دفعہ 17 'سرکاری اداروں' کو وسیع چھوٹ فراہم کرتی ہے، جس کے تحت حکومت 'سرکاری کام کاج' کے لیے عام رضامندی حاصل کرنے کی لازمی شرائط کو نظرانداز کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ دفعہ 39 کے تحت ڈیٹا لیک اور قواعد کی خلاف ورزی سے متعلق تمام شکایات 'ڈاٹا پروٹیکشن بورڈ آف انڈیا' کے پاس جاتی ہیں۔ اس کے باعث لوگ براہ راست دیوانی عدالت (سول کورٹ) سے رجوع نہیں کرسکتے، اور نہ ہی عدالتیں اس قانون کے تحت کی گئی کارروائی کے خلاف حکمِ امتناعی جاری کرسکتی ہیں، جس سے ڈی پی بی عدالتی مداخلت سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

دانشمندانہ بیک اپ کا متبادل

ان بے شمار خطرات کے پیشِ نظر روایتی کاغذی مردم شماری، اگرچہ سست محسوس ہوتی ہے، زیادہ دانشمندانہ متبادل ثابت ہوتی۔ کاغذ ان چیزوں کو محفوظ رکھتا ہے جنہیں ڈیجیٹل نظام ختم کردیتا ہے۔ مثلاً: انسانی فہم، موقع پر اصلاح کی گنجائش، اور سرور یا آسانی سے تبدیل کیے جاسکنے والے ڈاٹا سیٹ سے الگ ایک آزاد آڈٹ کا سلسلہ۔ یہ ٹیکنالوجی کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ ایسے تکنیکی حل زبردستی نافذ کرنے کے خلاف ہے، جو کمزور بنیادی ڈھانچے پر مبنی ہوں یا جن پر لوگوں کو اعتماد نہ ہو۔

مردم شماری 2027 کو ایک قابل اعتماد ڈاٹا بیس بنانے کے لیے، جو حکومت کی دانشمندانہ پالیسیوں کی تشکیل اور ان کے لیے معلومات فراہم کرنے میں معاون ہو، کئی حفاظتی اقدامات ضروری ہیں، جن پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے:

یہ یقینی بنانے کے لیے کہ کنیکٹیویٹی کی کسی بھی صورتِ حال میں کوئی بھی شہری مردم شماری سے محروم نہ رہ جائے، لازمی آف لائن بیک اپ۔

سی ایم ایم ایس اور اس سے لوگوں کو خارج کرنے والے الگورِدمز کا آزادانہ آڈٹ۔

ڈاٹا میں ردوبدل روکنے کے لیے ڈاٹا جمع کرنے والوں کو وسل بلوور تحفظ۔

رازداری کے تحفظ کے لیے ڈی پی ڈی پی ایکٹ کے تحت ریاست اور اس کی ایجنسیوں کو حاصل استثنا سے الگ ایک قانونی حفاظتی حصار۔

دیوانی عدالتوں کے دائرۂ اختیار کی بحالی۔

ہندوستان ڈیجیٹل ڈیش بورڈ کی سہولت کے لیے انسانی ریکارڈ کی قابل اعتماد حیثیت کا سودا نہیں کرسکتا۔ 6 سال کی غیر معمولی تاخیر کے بعد شہریوں کے ڈاٹا کو ڈیجیٹل شکل دینے اور ان کی گنتی میں جلد بازی کرتے ہوئے ہمیں ملک کے سب سے اہم ڈاٹا سیٹ کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔

برکس میں غذائی اجناس کے ذخائر کے ذریعے غذائیت میں بہتری

ڈاکٹر سواتی نائک

موسمیاتی کمزوری اور عالمی غذائی معیشت کو وقتاً فوقتاً متاثر کرنے والی سپلائی چین میں رکاوٹیں برکس ممالک کے لیے نئے چیلنجز پیدا کررہی ہیں۔ غذائی ذخائر، جنہیں عموماً ہنگامی ذخیرہ اندوزی کے طور پر دیکھا جاتا تھا، اب انہیں غذائی استحکام، نظامی مضبوطی اور تیزی سے بدلتے ہوئے معاشی و سماجی ڈھانچوں کے تناظر میں ازسرِنو متعین کرنے کی ضرورت ہے۔

اگرچہ اسٹریٹجک ذخائر کا برقرار رکھنا عالمی غذائی تحفظ کے لیے اب بھی ناگزیر ہے، تاہم موجودہ سوال یہ ہے کہ موسمیاتی اور تجارتی غیر یقینی حالات کے پیشِ نظر کس نوعیت کے ذخائر قائم کیے جائیں، خاص طور پر جب بھوک اور نقص تغذیہ غذا کے مسائل بھی برقرار ہوں۔ عالمی بینک۔اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت۔عالمی پروگرام برائے خوراک کی 2025 کی مشترکہ رپورٹ ''غذائی تحفظ کو بہتر بنانے کے لیے اناج کے اسٹریٹجک ذخائر کو مضبوط بنانا'' کے مطابق، 2024 میں 74 ممالک میں 343 ملین افراد شدید غذائی عدم تحفظ کا شکار تھے۔ یہ تعداد کووڈ۔19 وبا سے قبل کے عرصے کے مقابلے میں تقریباً دوگنا ہے۔ کثیر جہتی معاشی جھٹکوں نے عالمی تجارت میں رخنہ اندازی کی ہے اور بھوک میں اضافہ کیا ہے، جس سے غذائی تحفظ کو نئے اور پیچیدہ چیلنجز درپیش ہیں۔

یہ صورتحال 2026 میں مزید سنگین ہوگئی۔ عالمی بینک کے مطابق مغربی ایشیا میں جاری جنگ نے آبنائے ہرمز کے ذریعے تیل اور کھاد کی ترسیل کو متاثر کیا ہے، جو عالمی زرعی و غذائی ویلیو چین کا ایک نہایت اہم راستہ ہے۔ فروری سے مارچ 2026 کے دوران کھاد کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا، جس میں یوریا کی قیمت ایک ماہ میں تقریباً 46 فیصد بڑھ گئی۔ عالمی پروگرام برائے خوراک کے ایک اندازے کے مطابق اگر یہ بحران جاری رہا تو 45 ملین افراد قحط کے خطرے سے دوچار ہوسکتے ہیں۔ یہ صورتِ حال برکس ممالک کے لیے ایک سنگین چیلنج ہے، کیونکہ ان میں سے بیشتر ممالک بیک وقت بڑے زرعی پیداکنندگان اور درآمدکنندگان ہونے کے ساتھ ساتھ کھاد کے بڑے صارف بھی ہیں۔

حالانکہ غذائی ذخائر کے بارے میں پرانے تصور تیزی سے غیر مؤثر ہوتا جارہا ہے۔ روایتی طور پر ان ذخائر کا بنیادی مقصد قیمتوں میں استحکام لانا یا وقتی قلت سے نمٹنا تھا، لیکن موجودہ چیلنج کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ نہ صرف مناسب کیلوریز کی دستیابی یقینی بنائی جائے بلکہ غذائیت کا توازن، کفایتی قیمتیں اور موجودہ رکاوٹ کے باوجود مسلسل فراہمی بھی برقرار رکھی جائے۔ یورپی کمیشن کی جامع رپورٹ ''ترقی پذیر ممالک میں غذائی و تغذیاتی تحفظ کو بہتر بنانے کے لیے غذائی ذخائر کا استعمال'' کے مطابق غذائی و تغذیاتی تحفظ محض اناج کی جسمانی دستیابی تک محدود نہیں ہے۔

یہ تبدیلی برکس ممالک کے تناظر میں مزید اہم ہوگئی ہے، جہاں وافر غذائی وسائل کی موجودگی کے باوجود غذائی قلت کے مسائل برقرار ہیں۔ مثال کے طور پر بھارت نے مالی سال 2024 سے 2025 تک کے دوران 353.96 ملین ٹن اناج کی پیداوار کے ساتھ زیادہ سے زیادہ غذائی اجناس کی پیداوار کا ریکارڈ قائم کیا، جبکہ ساتھ ہی دنیا کے سب سے بڑے غذائی نظاموں میں سے ایک کو بھی برقرار رکھا۔ اس حقیقت کی نشاندہی حکومت ہند کے پریس انفارمیشن بیورو کی 2025 کی پس منظر رپورٹ ''فصل سے گھر تک: غذائی اجناس کے ذخیرے کے لیے پائیدار بنیادی ڈھانچے کی تعمیر'' میں کی گئی ہے۔

بھارت میں ابھرتے ہوئے ذخیرہ اندوزی کے نظام یہ ظاہر کرتے ہیں کہ غذائی ذخائر محض ذخیرہ اندوزی تک محدود نہیں رہے بلکہ فعال تغذیاتی نظم و نسق کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ سائنسی ذخیرہ اندوزی، ڈیجیٹل نظام، غیر مرکزیت اور عوامی تقسیم کے نظام سے ربط کے ذریعے یہ امکان پیدا ہوا ہے کہ ذخائر کو مزید متنوع بنایا جائے، جس میں اہم اجناس چاول اور گندم کی غذائی افزودگی شدہ اقسام کے ساتھ ساتھ دالیں، موٹا اناج اور افزودہ غذائی اشیاء بھی شامل کی جاسکیں۔ یہ امر اس لیے بھی اہم ہے کہ بھارت عالمی غذائی و تغذیاتی منظرنامے پر فصلوں کے تنوع کو فعال طور پر فروغ دے رہا ہے۔

اسی طرح چین بھی اپنے ذخائر کی حکمتِ عملی کو غذائی نظام میں پائیداری کے تناظر میں ازسرِنو ترتیب دے رہا ہے۔ اگرچہ وہ چاول، گندم اور مکئی کے بڑے ذخائر برقرار رکھے ہوئے ہے، تاہم بیجنگ اب سمجھداری کے ساتھ ذخیرہ اندوزی، مصنوعی ذہانت پر مبنی غذائی نگرانی، کولڈ چین لاجسٹکس اور مقامی بیجوں پر زیادہ توجہ دے رہا ہے۔ اب خوراک کے نظام میں غذائیت کی سلامتی کو یقینی بنانے، فصل کی کٹائی کے بعد ہونے والے نقصانات کو کم کرنے اور متنوع غذا کے فروغ پر زیادہ زور دیا جارہا ہے۔

روس کا تجربہ بھی ذخائر کی پالیسی کے ایک اور پہلو یعنی جغرافیائی۔سیاسی استحکام کی مثال پیش کرتا ہے۔ روس نے غذائی تحفظ اور قومی سلامتی کے درمیان واضح ربط قائم کیا ہے، زرعی شعبے میں گھریلو پیداوار کو بڑھایا ہے اور اناج و کھاد کو مغربی ایشیا اور افریقہ میں جغرافیائی۔سیاسی آلے کے طور پر بھی استعمال کیا ہے۔ موجودہ دور میں جب پابندیاں، منقسم تجارتی تعلقات اور برآمداتی پابندیاں عام ہورہی ہیں، یہ پہلو مزید اہمیت اختیار کرجاتا ہے۔

اسی طرح ایک اور اہم مثال جنوبی افریقہ کی ہے، جہاں مسئلہ مجموعی غذائی دستیابی سے زیادہ رسائی اور استطاعت کا ہے۔ اس تناظر میں حکومت کی توجہ غذائیت پر مبنی سماجی تحفظ، اسکولی غذائی پروگراموں، سرکاری خریداری اور موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے میں مضبوط مقامی غذائی نظاموں کی طرف ہے۔ اس صورت میں ذخائر معیشت کے استحکام کے بجائے غذائی و تغذیاتی پروگراموں کے نفاذ کا ایک ذریعہ بن جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ عالمی بینک۔اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت۔عالمی پروگرام برائے خوراک کی مشترکہ رپورٹ اس بات پر زور دیتی ہے کہ اسٹریٹجک ذخائر اُس وقت زیادہ مؤثر ہوتے ہیں جب وہ ''چھوٹے، آسان اور مؤثر'' ہوں اور ان کا مقصد مارکیٹ کے نظم و نسق کے بجائے ہنگامی ردعمل ہو۔ اسی طرح یورپی کمیشن کی جامع رپورٹ بھی یہ واضح کرتی ہے کہ ذخائر کی مقدار سے زیادہ اہم ان کی حکمرانی ہے، جو یہ طے کرتی ہے کہ آیا وہ غذائی تحفظ کے اہداف کو تقویت دیتے ہیں یا نقصان پہنچاتے ہیں۔

یہ اہم ہے کیونکہ اس سے اس بات پر اثر پڑتا ہے کہ برکس اپنی غذائی تحفظ کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے کس طرح تعاون کرسکتے ہیں۔ سیاسی طور پر چیلنجنگ لیکن لاجسٹک طور پر ناممکن بین الاقوامی ذخیرہ قائم کرنے کے بجائے، برکس ڈیٹا کے تبادلے، ہم آہنگ الیکٹرانک ٹریکنگ، ابتدائی انتباہی نظام، معیاری خریداری کے معیار اور ذخیرہ اندوزی کے بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرکے اس کے اردگرد مرکوز ہم آہنگی کا ایک بین الاقوامی نظام تیار کرنے سے بہتر ہوسکتا ہے۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ مستقبل کے ذخائر کو غذائی تنوع سے منسلک ہونا چاہیے۔ وہ ذخائر جو بنیادی طور پر چاول اور گندم پر مشتمل ہوں، بھکمری کے خدشے اور غذائی اجزاء کی کمی کے بڑھتے ہوئے خطرے کا مؤثر حل فراہم نہیں کرسکتے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ غذائیت سے بھرپور اور متنوع اجناس کا امتزاج یقینی بنایا جائے، جس میں حیاتیاتی طور پر افزودہ چاول اور گندم، دالیں، موٹے اناج اور افزودہ اناج شامل ہوں۔ اس سے برکس ممالک کو اپنے غذائی تحفظ کے پروگراموں کو عوامی صحت کے پروگراموں سے جوڑنے میں مدد ملے گی۔

اسی طرح ذخائر کی منصوبہ بندی میں موسمیاتی تبدیلی کے لیے نظام میں استحکام کو یقینی بنانا بھی ناگزیر ہے۔ سیلاب، خشک سالی، طوفان اور شدید گرمی میں اضافہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ ماحولیاتی جھٹکے بیک وقت پیداوار اور ذخیرہ اندوزی کے عمل کو متاثر نہ کریں۔ اس تناظر میں ضروری ہے کہ جدید ذخائر روایتی گوداموں کے ساتھ ساتھ کولڈ چین نظام، غیر مرکزیت پر مبنی ذخیرہ گاہیں، اشیاء کے انٹرنیٹ پر مبنی نگرانی کے نظام اور نمی پر قابو رکھنے والے نظاموں میں بھی سرمایہ کاری کریں۔

برکس ممالک عالمی غذائی ذخیرہ پالیسی کے منظرنامے کو تبدیل کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ ممالک عالمی اناج کی پیداوار، کھاد کے استعمال، زرعی تجارت اور خطرے سے دوچار آبادیوں کے لحاظ سے ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مناسب منصوبہ بندی کے ذریعے ان کے ذخیرہ جاتی نظام کو ہنگامی استعمال کے آلات سے آگے بڑھا کر غذائی تحفظ، موسمیاتی مزاحمت اور جغرافیائی سیاسی استحکام کے مضبوط ذرائع میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

مستقبل کے غذائی ذخائر کی کامیابی صرف ذخیرہ شدہ اناج کی مقدار پر منحصر نہیں ہوگی، بلکہ اس بات پر ہوگی کہ وہ بحران کے دوران معاشرتی استحکام کو کس حد تک برقرار رکھ سکتے ہیں، کم آمدنی والے طبقات کے لیے بہتر غذائی نتائج فراہم کرسکتے ہیں، علاقائی غذائی پیداوار کے نظام کو مضبوط بناسکتے ہیں اور کمزور عالمی سپلائی چین پر انحصار کو کم کرسکتے ہیں۔ اس لیے برکس ممالک کے لیے غذائی ذخائر کا بنیادی سوال زیادہ پیداوار نہیں بلکہ ذہین اور غذائیت پر مبنی ذخیرہ جاتی نظام کی تشکیل ہونا چاہیے۔

(مضمون نگار: ساؤتھ ایشیا لیڈ، سیڈ سسٹم اور پروڈکٹ

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

رشتوں میں حدود قائم کرنا کیوں ضروری ہے؟

نکہت انجم ناظم الدین

زندگی کا حسن تعلقات سے عبارت ہے لیکن تعلقات اسی وقت خوش گوار رہتے ہیں جب ان کی بنیاد احترام، اعتماد اور باہمی شعور پر استوار ہو۔ جہاں ہم اپنی ذات کی حدود سے غافل ہو جاتے ہیں وہاں محبت بھی بوجھ بننے لگتی ہے، خلوص آزمائش میں بدل جاتا ہے اور نزدیکیوں کے باوجود دلوں میں فاصلے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ ہر انسان کے اندر ایک الگ دنیا آباد ہوتی ہے۔ جس میں اس کے احساسات، خواب، ترجیحات، اس کی شخصی خوبیاں اور خامیاں شامل ہیں۔ ایک انسان کی ان ہی خصوصیات کا احترام کرنا دوسرے انسان کے لیے ضروری ہے اور اسی احترام کا نام حدود ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایثار اور قربانی کو ہمیشہ بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن بعض اوقات یہی خوب صورت اقدار ایسی صورت اختیار کر لیتی ہیں کہ ہم اپنی ذات کو فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ ہر آواز پر لبیک کہنے لگتے ہیں، متعلقہ فرد کی خواہش کی تکمیل کو اپنی ذمہ داری سمجھ لیتے ہیں اور ہر مسئلے کو اپنا مسئلہ سمجھ کر حل کے لیے کوشاں ہو جاتے ہیں۔ بظاہر یہ رویہ محبت کا اظہار معلوم ہوتا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہی طرزِ فکر خاموش تھکن، بے بسی اور محرومی پیدا کر دیتا ہے۔ جو شخص ہمیشہ دوسروں کے لیے جیتا رہے ایک دن وہ اپنے اس عمل سے تھکنے لگتا ہے۔ بس یہیں سے حدود قائم کرنے کا خیال اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ حدود دراصل انسان کی عزتِ نفس کا حصار ہیں۔ جس طرح ایک گھر کی چار دیواری اس کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح شخصیت کے گرد قائم کردہ حدود انسان کے وقار، سکون اور انفرادی شناخت کی نگہبانی کرتی ہیں۔ جس انسان کو اپنی اہمیت کا احساس ہو وہ اپنی رائے کا احترام کرتا ہے، اپنے وقت کی قدر جانتا ہے اور اپنی توانائی کو بے مقصد مصرف ہونے سے بچاتا ہے۔ ایسی شخصیات دوسروں کے لیے بھی احترام کا باعث بنتی ہیں کیونکہ دنیا اکثر اسی انسان کی قدر کرتی ہے جو اپنی قدر خود کرتا ہے۔ بہت سے لوگ انکار کو بدتمیزی سمجھتے ہیں حالاں کہ شائستگی کے ساتھ کیا گیا انکار اخلاق کے منافی نہیں ہوتا۔ ہر مطالبہ قبول کرنا، سبھی کی توقعات پر پورا اترنا یا ساری ذمہ داری اپنے سر لے لینا عقل مندی نہیں۔ انسان کی جسمانی طاقت محدود ہے، ذہنی صلاحیت محدود ہے اور جذباتی برداشت بھی ایک حد تک ہی ساتھ دیتی ہے۔ ان حقیقتوں سے صرفِ نظر کرنے والا انسان آہستہ آہستہ اپنے وجود پر ظلم کرنے لگتا ہے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تو باقی رہتی ہے لیکن دل خاموش احتجاج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حدود ہمیں یہ شعور عطا کرتی ہیں کہ ہم اوروں کی زندگی کے مالک نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی اور ہماری زندگی کا مالک ہے۔ ہر فرد کو اپنی پسند، اپنی رائے اور اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا حق حاصل ہے۔ اختلاف کا مطلب دشمنی نہیں ہوتا اور اتفاقِ رائے ہر تعلق کی لازمی شرط بھی نہیں ہوتی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ فکری آزادی ہی وہ فضا پیدا کرتی ہے جہاں محبت سانس لیتی ہے اور اعتماد پروان چڑھتا ہے۔ جبر سے وابستگی پیدا نہیں ہوتی کیونکہ دل صرف احترام سے جیتے جاتے ہیں۔ گھریلو زندگی میں بھی اس حقیقت کی اہمیت ہے۔ ہم جانتے ہی ہیں کہ والدین کی محبت بے مثال ہوتی ہے۔ اولاد ان کی آنکھوں کا نور ہوتی ہے۔ اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں لیکن ان تمام رشتوں میں شخصیت کی انفرادیت برقرار رہنا ضروری ہے۔ ہر وقت اگلے شخص کی نگرانی کرنا، افرادِ خانہ کے معاملات میں مسلسل مداخلت کرنا یا اپنی مرضی دوسروں پر تھوپنے کی خواہش رکھنا، تعلقات میں ایسی دراڑیں پیدا کر دیتا ہے جو بسا اوقات برسوں تک باقی رہتی ہیں۔ محبت کا تقاضا اعتماد ہے اور اعتماد آزادی کے احساس سے جنم لیتا ہے۔

اسی طرح دوستی بھی حدود کے احترام کی متقاضی ہے۔ مخلص دوست ہماری خاموشی کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، مصروفیت کا احترام کرتا ہے اور ہمارے فیصلوں کو اپنی انا کا مسئلہ نہیں بناتا۔ تعلق اگر احساسِ ملکیت میں ڈھل جائے تو محبت اپنی لطافت کھونے لگتی ہے۔ دلوں کو قریب رکھنے کے لیے فاصلوں کا شعور بھی ضروری ہوتا ہے۔ یہ سمجھنا بھی بے حد ضروری ہے کہ حدود کا تعلق صرف اوروں سے نہیں اپنی ذات سے بھی ہے۔ ہم اپنی زندگی میں بہت سی ایسی عادتوں کو جگہ دے دیتے ہیں جو ہمارے وقت، ذہنی سکون اور صلاحیتوں کو آہستہ آہستہ نگل جاتی ہیں۔ بے مقصد مصروفیات، فضول گفتگو، منفی سوچ، ہر معاملے میں الجھ جانے کی عادت اور ہر ایک کو خوش رکھنے کی خواہش ہماری شخصیت کو منتشر کر دیتی ہے۔ جو شخص اپنی زندگی کے گرد نظم و ضبط کا حصار قائم کر لیتا ہے، اس کے خیالات میں ٹھہراؤ آ جاتا ہے، فیصلوں میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور زندگی بامقصد محسوس ہونے لگتی ہے۔ ہمارا مذہب بھی ہمیں توازن، عدل اور وقار کی تعلیم دیتا ہے۔ حقوق کی ادائیگی کے ساتھ اپنی عزت اور اپنی ذمہ داریوں کی حفاظت بھی اسی تعلیم کا حصہ ہے۔ نرم مزاجی، خوش اخلاقی اور درگزر یقیناً اعلیٰ اوصاف ہیں، مگر کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ان اوصاف سے ناجائز فائدہ اٹھائے۔ حکمت، اعتدال اور بصیرت ہی وہ راستہ ہے جو ہمیں انتہا پسندی سے محفوظ رکھتا ہے۔ حدود قائم کرنا دلوں کے درمیان دیواریں کھڑی کرنا نہیں ہے بلکہ دلوں کو ٹوٹنے سے بچانا ہے۔ یہ تعلقات میں فاصلے پیدا کرنے والا عمل نہیں ہے بلکہ اس سے تعلقات دیرپا ثابت ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ جو انسان اپنی ذات کی حفاظت کرنا سیکھ لیتا ہے، وہ اوروں کے حقوق کی حفاظت بھی زیادہ دیانت داری سے کرتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ عزت، سکون اور آزادی کی خواہش ہر دل میں یکساں طور پر موجود ہوتی ہے۔ زندگی کی پختگی اسی لمحے شروع ہوتی ہے جب ہم یہ جان لیتے ہیں کہ محبت کا مفہوم اپنی ذات کو مٹا دینا نہیں ہے بلکہ اپنی ذات کو سنوار کر اوروں کے لیے خیر کا ذریعہ بننا ہے۔ یہی شعور انسان کو باوقار بناتا ہے، انسانی تعلقات کو استحکام عطا کرتا ہے اور معاشرے میں ایسی فضا قائم کرتا ہے جہاں محبت بھی برقرار رہتی ہے اور انسانیت بھی محفوظ ہوتی ہے۔

ازدھام

نجم باگ

آج جمعہ ہے اور صبح ہی سے رم جھم چل رہی ہے فجر میں تو خوب موسلا دھار بارش تھی گہرا سیاہ لوپ زیب تن کر کے نماز جمعہ سے فراغت پائی ادھر ادھر سیاہ کالے کرتہ پاجامہ بہت زیب دے رہے ہیں گھر والے نالاں ہیں طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر مچلتی رہتی ہے دوپہر ہوتے ہوتے مطلع یکدم صاف تھا بلکہ تمازت شروع ہو چکی تھی

ہوٹل گل بہار میں بھنبھناہٹ بھری ہوئی تھی وسیع کشادہ ہال کی کم و بیش سیٹیں پر تھیں بیرے دوڑے پھر رہے تھے عام طور پر جمعہ کی شام یہی منظر رہتا ہے اندر جا کر ac سیکشن میں جھانک کر دیکھا وہ بھی کھچا کھچ بھرا ہوا تھا پلٹ کر نظر دوڑائی تو وہ دور کارنر سے اپنی طرف بلا رہے تھے سفاری سوٹ میں چہرہ پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی سلام کر کے باز و بیٹھ گیا پھر تو باتوں کا جو سلسلہ چل پڑا تو وقت سرعت سے رواں تھا چائے ریفریشمنٹ سب ہی کچھ تو ہو گیا تھا سنا رہے تھے بھابھی صاحبہ ڈاکٹر کی تجویز پر heal میں اڈمٹ ہیں ملال و شرمندگی ہوئی کہ ہم کیوں بے نیاز ہو رہے ہیں پر وہ بھی تو مطلع کرتے کل زرینہ کے ہمراہ دیکھ آؤنگا ماں جیسی ہی تو ہیں میرا بچپن ان کی شفقتوں سے مہکا ہوا تھا

ایک ہنگامی صورت حال ابھر آئی ہے شہر کے بے شمار مقامات پر اویرنیس کے پروگرام منعقد کیئے جا رہے ہیں گھر گھر تذکیر و تنبیہ کی جا رہی ہے کہ غفلت نہ اوڑھے رہیں جاگیں اور جگائیں اسٹریٹ لیڈرس کی بن آئی ہے قائد و رہنما کا چولہ کس لیا ہے آگہی سے زیادہ عدم تحفظ کا چرچا ہے وہ بھی بہت فکر مند ہے اور فکر مندی جھنجھلاہٹ میں ڈھل رہی ہے مجھ سے ملا تو بہت طیش میں تھا سب کو ہی لپیٹے میں لے رکھا تھا میں نے سمجھا کہ آزمائشی دور کی عمر قلیل ہوتی ہے اور صدیوں کی نیند کو یکلخت بیدار مغزی میں نہیں بھنا جا سکتا

اور پھر ہماری تاریخ تو عروج و زوال سے بھری ہوئی ہے

ایک طویل لائحہ عمل ہے جس سے گذرنا ناگذیر ہے اور حالات کو بدلنے کی اولین شرط یہ ہے کہ خود کو بدلیں انفرادی سطح پر بھی اجتماعی سطح پر بھی اور سب سے اہم بات یہ کہ افراد سے توقعات ہٹا کر رب سے وابستہ ہو جائیں اور ساری جاری جاہلیتوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے صاف سیدھی شاہراہ پر آ جائیں

ارے بھائی تمہیں تو آگہی ہے کہ تاریخ انسانی میں یونس ع کی قوم ہی وہ واحد قوم ہے کہ جس نے اجتماعی طور پر توبہ کی اور رب نے عذاب کا فیصلہ اٹھا لیا اسی شعور کو بڑے پیمانے پر بیدار کیئے بغیر چارہ کار نہیں ہے

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ تعلیم معاشی عروج خدمت خلق خوشگوار تعلقات عبادات میں استغراق اور مثبت تعمیری اور اصلاحی کاموں سے کنارہ کش ہو جائیں نہیں بلکہ توبہ استغفار کی اولیت کے ساتھ دیگر کام کرتے رہیں تب ہی رب کی تائید و نصرت سے فیض یاب ہوا جا سکتا ہے ہراساں اور دہشت زدہ ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے کہ حالات کے بدلنے میں وقت کوئی عنصر نہیں ہے

تم ٹھیک کہتے ہو

اصل میں یہ میڈیا اور سیاست کی ملی بھگت ہے اس سے ہوشیار رہنا وقت کا تقاضہ ہے

اور ہاں بہت دن ہوئے ملاقات نہیں ہوئی کیا مشاغل ہیں

نہیں کچھ خاص نہیں

سب اپنے اپنے بزنس و جاب میں جٹے ہوئے ہیں بیٹیاں اپنے سسرال میں مست حال ہیں میرے لیئے ہی وقت گذارنا کٹھن مرحلہ ہے

اب فرصت میں ہو

بالکل خیریت کہاں جانا ہے

کہیں خاص نہیں

ایک دو مکانوں میں ملاقات کرینگے اور پھر ہوٹل بھر جائے گی وہاں کچھ لوگوں سے افہام و تفہیم کرینگے

کیا کوئی خاص بات

نہیں ابھی جو باتیں تمہارے روبرو رکھیں اسی کو کتاب و سنت سے منقع کرینگے

بہت خوب یہ تو بہت اچھی بات ہے

ابھی مجھے ایک کام یاد آ گیا ہے

میں چلتا ہوں

میں ہونق سا اس کو دیکھتا رہا اور وہ سرعت سے چل دیا۔

کالونی میں بکیٹس گھڑے پلاسٹک کے ڈبوں کی لمبی قطار تھی اور واٹر ٹینکر سے ایک کے بعد دیگرے میں پانی انڈیلا جا رہا تھا لوگ شکایت کر رہے تھے کہ آدھا برتن ہی بھرا جا رہا ہے گھر میں داخل ہوا تو دیکھا بہوؤں اور بیٹوں پر طیش میں تھی کہ پانی کو بے فضول ضائع کیا جا رہا ہے میں نے کہا اطمینان رکھو صبح اچھی خاصی بارش ہوئی ہے بورویل کا واٹر لیول بڑھ جائے گا فرید کے خالی برتن لے آنے پر وہ برہم تھی

کیا کروں امی

سارا ٹینک خالی ہو گیا

آدھا ٹینکر تو کونسلر کی ٹینک میں ڈال دیا میں نے خود دیکھا ہے پھر ڈرائیور دو دو گھڑے بیچتا بھی ہے

اب تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ سارا پس منظر اہل ایمان کا ہے اور دروغ اور بدکرداری کا یہ حال ہے تو پھر بغیر توبہ کے حالات کیسے بدلینگے ہم تو زمین کا نمک ہیں محض خالی خالی باتوں کی لاف زنی سے کچھ نہیں ہوگا منقلب ہونا ایک ہی علاج ہے اور سب سر ہلا رہے تھے کاش قلب میں بھی اتر جائے تو کچھ بات بنے

باتیں تو تمہاری دل کو لگتی ہیں

پر یہ کیا ماجرا ہے کہ تبدیلی منفی ہی ہو رہی ہے

اسکی وجہ یہ ہے کہ نہ توافق ہے نہ تعاون نہ تصویق ہے اور توثیق اور نہ ہی منصوبہ بندی بلکہ مختلف گروہ ہیں جو متضاد راہ پر چل پڑے ہیں اور پھر تعلق ہے نہ تامل اور نہ ہی تال میل بلکہ بندگی کے شور میں خودسری جلوہ گر ہے ظاہری بات انتشار و ہزیمت کے مظاہرے ہیں

حالانکہ اسلوب بھی ہے کردار و واقعات اور مکالمات سے فضا سحر انگیز ہے پھر بھی شکایت ہے مطالعہ کو خیر باد کیئے عرصہ ہو چکا ہے اسلیئے کچھ کہنے سے بہتر ہے کہ اپنی خلاقیت سے ہی جڑے رہیں بس۔

شمالی ہند کی روحانی شخصیت حضرت حافظ شاہ جمال اللہ

مولانا محمد محفوظ قادری

اللہ رب العزت اپنے مقرب و محبوب بندے اولیاء کاملین کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی مقدس کتاب قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے "بیشک وہ (لوگ) جنھوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں، کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش رہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے" (قرآن) اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی ہدایت و رہنمائی کیلئے انبیاء کرام و مرسلین عظام کو جلوہ گر فرمایا۔ سب نے اپنے اپنے دور میں اللہ کے بندوں کی ہدایت و رہنمائی کا فریضہ بخوبی انجام دیا۔ ہمارے آخری نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس ہدایت و رہبری کے سلسلے کو جاری رکھنے کیلئے اولیاء کرام بھیجے گئے تا قیامت یہ سلسلہ ان کے ذریعہ جاری رہے گا۔ اللہ کے وہ خاص بندے جو اس کی ذات و صفات کی معرفت رکھتے ہیں اور اپنے رب کی عبادت و ریاضت میں لگے رہتے ہیں ان کو اللہ رب العزت اپنا قرب خاص عطا فرماتا ہے ان نیک بندوں کو اولیاء کاملین کہتے ہیں ان خوش نصیب بندوں کو نہ کسی قسم کا خوف ہوتا ہے اور نہ غم اور ان مقبولان بارگاہ سے عجیب و غریب کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں، یہ کرامتیں درحقیقت انبیاء کرام کے معجزات کی جھلک ہوا کرتی ہیں۔ یہ اولیاء کاملین اللہ کے محبوب بندے و مقربان بارگاہ ہوا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ذرہ برابر یہ گوارہ نہیں کہ کوئی ان کی شان میں گستاخی کرے، ان اولیاء صالحین کی تعریف و شان کو بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے تو اس کے ساتھ میرا اعلان جنگ ہے، بندۂ مومن جن چیزوں کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے سب سے زیادہ محبوب چیز وہ ہے کہ جو میں نے اس پر لازم کی ہے اور میرا بندہ فرائض و واجبات کے علاوہ بھی نوافل کی کثرت سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ میرا محبوب بندہ بن جاتا ہے اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن کے ذریعہ وہ سنتا ہے (یعنی اللہ کا ولی اللہ کے حکم کے خلاف نہیں سنتا ہے) اور میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں کہ جس سے وہ دیکھتا ہے (اللہ کا ولی وہی دیکھتا ہے جو اس کا رب چاہتا ہے) اور میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن کے ذریعہ وہ پکڑتا ہے (اللہ کے ولی کے ہاتھ ظلم و گناہ میں مبتلا نہیں ہوتے) اور میں اس کے قدم ہو جاتا ہوں جن کے ذریعہ وہ چلتا ہے (اللہ کے ولی کے قدم برائی کی طرف نہیں اٹھتے) اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ بھی عطا فرماتا ہوں۔ (صحیح بخاری) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف کو بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف کو بڑھتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف کو بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف کو بڑھتا ہوں، اور جب وہ دو ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ (مسلم شریف) اولیاء کرام کے مقام کو ظاہر کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب اللہ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور ان سے فرماتا ہے کہ میں فلاں (بندے) سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جبریل علیہ السلام آسمان پر ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں (بندے) سے محبت فرماتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر اس بندے کی (محبت و مقبولیت) زمین پر رہنے والوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) ناپسند فرماتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے میں فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہوں تم اسے ناپسند کرو پھر جبریل علیہ السلام بھی اسے پسند نہیں کرتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے کو پسند نہیں فرماتا ہے تم بھی اسے پسند نہیں کرو پھر وہ بھی اسے پسند نہیں کرتے ہیں، پھر اس بندے کیلئے زمین والوں کے درمیان بھی نفرت رکھ دی جاتی ہے۔ (مسلم شریف) الغرض اولیاء کاملین میں شمالی ہندوستان کے خطۂ روہیل کھنڈ کے ایک ممتاز و روحانی بزرگ حضرت سیدنا حافظ شاہ جمال اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کا اسم مبارک سید محمد محی الدین، لقب جمال اللہ، آپ کے القاب محی سنن نبویہ، مروج شریعت، قطب ارشاد، قیم طریقت، غوث زماں، قطب عالم، حافظ سید محی الدین اور سلطان الاولیاء جیسے القاب سے آپ مشہور ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت سید سلطان شاہ المعروف محمد روشن تھا۔ آپ کی ولادت لاہور کے مضافات میں قصبہ گجرات شاہ دولہ (پنجاب) میں ہوئی۔ ولادت کے چند دن بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا لعاب دہن آپ کے منہ میں دیا۔ اور حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو تلقین فرمائی چنانچہ اس بابرکت لعاب دہن اور مقدس تلقین کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ آپ کی حالت میں بے خودی کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔

تعلیم و تربیت: کچھ عرصہ بعد آپ وزیر آباد تشریف لے آئے یہاں پر ایک صاحب کشف و کرامات بزرگ رہا کرتے تھے جن سے بے شمار کرامات صادر ہو چکی تھیں آپ نے بچپن ہی میں ان کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ ان ہی بزرگ محترم نے آپ کے احوال پر توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ "اے جمال اللہ تمہارا حصہ ہندوستان میں تیار رکھا ہے وہ ایک نعمت اور امانت ہے جلدی جا کر اس نعمت کو حاصل کرو تمہارے فیض سے ایک عالم فیضیاب ہوگا" ان بزرگ نے آپ کو کچھ اذکار معمولہ کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ چنانچہ آپ ان بزرگ کامل کے حکم کے مطابق وزیر آباد سے روانہ ہو کر ہندوستان کے دار السلطنت دہلی تشریف لے آئے اور یہاں پر ایک ویران مسجد کو آباد کیا، خدا کے اسی پاک گھر میں رہ کر خدا کی عبادت میں وقت گزارنے لگے، یہاں پر آپ نے ایک فقیہ درویش صفت عالم دین جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے وابستہ تھے، سے فقہ کی کتابیں پڑھیں اور جلد ہی دینی علوم میں کامل و اکمل ہو گئے۔ اسی زمانہ میں آپ نے مجاہدہ نفس شروع کر دیا تھا روزانہ دو قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے۔ آپ استاد محترم کے بے حد اصرار اور تقاضے پر تیسرے دن ایک مٹھی جو لیتے غذا کے واسطے اس سے قوت لایموت حاصل کرتے۔ آپ کا محبوب مشغلہ دین کی تعلیم حاصل کرنا، قرآن عظیم کی تلاوت کرنا، دیگر عبادات و ریاضات میں وقت گزارنا تھا۔ آپ کے استاد محترم حضرت خواجہ سید قطب الدین اشرف حیدر حسین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص تھے اس لئے استاد محترم آپ کے سامنے اپنے مرشد کا ذکر فرماتے رہتے تھے۔ فرماتے کہ مرید کو اس پر ترجیح ہے جس کا کوئی پیر نہ ہو۔ لیکن میں (حافظ صاحب) خود ہی کے ذریعہ خدا تک رسائی حاصل کرنے کا تصور رکھتا تھا اس لئے استاد کے اس قول کی طرف میری توجہ مائل نہیں ہوتی بلکہ یہ بات ناپسندی معلوم ہوتی تھی اور دل میں خیال آتا کہ اس ریاضت سے زیادہ، ریاضت کیا ہو سکتی ہے اس لئے ہر کسی کا احسان لیکر کیا فائدہ اور ہر کسی کی منت پذیری کی کیا ضرورت ہے۔ اس وجہ سے استاد محترم کے حکم کے خلاف دن گذر رہے تھے۔ انہیں ایام میں ایک شب جو کہ "لیتہ القدر خیر من الف شہر" (قرآن) کی طرح روشن تھی، اس رات میں حسب معمول تلاوت قرآن میں مشغول تھا کہ مردان خدا میں سے کسی نے ازروئے کرامت نزول کر کے مسجد میں جو مسدود الابواب تھی میں خطاب کیا "کہ اے جمال اللہ! اگرچہ تلاوت قرآن عظیم کمال عبادت ہے مگر بغیر کسی شیخ کامل سے بیعت کئے ہوئے ولایت محال ہے" عبادت میں لذت و سرور کیلئے شیخ کامل سے بیعت ضروری ہے۔ یہ سن تے ہی آپ کی حالت میں عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی اور آپ فوراً، اپنے استاد محترم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کی کہ خدارا مجھے جلد اپنے پیر و مرشد کی خدمت لے چلیں استاد محترم نے جواب دیا کہ اب رات کا وقت ہے انشاء اللہ صبح چلیں گے یہ سن کر آپ کی طبیعت پر بے قراری غالب آگئی اور رات کا گزارنا مشکل ہو گیا۔ صبح ہوتے ہی استاد محترم کے ہمراہ حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے دیکھا کہ حضرت سید قطب الدین اشرف حیدر حسین رحمۃ اللہ علیہ وہاں گوشہ نشین تھے۔ استاد محترم نے آپ کے حالات سے اُن کو آگاہ کیا۔ حضرت قطب الدین صاحب نے آپ کو استخارہ کا مشورہ دیکر رخصت کر دیا۔ حضرت حافظ صاحب نے اسی رات استخارہ کیا اور صبح کو پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت قطب الدین صاحب نے آپ کو دیکھتے ہی بنا کچھ معلوم کئے شرف بیعت سے نوازہ۔ بیعت حاصل کرنے کے بعد سب کچھ چھوڑ کر آپ نے پیر و مرشد کی خدمت بابرکت میں رہنا شروع کر دیا اگر حکم ہوتا تو بیٹھ جاتے ورنہ مرشد کے ادب و احترام میں کھڑے رہتے اور آپ کی نظر چہرۂ مرشد سے اِدھر اُدھر کو نہیں ہٹتی اگر ہٹ جاتی تو مرشد معظم فوراً ٹوک دیتے۔ آپ کی اس حالت کو ایک مدت گزر گئی بقول اکثر بارہ سال اور بقول بعض چوبیس سال یا کچھ کم۔ تو ایک روز قطب الاقطاب (مرشد معظم) نے تنہائی میں فرمایا کہ "جمال اللہ تمہاری خدا شناسی و خدا رسی بہت بلند مرتبہ پر پہنچ گئی ہے اور تمہاری کثرت ریاضت، منعم حقیقی کے فیض و کرم اور اس کے فرمان کے تحت "ان اللّٰہ لایضیع اجر المحسنین" (قرآن) دوسرا فرمان الٰہی "من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا" (قرآن) ضائع اور رائیگاں نہیں ہے" ہماری طبیعت بھی آپ کے احوال کی طرف نہایت متوجہ ہے اس لئے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم کو دست غیب یا طریقہ کیمیا تعلیم کر دیا جائے تاکہ تلاش معاش مانع نہ ہو۔ جب حضرت قطب الاقطاب نے انعام کے طور پر یہ کلام ارشاد فرمایا تو حضرت حافظ صاحبؒ نے عرض کی کہ بندے کی خواہش مرشد سے صرف ذات مرشد ہے، روزی کیلئے اللہ کی ذات پر توکل کافی و وافی ہے۔ افسوس! کہ بندے نے حضرت کی تمنا میں اپنے آپ کو خاک کر دیا اور حضرت کا دریائے جود و سخا جوش میں آیا تو کیمیا کی خاک میرے سر پر ڈال دی۔ جناب اشرف حیدر حسین صاحبؒ کو اپنے محبوب نظر کی زبان سے نکلے ہوئے یہ الفاظ اس قدر پسند آئے کہ گویا عطائے ولایت اعظم، اجازت، وخلافت اتم ان ہی حسین و بے بدل جملوں پر موقوف تھی۔ شیخ کامل محمد اشرف حیدر حسین صاحبؒ فوراً اٹھے اور منظور نظر حضرت حافظ صاحبؒ کو سینے سے لگا کر مرحبا و آفریں فرمایا اور اس وقت جسم لطیف پر قطب الاقطاب جو لباس پہنے ہوئے تھے حضرت حافظ شاہ جمال اللہ صاحبؒ کو مرحمت فرما کر ارشاد فرمایا کہ "تو ہمارا ہے اور ہم تیرے ہیں" اور اپنے خلفائے قدیم کو حکم دیا کہ حافظ شاہ جمال اللہ سے بیعت تازہ کر لیں۔ اس کے بعد حضرت قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت حرمین شریفین کا ارادا فرمایا کیونکہ حضرت کی آخری آرام گاہ اللہ کی طرف سے جنت البقیع مقرر تھی۔ آپ نے حضرت حافظ صاحبؒ کو مصطفیٰ آباد عرف رامپور جو مضافات صوبہ "کٹھیر" میں شامل ہے کی طرف روانہ کر دیا۔ آپ سفر کرتے ہوئے مصطفیٰ آباد (رامپور) تشریف لے آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ رامپور میں آپ ایک مدت تک نواب فیض اللہ خاں بہادر کے لشکر میں شامل رہ کر اپنی مشیخت و طریقت کی نعمت عظمیٰ، ومفاخرت کبریٰ کو لباس سپہ گری میں چھپائے رکھتے تھے اور اخفائے راز الٰہی کی غرض سے اپنے آپ کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے اس وجہ سے حضرت حافظ صاحبؒ کے مقام کو کوئی سمجھ نہ سکا۔ لیکن قطب الاقطاب حضرت محمد اشرف حیدر حسین صاحبؒ دار الخلافہ (شاہ جہاں آباد سے) حضرت حافظ صاحب کو مسلسل خطوط ارسال فرماتے رہے کہ اپنی بزرگی و مقام اور مرتبہ کو اللہ کے بندوں کے سامنے ظاہر کرو۔ کیونکہ ہم نے آپ کو اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے صوبہ کٹھیر کی طرف روانہ کیا ہے نہ کہ بزرگی و مقام اور مرتبہ کو چھپانے کیلئے۔ قطب الاقطاب اشرف حیدر حسین صاحبؒ کو یہ چاہت بہت زیادہ تھی کہ حافظ شاہ جمال اللہ صاحب اپنے مقام و مرتبہ کو ظاہر کریں۔ حضرت حافظ صاحبؒ بھی اس حکم کو پورا کئے بغیر نہ رہ سکے اتفاق سے ایک روز دن کا کچھ حصہ باقی تھا کہ حضرت حافظ صاحب معمول کے مطابق بازار میں "نواب دروازہ" کے سامنے کھڑے تھے ایک بین بجانے والا دل سوز انداز میں بین بجا رہا تھا اس بین کی آواز سن کر اک دم حضرت پر ایسا اثر ہوا کہ آپ پر بے خودی سی طاری ہو گئی اور اس جوش و خروش میں اپنی حالت کو پوشیدہ رکھنے کیلئے ایک شخص کے مکان کی طرف روانہ ہوئے کہ جس سے ملازمت کے ذریعہ تعلق تھا، حضرت کا اپنا کوئی ذاتی مکان نہیں تھا۔ اپنا گھر آباد کرنے سے آپ کو ایسی بے زاری تھی کہ گھر کی تہمت بھی آپ نے گوارہ نہیں کی۔ جب حضرت حافظ صاحب رسالدار کے مکان کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں جو کوئی بھی جانور سامنے آتا تو وہ آپ کی تاب نہ لا کر زمین پر گر کر لوٹنے لگتا نہ جانے کتنی بھینسیں اور گھوڑے مع سواروں کے بسمل کی طرح مچلتے گئے۔ اسی تھوڑی سی مسافت میں جو بازار اور رسالدار کے مکان کے درمیان واقع تھی جو بھی سامنے آیا بے تاب ہو گیا۔ یہ کرامت حضرت حافظ صاحبؒ کی بزرگی و مقام، اور آغاز شہرت کو ظاہر کرنے کا سبب بنی۔ اور قطب الاقطاب حضرت محمد اشرف حیدر حسین صاحبؒ کی خواہش بھی پوری ہوئی اپنے محبوب نظر سے۔ حضرت حافظ صاحبؒ کو دنیادار بادشاہوں کی طرح سیر و شکار کا بھی بہت شوق تھا چنانچہ بارہا جنگل میں ایسا اتفاق ہوا کہ جنگلی شیر اس اللہ کے شیر کے سامنے آ گیا اور گستاخانہ طریقہ پر دونوں پنجے اٹھا کر جنگ کیلئے تیار ہو گیا جب حضرت نے اس کی اس حرکت کو دیکھا تو آپ نے نعرۂ حیدری (یا علی) بلند کیا جو آپ کا موروثی نعرہ تھا آپ کی زبان مبارک سے یہ نعرہ سن تے ہی وہ وحشی شیر زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اسی طرح ایک اور واقعہ پیش آیا کہ ایک شیر سامنے سے ظاہر ہوا اور آہستہ آہستہ حضرت کی طرف بڑھنے لگا جب قریب آیا تو آپ کے ساتھ خدام پر ہیبت سی طاری ہو گئی، خدام نے شور کیا کہ اے وحشی کہاں آتا ہے حضرت نے ممانعت کرنے سے منع فرمایا کیونکہ شیر خود اللہ کے شیر (حافظ صاحب) کی زیارت کا مشتاق تھا۔ شیر بہت ہی اطمنان کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اور اپنا منھ حضرت کے چہرۂ مبارک کے قریب لا کر اس گنجینۂ عرفاں اور گلدستۂ ایماں کی شمیم روح پرور سے اپنی جان کو معطر کیا۔ ایک خادم نے مزاح کے طور پر اپنے نیزے کی نوک شیر کے سر پر ماری لیکن وہ شیر (حضرت کی بارگاہ کا ادب و احترام کرتے ہوئے) بغیر کچھ کہے واپس چلا گیا۔ الغرض آپ اتباع سنت کے مطابق ہی اپنے تمام کاموں کو انجام دیتے تھے اعمال ظاہری و باطنی میں درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ آپ کا دل عشق الٰہی سے معمور اور حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پُر تھا۔ ظاہری حیات میں ایک کثیر خلقت نے آپ سے فیض حاصل کیا، اور بعد وصال اللہ رب العزت نے اس فیض باطنی میں خوب اضافہ فرمایا اور یہ فیض برصغیر پاک و ہند میں چاروں طرف پھیلا اور مخلوق خدا اس فیض سے فیضیاب ہو رہی ہے اور صبح قیامت تک ہوتی رہے گی (انشاء اللہ)۔ بہرحال آپ کی ذات مبارک سے مخلوق خدا کو خدا تک رسائی ملی، معرفت خداوندی کو حاصل کرنے والے دور دراز سے آ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور فیوضات ظاہری و باطنی سے اپنے خالی دامنوں کو بھر کر اپنے علاقوں کی طرف رخصت ہوتے۔ شاہ و گدا امیر و غریب سب آپ کی چوکھٹ کے غلام بنے، حتیٰ کہ نوابان رامپور نے بھی آپ کی ہمیشہ بے حد تعظیم و توقیر کی اور بڑی عقیدت و احترام کا آپ کے ساتھ سلوک کیا۔ خصوصاً نواب فیض اللہ خاں صاحب نے جو آپ کے حلقہ ارادت میں داخل تھے آپ کی بہت عزت و تکریم کرتے تھے اور بے پناہ عقیدت و محبت کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ کی خدمت میں حاضری کو راہ نجات تصور کیا کرتے تھے۔ آپ نے بھی اہل رامپور سے بے پناہ محبت و شفقت فرمائی۔ اور اہل رامپور ہی کیا بلکہ یہاں کہ ذرہ ذرہ پر آپ کے بے پناہ احسانات و عنایات ہیں۔ آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کی روحانی توجہات عالیہ کے مبارک اثرات آج تک اہل رامپور پر ظاہر ہیں اس کی مثال رامپور دوسری جگہوں کے مقابلہ میں آج بھی فتنے و فسادات اور دیگر خرافات سے محفوظ ہے۔ اللہ رب العزت اپنے کرم خاص اور حضرت حافظ شاہ جمال اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے اہل رامپور کو ہمیشہ امن و امان میں رکھے۔ اور ساتھ ہی ملک کے تمام مسلمانوں کو سکون کی زندگی نصیب فرمائے۔ آپ کے خلفاء: آپ نے تمام زندگی مجردانہ بسر کی لہٰذا کوئی اولاد نسبی نہیں چھوڑی، البتہ روحانی اولاد میں آپ کے بہت سے خلفاء ہوئے، ان میں سے آپ کے خلیفہ اکبر و جانشین اعظم حضرت سیدنا فیض بخش شاہ درگاہی محبوب الٰہیؒ رامپور یوپی کو جو شہرت حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی اور یہ فیض آپ کے خلفاء کے ذریعہ برصغیر پاک و ہند کی سرحدوں کو پار کرتے ہوئے دوسرے ممالک تک پہنچا جیسا کہ بنگلہ دیش، افغانستان، سری لنکا، برما، بخارا، ایران، ترکی، سمرقند اور ملک عرب تک آپ کے خلفاء کی رسائی ہے۔

وصال: آپ کا وصال 3 صفر المظفر 1209ھ مطابق 30 اگست 1794ء کو رامپور میں ہوا۔ اور رامپور شہر کے محلہ باجوڑی ٹولہ میں آپ کا مزار مقدس بنا جو آج تک مرجع خلائق بنا ہوا ہے اور صبح قیامت تک بنا رہیگا۔ (انشاء اللہ)۔ اللہ رب العزت اپنے اس محبوب بندے کے ظاہری و باطنی فیوض و برکات سے اپنے بندوں کو خوب فیضیاب فرمائے۔ آمین

9759824259

وانگچک کی تحریک کو کانگریس کی حمایت، پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ

جنتر منتر پر سونم وانگچک سے پون کھیڑا کی ملاقات، صحت کو لے کر فکر مندی ظاہر کی، کانگریس لیڈر نے حکومت کو غیر حساس قرار دیا

نئی دہلی۔(ایجنسی) نیٹ پیپر لیک معاملہ پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے گزشتہ 20 دنوں سے ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کا غیر معینہ بھوک ہڑتال جنتر منتر پر جاری ہے۔ آج ان سے کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے ملاقات کی۔ یہ پہلی بار ہے جب سونم وانگچک سے ملاقات کے لیے کانگریس کا کوئی بڑا لیڈر جنتر منتر پہنچا ہے۔ اس ملاقات کے دوران پون کھیڑا نے سونم وانگچک کے مطالبات پر کانگریس کی حمایت کا اظہار کیا۔ اس ملاقات کے بعد پون کھیڑا نے مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ ”ہم سب سونم وانگچک کی صحت کو لے کر فکر مند ہیں۔ ہم سب ایک انتہائی غیر حساس حکومت سے لڑ رہے ہیں، جو جمہوری زبان نہیں سمجھتی۔ ایسی حکومت کے سامنے احتجاج کا طریقہ بدلتے رہنا چاہیے۔ اس حکومت کے خلاف اپنی جان خطرے میں ڈالنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔“ دراصل سونم وانگچک کی طبیعت دن بہ دن بگڑتی جا رہی ہے اور ڈاکٹروں نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ وہ بھوک ہڑتال ختم نہیں کریں گے تو کچھ جسمانی اعضا فیلیور ہو سکتے ہیں۔

سونم وانگچک سے ملنے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے پون کھیڑا نے کہا کہ ”ہم ’چھاتروں کی گونج‘ نام سے ایک مہم چلا رہے ہیں۔ ہمارے لوگ سڑکوں، کیمپس اور ہر جگہ اس مسئلے کو فعال طور پر اٹھا رہے ہیں۔ ہم صرف دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ نہیں کر رہے، بلکہ امتحانات میں شفافیت کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں۔“ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی مستقل طلبا کے اہم ایشوز کو اٹھا رہے ہیں۔ خاص طور سے پیپر لیک اور امتحانات میں بے ضابطگی کے خلاف آوازیں اٹھائی جا رہی ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ کانگریس لیڈر پون کھیڑا سے قبل پارٹی کے سینئر لیڈر کے سی وینوگوپال بھی گزشتہ روز اپنے ایک بیان میں سونم وانگچک کی حمایت کا اعلان کر چکے ہیں۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری بیان میں لکھا تھا کہ ”کانگریس گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے (وزیر تعلیم کے استعفیٰ کا) یہ مطالبہ کر رہی ہے۔ خصوصاً نظامِ امتحان کے پوری طرح سے ٹوٹ جانے اور مودی حکومت میں جوابدہی کی کمی کو لے کر وانگچک جی جو درد اور غصہ محسوس کر رہے ہیں، اس میں ہم بھی ان کے ساتھ ہیں۔“ انھوں نے یہ بھی لکھا کہ ”وانگچک کی صحت کو دیکھتے ہوئے ہم ان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی بھوک ہڑتال ختم کریں۔ وہ جو فکر کر رہے ہیں، اس کی فکر ہمیں بھی ہے اور دوسری اپوزیشن پارٹیوں کو بھی ہے۔ بھروسہ رکھیے، ہم مودی حکومت کی مخالفت جاری رکھیں گے اور وزیر تعلیم کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے رہیں گے۔“

واضح رہے کہ سونم وانگچک کی جان کو لاحق خطرہ کے بعد سماجوادی پارٹی اور عام آدمی پارٹی سمیت کئی سیاسی پارٹیوں کے لیڈران نے اپنے بیان میں مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ اب کانگریس لیڈر پون کھیڑا کی سونم سے ملاقات کئی معنوں میں اہم تصور کی جا رہی ہے۔ گزشتہ 3 ہفتوں میں شیوسینا یو بی ٹی، ترنمول کانگریس، سی پی آئی، سی پی آئی-ایم ایل اور آر جے ڈی لیڈران کی طرف سے بھی وانگچک کی حمایت میں بیانات آ چکے ہیں۔

اسمبلی احاطے میں سونم وانگچک کی حمایت میں ممتا بنرجی حامی ترنمول اراکین اسمبلی کا احتجاج

کولکاتا، (یو این آئی) مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے حامی ترنمول کانگریس کے اراکینِ اسمبلی اور رہنماؤں نے جمعہ کے روز مغربی بنگال اسمبلی کے احاطے میں بابا صاحب ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے مجسمے کے قریب دھرنا دیا اور مطالبہ کیا کہ مرکزی حکومت ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کی بھوک ہڑتال کے معاملے میں فوری مداخلت کرے۔ مظاہرین نے ہاتھوں میں پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے اور مرکز سے مطالبہ کیا کہ گزشتہ 19 دنوں سے غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر بیٹھے سونم وانگچک سے فوری بات چیت شروع کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ان کی صحت کے ساتھ کسی بھی قسم کی لاپروائی نہ برتی جائے۔ اس احتجاج میں ممتا بنرجی حامی ترنمول کانگریس کے کئی سینئر رہنما شریک ہوئے، جن میں شوبھندیب چٹوپادھیائے، سابق اسپیکر بیمان بنرجی، اشوک دیب، کنال گھوش، الیفہ احمد، بینا منڈل، رکبان الرحمان، بابر علی اور اسیما پاترا شامل تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے شوبھندیب چٹوپادھیائے نے سونم وانگچک کی تحریک پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والی مرکزی حکومت کی خاموشی پر شدید تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ ”سونم وانگچک ماحولیات اور تعلیم سے متعلق مسائل کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

سونم وانگچک کی بھوک ہڑتال پورے ملک کے نوجوانوں کی تشویش کی علامت ہے: کماری شیلجہ

ہریانہ کی سرسا لوک سبھا نشست سے کانگریس رکن پارلیمنٹ کماری شیلجہ نے کہا ہے کہ سماجی کارکن سونم وانگچک گزشتہ 19 دنوں سے دہلی میں جو بھوک ہڑتال کر رہے ہیں، وہ صرف ایک فرد کی تحریک نہیں بلکہ ملک کے لاکھوں طلبہ اور نوجوانوں کی اس تشویش کی علامت ہے جو مسلسل پرچہ لیک ہونے، امتحانی نظام کی خامیوں اور جوابدہی کے فقدان کے باعث اپنے مستقبل کے بارے میں فکر مند ہیں۔ کماری شیلجہ نے کہا کہ نوجوانوں کا اعتماد کسی بھی جمہوری نظام کا سب سے بڑا سرمایہ ہوتا ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ شفاف، غیر جانبدار اور منصفانہ امتحانی نظام کو یقینی بنائے۔ انہوں نے کہا کہ پرچہ لیک ہونے اور امتحانی نظام میں مسلسل سامنے آنے والی خامیوں کا سب سے زیادہ نقصان ان طلبہ کو اٹھانا پڑتا ہے جو محنت اور دیانت داری سے اپنی تیاری کرتے ہیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے الزام لگایا کہ قصورواروں کے خلاف مؤثر کارروائی نہ ہونے کی وجہ سے نوجوانوں کا اعتماد کمزور پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی مسلسل طلبہ کے حقوق کی آواز بلند کر رہے ہیں اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کی جوابدہی طے کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کانگریس گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے طلبہ اور نوجوانوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے اور امتحانی نظام میں جامع اصلاحات اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی ہونے تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

کیرالہ وقف بورڈ معاملہ

ہائی کورٹ کے عبوری حکم کے خلاف ریاستی حکومت سپریم کورٹ سے رجوع

سپریم کورٹ نے درخواست پر آئندہ ہفتے سماعت کرنے پر اتفاق کیا

نئی دہلی: (ایجنسی) کیرالہ حکومت نے کیرالہ ہائی کورٹ کے اس عبوری حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے، جس میں ریاستی وقف بورڈ کو اہم فیصلے لینے، بڑے مالی اخراجات کرنے اور پالیسی نوعیت کے فیصلے کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ جمعہ کو یہ معاملہ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی میں قائم بینچ، جس میں جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا بھی شامل تھے، کے سامنے فوری سماعت کے لیے پیش کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے درخواست پر آئندہ ہفتے سماعت کرنے پر اتفاق کیا ہے اور امکان ہے کہ یہ معاملہ 20 جولائی کو سماعت کے لیے درج ہوگا۔

واضح رہے کہ رواں ماہ کے آغاز میں کیرالہ ہائی کورٹ نے وقف بورڈ کی موجودہ تشکیل کو چیلنج کرنے والی متعدد مفادِ عامہ کی درخواستوں (پی آئی ایل) کی سماعت کے دوران عبوری حکم جاری کیا تھا۔ عدالت نے ہدایت دی تھی کہ جب تک ان درخواستوں پر حتمی فیصلہ نہیں ہو جاتا، وقف بورڈ کوئی بڑا انتظامی یا پالیسی فیصلہ نہیں کرے گا، نہ ہی کسی بڑے سرمایہ جاتی منصوبے یا مالی اخراجات کی منظوری دے سکے گا، الا یہ کہ عدالت سے پیشگی اجازت حاصل کی جائے۔ ہائی کورٹ نے اپنے ابتدائی مشاہدے میں کہا تھا کہ وقف بورڈ کی موجودہ تشکیل بادی النظر میں وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کی دفعہ 14 کے مطابق نہیں دکھائی دیتی۔ اس دفعہ کے تحت ہر ریاستی وقف بورڈ میں کم از کم دو غیر مسلم اراکین کی شمولیت لازمی قرار دی گئی ہے۔ عدالت نے مزید حکم دیا تھا کہ عبوری مدت کے دوران کیرالہ وقف بورڈ ریاستی حکومت کے اس جوائنٹ سکریٹری کی نگرانی اور انتظامی سپروژن میں کام کرے گا جو وقف امور کے ذمہ دار ہیں۔ کیرالہ حکومت نے سپریم کورٹ میں دائر اپنی درخواست میں ہائی کورٹ کے اس عبوری حکم کو چیلنج کرتے ہوئے اس پر نظر ثانی کی استدعا کی ہے۔ اب سپریم کورٹ آئندہ ہفتے اس معاملے کی سماعت کرے گی، جہاں یہ طے ہوگا کہ ہائی کورٹ کا عبوری حکم برقرار رہے گا یا اس میں کوئی تبدیلی کی جائے گی۔

خواتین ریزرویشن کے نام پر حد بندی بل لایا گیا تو کانگریس کرے گی پرزور مخالفت: تیواری

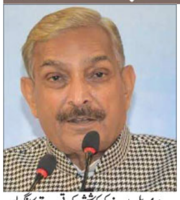

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا میں نائب قائدِ حزبِ اختلاف مسٹر پرمود تیواری نے کہا ہے کہ اگر مرکزی سرکار ’خواتین ریزرویشن بل‘ کے نام پر حد بندی بل لانے کی کوشش کرتی ہے تو کانگریس اس کی پرزور مخالفت کرے گی۔ مسٹر تیواری نے جمعہ کو ایک بیان جاری کر کے کہا کہ کانگریس خواتین ریزرویشن کی حمایت میں پہلے بھی تھی، آج بھی ہے اور مستقبل میں بھی رہے گی لیکن خواتین کے ریزرویشن کے نام پر کسی دوسرے ایجنڈے کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کو حد بندی بل پر الگ الگ سیاسی جماعتوں سے الگ الگ بات چیت کرنے کے بجائے آل پارٹی میٹنگ بلانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس میٹنگ میں حد بندی سے جڑے تمام پہلوؤں پر تفصیلی بحث ہونی چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ کانگریس کی جانب سے پہلے بھی اس سلسلے میں خط بھیجا گیا تھا اور اب کانگریس صدر و راجیہ سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف کھرگے اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے بھی وزیر اعظم کو خط لکھ کر آل پارٹی میٹنگ بلانے کی درخواست کی ہے۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے پاس پہلے بھی لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اکثریت نہیں تھی، نہ آج ہے اور نہ مستقبل میں رہے گی۔ انہوں نے دہرایا کہ کانگریس خواتین ریزرویشن کے حق میں پوری مضبوطی سے کھڑی ہے لیکن اگر سرکار خواتین ریزرویشن بل کے نام پر حد بندی بل لانے کی کوشش کرتی ہے تو کانگریس اس کی سخت مخالفت کرے گی۔ انہوں نے سرکار سے اس اہم موضوع پر وسیع سیاسی اتفاقِ رائے پیدا کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

آسارام کی عبوری ضمانت پر سپریم کورٹ سخت، راجستھان حکومت سے طبی رپورٹ طلب

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے نابالغ لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی کے مقدمے میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے آسارام کی عبوری ضمانت کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے راجستھان حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ ان کی طبی حالت سے متعلق تازہ رپورٹ عدالت میں پیش کرے۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ اگر طبی رپورٹ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آسارام کی صحت واقعی تشویشناک ہے تو علاج کی غرض سے محدود مدت کے لیے عبوری ضمانت دینے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ آسارام نے خراب صحت کا حوالہ دیتے ہوئے سپریم کورٹ سے کچھ عرصے کے لیے عبوری ضمانت دینے کی درخواست کی ہے۔ سماعت کے دوران عدالت نے کہا کہ وہ اس بات کو یقینی بنانا چاہتی ہے کہ کسی بھی قیدی کو صحت کے معاملے میں مناسب طبی سہولیات میسر ہوں اور اگر واقعی طبی بنیادیں موجود ہوں تو قانون کے دائرے میں مناسب فیصلہ کیا جا سکے۔

راجستھان حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سالیسیٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ فی الحال آسارام کی صحت کی حالت مستحکم ہے۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً تین ماہ قبل آسارام ایودھیا اور کاشی وشوناتھ کے دورے پر گئے تھے، جہاں انہوں نے پیدل چل کر مختلف مقامات کے درشن کیے تھے، جس سے ان کی جسمانی حالت کے بارے میں بعض سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ تشار مہتا نے عدالت کو یقین دہانی کرائی کہ حکومت متعلقہ حکام سے آسارام کی تازہ طبی رپورٹ اور دیگر ضروری معلومات حاصل کر کے مقررہ وقت کے اندر عدالت کے سامنے پیش کرے گی۔ اس کے بعد ہی ان کی صحت سے متعلق حقیقی صورت حال واضح ہو سکے گی۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ اگر طبی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ آسارام کی حالت سنگین ہے تو عدالت نہیں چاہتی کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی ناخوشگوار صورت حال پیش آئے۔ اسی لیے ضرورت پڑنے پر صرف علاج کے مقصد سے محدود مدت کے لیے عبوری ضمانت دینے کے امکان پر غور کیا جا سکتا ہے۔

عدالت نے راجستھان حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ 21 جولائی تک اپنا جواب اور طبی رپورٹ داخل کرے۔ اس رپورٹ کا جائزہ لینے کے بعد ہی سپریم کورٹ آسارام کی عبوری ضمانت کی درخواست پر کوئی حتمی فیصلہ کرے گی۔ واضح رہے کہ سال 2013 میں جودھ پور واقع اپنے آشرم میں ایک نابالغ لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی کے الزام میں آسارام کو یکم ستمبر 2013 کو گرفتار کیا گیا تھا۔ طویل عدالتی کارروائی کے بعد اپریل 2018 میں جودھ پور کی خصوصی عدالت نے انہیں قصوروار قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ اس کے بعد سے وہ جیل میں قید ہیں۔

’تھری ایڈیٹس‘ سونم وانگچک پر مبنی فلم نہیں تھی

عامر خان کی وضاحت، وانگچک کی بھوک ہڑتال پر تشویش کا اظہار کیا

نئی دہلی: بالی ووڈ اسٹار عامر خان نے کہا کہ فلم ’3 ایڈیٹس‘ میں ان کا کردار سماجی کارکن و سائنسدان سونم وانگچک پر مبنی نہیں تھا، اداکار نے اسے ایک ’غلط فہمی‘ قرار دیتے ہوئے کارکن کی بھوک ہڑتال پر تشویش کا اظہار کیا۔ خان نے لندن انڈین فلم فیسٹیول میں سوال و جواب کے سیشن میں شرکت کی، جہاں انہیں ایک رپورٹر نے وانگچک کے احتجاج پر کچھ بولنے کے لیے کہا۔ کیونکہ کئی ویڈیو انٹرنیٹ پر وائرل ہیں جس میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ عامر خان کی بلاک بسٹر ہٹ رہی تھری ایڈیٹس میں اداکار کا کردار سونم وانگچک پر مبنی ہے۔

3 ایڈیٹس کو راجکمار ہیرانی نے ڈائریکٹ کیا تھا اور اسے 2009 میں ریلیز کیا گیا تھا۔ اس میں عامر خان نے فنسکھ وانگڈو (رینچو) کا کردار ادا کیا تھا۔ خان نے کہا کہ فلم بنانے کے دوران نہ تو وہ اور نہ ہی فلم کے مصنف وانگچک کے بارے میں جانتے تھے۔ عامر خان نے کہا، ”نہیں، یہ حقیقت میں درست نہیں ہے۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ میں مسٹر سونم کے بارے میں اس وقت نہیں جانتا تھا جب ہم یہ فلم 3 ایڈیٹس کر رہے تھے۔۔۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ نہ راجو اور نہ ہی ابھیجیت، فلم کے مصنف اور نہ ہی مجھے۔ ہم مسٹر سونم کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ تاہم، سونم جو کچھ کر رہے ہیں وہ ہر صورت میں اچھا کام ہے، ضروری نہیں ہے کہ وہ 3 ایڈیٹس کے کردار پر مبنی ہوتا کہ ہم ان کے کام کی عزت کریں۔ وانگچک کے بارے میں خبریں منگل کو اس وقت منظر عام پر آئیں، جب فلم میں ایک کردار ادا کرنے والے اومی ویدیا نے اپنے ایکس ہینڈل پر ویڈیو شیئر کی، جس میں دعویٰ کیا گیا کہ فلم میں خان کا کردار وانگچک پر مبنی ہے۔ انھوں نے لوگوں سے ان کی بگڑتی صحت کی طرف توجہ دینے کی اپیل کی۔ خان نے مزید کہا، ”میں جانتا ہوں کہ میں نے حال ہی میں چتور (ویدیا کے کردار) کی ویڈیو دیکھی ہے۔۔۔ وہ غلط ہے۔ اداکار نے وانگچک سے بھوک ہڑتال ختم کرنے کی اپیل کی۔ انھوں نے کہا کہ ”میرے خیال میں ہم سب ان کی صحت کے لیے بہت فکر مند ہیں۔۔۔ ہمیں امید ہے کہ اس کا اختتام خوش آئند ہوگا۔ ہم سب امید کر رہے ہیں کہ وہ اپنی بھوک ہڑتال ختم کر کے اپنی صحت کا خیال رکھیں گے۔

سپریم کورٹ سے کانگریس کو بڑی عدالتی کامیابی، بی جے پی کو دھچکا

قانون ساز کونسل کے نائب چیئرمین کا انتخاب کالعدم قرار

بنگلورو، (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعہ کو کرناٹک قانون ساز کونسل کے نائب چیئرمین ایم کے پرانیش کے انتخاب کو کالعدم قرار دیتے ہوئے چکمگلورو لوکل اتھارٹیز حلقہ سے کانگریس کی امیدوار اے وی گایتری شانتے گوڑا کو ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے بعد باقاعدہ منتخب رکن قرار دے دیا۔ اس فیصلے سے نہ صرف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر رہنما ایم کے پرانیش کی قانون ساز کونسل کی رکنیت ختم ہوگئی، بلکہ 75 رکنی ایوان میں برسر اقتدار کانگریس کی پوزیشن بھی مزید مضبوط ہوگئی اور اس کے ارکان کی تعداد بڑھ کر 40 ہو گئی۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت کی سربراہی میں جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وپل ایم پنچولی پر مشتمل بنچ نے پرانیش کی خصوصی درخواست (ایس ایل پی) مسترد کر دی، جس میں انہوں نے 29 جنوری 2025 کے کرناٹک ہائی کورٹ کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا، جس میں 10 دسمبر 2021 کو ہونے والے انتخاب کے ووٹوں کی دوبارہ گنتی کا حکم دیا گیا تھا۔ ابتدائی نتائج میں ایم کے پرانیش صرف چھ ووٹوں کے معمولی فرق سے کامیاب قرار دیے گئے تھے، جس کے بعد وہ قانون ساز کونسل کے نائب چیئرمین بھی منتخب ہوگئے تھے۔ سپریم کورٹ نے اپنے عبوری احکامات کے تحت کرائی گئی ووٹوں کی دوبارہ گنتی کو درست قرار دیتے ہوئے اس کے نتائج کو قبول کر لیا اور گایتری شانتے گوڑا کو کامیاب امیدوار قرار دے دیا۔ انتخابی تنازع اس وقت شروع ہوا تھا جب گایتری شانتے گوڑا نے کرناٹک ہائی کورٹ میں درخواست دائر کر کے ووٹوں کی گنتی میں سنگین بے ضابطگیوں کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ درست بیلٹ پیپرز کو غلط طور پر مسترد کیا گیا، غیر معتبر بیلٹ پیپرز کو قبول کیا گیا، انتخابی ضوابط کی خلاف ورزی ہوئی اور ٹاؤن پنچایتوں کے بعض نامزد ارکان، جو ووٹ ڈالنے کے اہل نہیں تھے، انہیں بھی ووٹنگ کی اجازت دی گئی۔ سپریم کورٹ نے پرانیش کی اپیل کی سماعت کے دوران ووٹوں کی دوبارہ گنتی کی اجازت تو دے دی تھی، تاہم حکم دیا تھا کہ اس کے نتائج کو مقدمے کے حتمی فیصلے تک سیل بند لفافے میں رکھا جائے۔

مغربی بنگال میں خوفناک حادثہ، 2 بچوں سمیت 3 افراد کی موت

مرشد آباد (ایجنسی) مغربی بنگال کے مرشد آباد ضلع میں خوفناک ٹرین حادثہ میں کم از کم 3 افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ واقعہ ایک ٹرین سے اسکول وین کی ٹکر کا ہے، جس میں کئی اسکولی بچے زخمی بھی ہوئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حادثہ گووند پور ریلوے کراسنگ پر اس وقت پیش آیا جب اسکولی بچوں کو لے جا رہی ایک وین پٹری پار کرنے کی کوشش کر رہی تھی، تبھی تیز رفتار ٹرین کی زد میں آ گئی۔ ٹرین اور اسکولی وین کی اس شدید ٹکر کی زد میں ایک سائیکل سوار بھی آ گیا۔ زخمی سائیکل سوار کو علاج کے لیے قریبی اسپتال لے جایا گیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق مرشد آباد کے گووند پور ریلوے کراسنگ پر ہوئے حادثہ میں 2 اسکولی بچوں اور ایک بزرگ کی موت ہوئی ہے۔ حادثہ کے وقت گاڑی میں کئی اسکولی بچے سوار تھے۔ جیسے ہی بچوں کو لے کر گاڑی ریلوے کراسنگ پار کرنے لگی، اسی وقت تیز رفتار سے آ رہی ٹرین نے ٹکر مار دی۔ یہ ٹکراؤ اس قدر شدید تھی کہ گاڑی میں سوار بیشتر بچے زخمی ہو گئے۔ کم از کم 5 زخمی بچوں کے اسپتال میں داخل کیے جانے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ حادثہ کے بعد جائے وقوع پر افراتفری مچ گئی۔ مقامی لوگ فوراً مدد کے لیے وہاں پہنچے اور زخمی بچوں کو اسپتال لے جایا گیا۔ سنگین طور سے زخمی بچوں کو بہرامپور اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ حادثہ کی خبر ملتے ہی ریلوے پولیس اور مقامی پولیس بھی موقع پر پہنچی۔ دونوں ہی پولیس فورسز اس حادثے کی جانچ میں مصروف ہو گئی ہیں۔

چھتیس گڑھ اسمبلی کے مانسون اجلاس کے آخری دن

تحریک عدم اعتماد پر بحث کے دوران تیکھی نوک جھونک

ہنگامہ آرائی کے بعد کانگریس نے واک آؤٹ کیا، بی جے پی نے مناسب قیمت کی دکانوں کے اضافی اسٹاک کی تصدیق کا مسئلہ اٹھایا

رائے پور، (یو این آئی) چھتیس گڑھ اسمبلی کے مانسون اجلاس کے آخری دن جمعہ کو وقفہ سوالات سے لے کر عدم اعتماد کی تحریک پر بحث تک حکمراں پارٹی اور اپوزیشن کے درمیان گرما گرم تبادلہ ہوا۔ راشن کی دکانوں میں مسالوں کی فروخت کے الزامات، مہاتری وندن یوجنا کے اعداد و شمار پر تنازعہ اور حکومت کے خلاف کانگریس کی تحریک عدم اعتماد پر ایوان میں گرما گرم بحث ہوئی۔ مہاتری وندن یوجنا کے معاملے پر ہنگامہ آرائی کے بعد کانگریس نے واک آؤٹ بھی کیا۔ وقفہ سوالات کے دوران بی جے پی ایم ایل اے سوشانت شکلا نے مناسب قیمت کی دکانوں کے اضافی اسٹاک کی تصدیق کا مسئلہ اٹھایا، اور الزام لگایا کہ دیگر حقائق کو چھپاتے ہوئے صرف اپریل 2025 تک معلومات فراہم کی جا رہی تھیں۔ وزیر خوراک دیال داس بگھیل نے کہا کہ محکمہ باقاعدگی سے معائنہ کرتا ہے اور شکایات پر کارروائی کرتا ہے۔

ایم ایل اے نے پھر پوچھا کہ مناسب قیمت کی دکانوں میں کون سی اشیاء تقسیم کی جاتی ہیں اور ان کی دیکھ بھال کون کرتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ ہر 15 دن بعد عہدیداروں کے ذریعہ معائنہ اور جسمانی تصدیق کی جاتی ہے اور شکایات پر کارروائی کی جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چاول اور چینی راشن کی دکانوں پر تقسیم کی جاتی ہے اور چنے بھی بستر کے علاقے میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔

ایم ایل اے نے مزید پوچھا کہ کیا راشن کی دکانوں کے ذریعے مسالوں کی فروخت کا کوئی انتظام ہے؟ وزیر نے اس کی تردید کی۔ مسٹر شکلا نے الزام لگایا کہ سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین پر مصالحہ جات فروخت کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور کہا، ”میرے پاس دستاویزات ہیں۔“ انہوں نے تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے دستاویزات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ وزیر دیال داس بگھیل نے جواب دیا، ”آپ کے پاس جو بھی دستاویزات ہیں، مجھے دیں، ہم ان کی تحقیقات کرائیں گے۔ اس کے بعد ایوان نے کانگریس حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر بحث شروع کی۔ اپوزیشن لیڈر ڈاکٹر چرن داس مہنت نے حکومت کے خلاف 136 نکاتی چارج شیٹ پیش کی۔

بحث میں حصہ لیتے ہوئے بی جے پی ایم ایل اے اجے چندراکر نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے جب اپوزیشن لیڈر تحریک عدم اعتماد پر بحث شروع کر رہے ہیں اور یہ صورت حال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اپوزیشن ارکان میں بھی ان پر اعتماد کی کمی ہے۔ اس دوران سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل نے اپوزیشن کے ایم ایل اے کو اپوزیشن لیڈر کی حمایت ظاہر کرنے کے لیے ہاتھ اٹھانے پر مجبور کیا۔ مسٹر چندراکر نے ریمارک کیا، ”یہ ایک مزاحیہ ہے، اپوزیشن حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد لے کر آئی، لیکن اپوزیشن لیڈر کو خود حمایت حاصل کرنی پڑی۔ مہتری وندن یوجنا کے تعلق سے کانگریس ایم ایل اے امیش پٹیل نے اسکیم کے ڈیٹا اور پورٹل آپریشن کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے پوچھا کہ جون 2026 تک کتنی اہل خواتین نے اسکیم کے فوائد حاصل کیے تھے اور جن لوگوں کو فوائد نہیں ملے تھے ان کی کیا وجوہات تھیں۔ خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزیر لکشمی راجواڑے نے بتایا کہ ابتدائی طور پر 7,027,154 درخواستیں موصول ہوئی تھیں جن میں سے پہلی ادائیگی 7,009,658 اہل مستفیدین کو کی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ جون 2026 تک 6,854,003 خواتین اس اسکیم کے تحت فوائد حاصل کر رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ 1,55,600 مستفیدین فوت ہو چکے ہیں یا ان کی ای کے وائی سی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ مزید یہ کہ آمدنی دینے والی خواتین کو بھی اسکیم میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ وزیر نے بتایا کہ ای کے وائی سی کی وجہ سے خواتین کی مہاتری وندن کی 2 فی صد ادائیگی روک دی گئی ہے۔

’ہم ہمارا حق مانگتے، نہیں کسی سے بھیک مانگتے‘

کانگریس نے شیئر کی سرکاری اسکول کی مظاہرین طالبات کی ویڈیو

جے پور (ایجنسی) راجستھان کے ایک سرکاری اسکول کو اساتذہ کی شدید کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حالات اس قدر فکر انگیز ہیں کہ طالبات کو آگے بڑھ کر احتجاجی مظاہرہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اس مظاہرے کی ویڈیو کانگریس نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر شیئر کی ہے۔ ویڈیو میں اسکول کی سبھی طالبات ’ہم ہمارا حق مانگتے، نہیں کسی سے بھیک مانگتے‘ نعرہ بلند کرتی ہوئی دکھائی پڑ رہی ہیں۔ درجنوں طالبات کے پیچھے کئی طلبا بھی احتجاجی مظاہرے میں شامل دکھائی دے رہے ہیں۔ اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے کانگریس نے لکھا ہے کہ ”ہم ہمارا حق مانگتے، نہیں کسی سے بھیک مانگتے... یہ گونجتے نعرے راجستھان میں تعلیمی نظام کی قلعی کھول رہے ہیں۔“ اس بارے میں تفصیل بیان کرتے ہوئے کانگریس نے کہا کہ ”جالور میں ایک سرکاری اسکول کی طالبات اساتذہ کی کمی کے سبب احتجاجی مظاہرہ کر رہی ہیں۔ طالبات کا کہنا ہے کہ اسکول میں اساتذہ کے نہ ہونے کی وجہ سے پڑھائی نہیں ہوتی۔ پورا اسکول 4-2 اساتذہ کے بھروسے ہی چل رہا ہے۔“ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے بی جے پی حکومت کو نااہل قرار دیا ہے۔ پارٹی نے لکھا ہے کہ ”بی جے پی حکومت میں نظامِ تعلیم صرف کاغذات میں ہی درست ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ 10 سالوں میں اوسطاً ہر دن 25 سرکاری اسکول بند ہوئے ہیں۔“ آگے یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ”بی جے پی نے تعلیمی نظام کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ لیکن حکومت یاد رکھے، کروڑوں بچوں کے مستقبل کو تباہ کرنے والوں کو عوام معاف نہیں کرے گی۔“ کانگریس کے ذریعہ شیئر کی گئی ویڈیو میں ایک طالبہ اسکول کے تعلیمی نظام کی قلعی کھولتی ہوئی دکھائی بھی دے رہی ہے۔ وہ بتا رہی ہے کہ ”محکمہ تعلیم اور حکومت سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اساتذہ کی فراہمی ہو۔ دوسرے درجہ میں ایک بھی استاد نہیں ہے۔ پہلے درجہ میں 2 اساتذہ ہیں، ایک ہندی کے اور ایک تاریخ کے۔ تاریخ کے جو استاد ہیں وہ پرنسپل کی ذمہ داری بھی سنبھال رہے ہیں۔ انھیں وقت ملتا ہے تبھی پڑھاتے ہیں، لیکن ان کے پاس دفتر کے بہت سارے کام ہوتے ہیں۔“ طالبہ کچھ دیگر درجات میں بھی اساتذہ نہ ہونے کی بات کہتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ساتھ ہی متنبہ کرتی ہے کہ جلد اساتذہ فراہم کیے جائیں، ورنہ اسکول کا تالا بند رہے گا۔ مطالبات پر غور نہ کیے جانے کی صورت میں طالبہ بھی طالبات کے ساتھ سڑک کو بلاک کرنے کا عزم بھی ظاہر کرتی ہے۔

کاظمی پور میں گونجیں سفیرِ عزا سید امیر حسن عامر کی صدائیں، درد بھرے نوحوں سے ہزاروں عزادار اشکبار

عالمی شہرت یافتہ نوحہ خواں کی پہلی حاضری بنی مرکزِ توجہ، کئی اضلاع سے امڈا عوام کا سمندر، پوری رات ماتم اور نوحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہا

فتح پور۔ محرم کی روحانی فضا، "یا حسینؑ" کی گونجتی صدائیں، سینہ زنی کرتے عزاداروں کا سمندر اور درد سے لبریز نوحہ خوانی... جمعرات کی شب تحصیل کھاگا کے گاؤں عمرپور گونتی (کاظمی پور) میں کچھ ایسا ہی منظر دیکھنے کو ملا۔ امام حسینؑ کے بیسویں کے موقع پر منعقدہ ایک روزہ مجلس و نوحہ خوانی کے پروگرام میں ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں اپنی منفرد شناخت رکھنے والے سفیرِ عزا سید امیر حسن عامر کی موجودگی نے پورے ماحول کو غمِ حسینؑ میں ڈبو دیا۔ ان کے درد بھرے نوحوں نے ہزاروں عقیدت مندوں کی آنکھیں نم کر دیں اور ہر شخص ماتم کرنے پر مجبور ہو گیا۔ صوفی مقصود بابا اور ان کی مضبوط ٹیم کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والا یہ مذہبی پروگرام اس سال اپنی شاندار عظمت اور تاریخی شرکت کے باعث خصوصی توجہ کا مرکز رہا۔ اس پروگرام میں اتر پردیش کے مختلف اضلاع کے علاوہ آس پاس کے دیہات سے بھی ہزاروں عزادار شریک ہوئے۔ شام ڈھلتے ہی کاظمی پور کی جانب قافلوں کی آمد شروع ہو گئی اور رات ہوتے ہوتے پنڈال عقیدت مندوں سے کھچا کھچ بھر گیا۔ جگہ کم پڑنے پر لوگ سڑکوں اور کھلے میدانوں میں بیٹھ کر بھی پروگرام سنتے رہے۔ جیسے ہی سید امیر حسن عامر اسٹیج پر تشریف لائے، پورا پنڈال "یا حسینؑ" اور "لبیک یا حسینؑ" کی صداؤں سے گونج اٹھا۔ انہوں نے اپنے مشہور نوحے "حسین آپ کو ہندوستان بلاتا ہے..." سے پروگرام کا آغاز کیا۔ ان کی بلند، درد بھری اور پُراثر آواز نے چند ہی لمحوں میں پورے ماحول کو غمِ حسینؑ میں ڈبو دیا۔ نوحے کے ہر مصرعے پر عزاداروں کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور سینہ زنی کا سلسلہ تیز ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے یکے بعد دیگرے کئی درد بھرے نوحے پیش کیے۔ ہر کلام کے ساتھ ماحول مزید رنج و غم میں ڈوبتا چلا گیا۔ ہزاروں عزاداروں نے اجتماعی طور پر ماتم کرتے ہوئے کربلا کے شہداء کو پرسہ پیش کیا۔ نوحہ خوانی کے دوران کئی افراد جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور زار و قطار روتے رہے۔ پوری رات امام حسینؑ اور ان کے 72 باوفا ساتھیوں کی عظیم شہادت کا ذکر جاری رہا اور کربلا کے پیغام کو حاضرین تک پہنچایا جاتا رہا۔ پروگرام میں بڑا گاؤں کے نوحہ خواں عثمان علی نے اپنے منفرد انداز میں نوحے پیش کیے جبکہ جہید پور کے نوحہ خواں حسن وارثی نے بھی اپنے درد بھرے کلام سے عزاداروں کو اشکبار کر دیا۔ دونوں نوحہ خواں حضرات کے کلام پر بڑی تعداد میں لوگوں نے ماتم کیا اور امام حسینؑ کی بارگاہ میں پرسہ پیش کیا۔ پورے پروگرام کی نظامت ہندوستان کے معروف ناظم انیس رضا جائسی نے کی۔ انہوں نے اپنے مؤثر انداز میں پروگرام کو منظم طریقے سے آگے بڑھاتے ہوئے کربلا کی قربانی، انسانیت، صبر اور حق کی راہ پر ثابت قدم رہنے کا پیغام حاضرین تک پہنچایا۔ ان کی بہترین نظامت نے پوری محفل کو یادگار بنا دیا۔ سید امیر حسن عامر کو سننے اور دیکھنے کے لیے فتح پور کے علاوہ کوشامبی، پریاگ راج، باندا، کانپور، رائے بریلی، امیٹھی، لکھنؤ، سلطان پور، وارانسی، گورکھپور، چترکوٹ، مہوبا اور ہمیرپور سمیت متعدد اضلاع سے ہزاروں عقیدت مند کاظمی پور پہنچے۔ پروگرام کے مقام پر غیر معمولی بھیڑ کے باعث سیکیورٹی کے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔ لوگوں میں ان کے ساتھ تصویر لینے اور قریب سے دیکھنے کا زبردست جذبہ دیکھنے کو ملا۔ اس موقع پر سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے صوبائی صدر اور سینئر صحافی شہنشاہ عابدی، قومی جنرل سکریٹری شیبو خان، گرام پردھان محمد عمر، سابق پردھان محمد احمد، بھارتیہ کسان یونین کے ضلعی تنظیمی وزیر ڈاکٹر للّن، بھیرا سادات کے سابق پردھان تاج عابدی، محافظ عابدی، زبیر احمد، دانش، الیاس، تنو، مشتقیم، طٰہٰ سمیت متعدد معزز شخصیات نے مہمانِ خصوصی سید امیر حسن عامر کا گلپوشی اور یادگاری نشان پیش کر کے شاندار استقبال کیا۔ پروگرام کے دوران مقامی پولیس انتظامیہ پوری طرح مستعد رہی۔ بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات رہے، جس کے باعث پورا پروگرام پُرامن اور منظم انداز میں اختتام پذیر ہوا۔ رضا کاروں نے بھی ہجوم کو منظم رکھنے، پارکنگ اور عزاداروں کی سہولت کے لیے قابلِ ستائش خدمات انجام دیں۔ رات گئے تک جاری رہنے والے اس مذہبی اجتماع میں نوحہ خوانی، ماتم اور مجالس کا سلسلہ مسلسل جاری رہا۔ آخر میں منتظم صوفی مقصود بابا نے تمام مہمانوں، نوحہ خواں حضرات، پولیس انتظامیہ، صحافیوں اور دور دراز سے آنے والے ہزاروں عقیدت مندوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کربلا کا پیغام انسانیت، صبر، قربانی اور حق کے لیے ڈٹے رہنے کا درس دیتا ہے۔ انہوں نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اس پیغام کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ عالمی شہرت یافتہ نوحہ خواں سید امیر حسن عامر کی موجودگی اور ہزاروں عزاداروں کی شرکت نے اس سال کاظمی پور کے بیسویں کے اجتماع کو ایک تاریخی مذہبی تقریب کی حیثیت دے دی، جس کی یادیں طویل عرصے تک لوگوں کے دلوں میں زندہ رہیں گی۔

کون ہیں نوحہ خواں سید امیر حسن عامر؟

عالمی شہرت یافتہ نوحہ خواں سید امیر حسن عامر لکھنؤ، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ٹی سیریز کے تحت 1998 میں ریلیز ہونے والی ان کی پہلی سی ڈی "آگ پہ ماتم" نوحہ خوانی کی دنیا میں ایک سنگِ میل ثابت ہوئی، جس نے ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ سید امیر حسن عامر AHA Records کے بانی ہیں، جہاں انہوں نے سماعت سے محروم اور گونگے عزاداروں کے لیے خصوصی نوحے تیار کر کے اس میدان میں ایک نئی تاریخ رقم کی۔ سن 2004 سے وہ عزاداری کے عالمی سفیر کے طور پر دنیا کے مختلف ممالک کا سفر کرتے ہوئے امام حسینؑ کا پیغام عام کر رہے ہیں۔ سن 2007 میں انہیں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے انصاری آڈیٹوریم میں آیت اللہ عقیل الغروی کے ہاتھوں "سفیرِ عزا ایوارڈ" سے نوازا گیا۔ دنیا بھر کے ممتاز علماء کی موجودگی میں دیا جانے والا یہ اعزاز نوحہ خوانی کی دنیا میں ان کی نمایاں خدمات کا اعتراف ہے۔ ان کا مشہور قول "کبھی محفل، کبھی عزائے حسینؑ، زندگی وقف ہے برائے حسینؑ" امام حسینؑ سے ان کی بے مثال عقیدت، ایثار اور وابستگی کی عکاسی کرتا ہے۔ وہ اپنی نوحہ خوانی کے ذریعے امن، محبت، انسانیت اور ثقافتی ہم آہنگی کا پیغام عام کرتے ہیں، جبکہ ان کا ہر نوحہ سامعین کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

عدالت نے سہارنپور کلکٹریٹ میں موجود 70 سال قدیم مسجد کو ہٹانے کا دیا حکم

سہارنپور: 17 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے سہارنپور واقع کلکٹریٹ احاطہ میں موجود تقریباً 70 سال پرانی مسجد کو وہاں سے ہٹانے کا حکم صادر کر دیا گیا ہے۔ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت نے مسجد کو سرکاری زمین پر تعمیر شدہ غیر قانونی تعمیر قرار دیتے ہوئے اسے وہاں سے ہٹانے کو کہا ہے۔ عدالت نے متعلقہ فریقوں کو 30 دن کے اندر خود قبضہ ہٹانے کی ہدایت دی ہے، اور ایسا نہ کرنے پر انتظامیہ کو طاقت کے ذریعہ بے دخلی کی کارروائی کرنے اور کروڑوں روپے کا جرمانہ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی اس مسجد پر بلڈوزر چلنے کا راستہ ہموار ہو گیا ہے۔ کلکٹریٹ کی مسجد سے متعلق معاملہ پر سماعت سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں اتر پردیش عوامی احاطہ (غیر مجاز قابضین کی بے دخلی) ایکٹ کے تحت چل رہی تھی۔ سماعت کے دوران عدالت نے دستیاب سرکاری ریکارڈ، محصولات کے ریکارڈ اور دیگر شواہد کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد عدالت نے مانا کہ جس زمین پر مسجد تعمیر کی گئی ہے، وہ سرکاری زمین ہے اور اس پر کی گئی تعمیر مجاز نہیں ہے۔ سٹی مجسٹریٹ کلدیپ سنگھ کی عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ کلکٹریٹ احاطے کا خسرہ نمبر 539 سرکاری ریکارڈ میں کچہری اور کلکٹریٹ کے نام درج ہے۔ عدالت کے مطابق اسی سرکاری زمین کے 315 مربع میٹر حصہ پر مسجد تعمیر کی گئی، جسے دستیاب ریکارڈ کی بنیاد پر غیر قانونی قبضہ قرار دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے متعلقہ قابضین کو 30 دن کے اندر خود قبضہ ہٹانے کی ہدایت دی ہے۔ اگر مقررہ مدت میں ایسا نہیں کیا گیا تو انتظامیہ خود کارروائی کرے گی۔ عدالت نے صرف بے دخلی کا حکم ہی نہیں دیا، بلکہ 6 کروڑ 41 لاکھ 65 ہزار 565 روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ حکم میں کہا گیا ہے کہ اس رقم کی وصولی ضابطہ کے مطابق کی جائے گی۔ اس تنازعہ کی شروعات بجرنگ دل کے سابق ریاستی کنوینر وکاس تیاگی کی شکایت کے بعد ہوئی تھی۔ شکایت میں الزام لگایا گیا تھا کہ کلکٹریٹ احاطہ میں واقع مسجد کا استعمال صرف مذہبی سرگرمیوں تک محدود نہیں ہے۔ الزام یہ بھی تھا کہ احاطے میں ایک ڈاک خانہ چلایا جا رہا ہے اور کچھ کمروں کو کرائے پر دے کر مالی فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اسی شکایت کی بنیاد پر معاملے کی تحقیقات اور قانونی کارروائی آگے بڑھی۔ عدالت نے اپنے حکم میں واضح کیا کہ فیصلہ دستیاب دستاویزات اور محصولات کے ریکارڈ کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔ عدالت کے مطابق سرکاری ریکارڈ میں متعلقہ زمین سرکاری احاطے کے طور پر درج ہے۔ ایسے میں اس پر کسی بھی طرح کی غیر مجاز تعمیر عوامی احاطہ ایکٹ کے دائرے میں آتی ہے۔ عدالت نے متعلقہ فریقوں کو 30 دن کی مہلت دی ہے۔ اگر اس مدت میں قبضہ نہیں ہٹایا جاتا ہے تو انتظامیہ قانون کے تحت طاقت کے ذریعہ بے دخلی کی کارروائی کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی جرمانے کی رقم کی وصولی بھی شروع کی جائے گی۔ عوامی احاطوں پر تجاوزات سے متعلق معاملات میں اس حکم کو اہم سمجھا جا رہا ہے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ عدالت نے اپنے فیصلے میں سرکاری ریکارڈ اور محصولات کے ریکارڈ کو بنیاد بنایا ہے۔ ایسے معاملات میں حتمی فیصلہ دستاویزات اور نافذ قوانین کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔ اب انتظامیہ کی نظر 30 دن کی مقررہ مدت پر رہے گی۔ اگر متعلقہ فریق عدالت کے حکم پر عمل نہیں کرتے ہیں تو انتظامیہ کو بے دخلی کی کارروائی کرنی ہوگی اور ساتھ ہی کروڑوں روپے کے جرمانے کی وصولی کا عمل بھی شروع کیا جائے گا۔

اسکوٹی بنی آگ کا گولہ

دیوبند، 17/ جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) دوپہر کے وقت دیوبند کے نزدیکی گاؤں سادھارن سر میں واقع چوراہے کے قریب ایک اسکوٹی میں اچانک آگ لگ گئی جس سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ چند ہی منٹوں میں آگ نے پوری گاڑی کو اپنی زد میں لے لیا اور اسے مکمل طور پر جلا کر برباد کر دیا۔ خوش قسمتی سے اسکوٹی پر سوار خاتون اور بچہ حادثے کے وقت پہلے ہی بحفاظت نیچے اتر چکے تھے۔ اطلاع کے مطابق گاؤں سادھارن سر کی رہنے والی نشا اپنی بیٹی کو قصبے کے ایک پرائیویٹ اسکول سے لینے کے بعد اپنی اسکوٹی سے گھر لوٹ رہی تھی۔ جب وہ چوراہے کے قریب پہنچی تو اسکوٹی اچانک رک گئی۔ نشا نے اسے چلانے کی کافی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکی، بعدازیں اس نے اپنے سسر مہی پال سنگھ کو جائے وقوعہ پر بلایا۔ مہیپال سنگھ نے اسکوٹی مکینک کو اسکوٹی خراب ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے احتیاط کے طور پر اپنی بہو اور پوتی کو گھر بھیج دیا۔

موٹر سائیکل کے سامنے سانڈ آ جانے سے طالب علم جاں بحق، ساتھی زخمی

اہل خانہ بغیر پوسٹ مارٹم کرائے لاش کو گھر لے گئے، پولیس تحقیقات میں مصروف

بلند شہر 17 رجولائی (پریس ریلیز) سکندر آباد کوتوالی علاقے میں نیشنل ہائی وے 34 پر اچانک ایک آوارہ سانڈ موٹر سائیکل کے سامنے آ جانے سے پیش آئے سڑک حادثے میں ایک طالب علم کی موت ہو گئی، جبکہ اس کا ساتھی شدید طور سے زخمی ہو گیا۔ اہل خانہ بغیر پوسٹ مارٹم کرائے لاش کو اپنے ساتھ لے گئے اور اس کی آخری رسوم ادا کر دی گئی ہیں۔

اطلاع کے مطابق حادثے میں جاں بحق ہونے والے طالب علم کے والد رام آشیش، جو گزشتہ تقریباً 16 برس سے فیکٹری علاقے میں واقع ایک کمپنی میں ملازم ہیں، نے بتایا کہ ان کا 18 سالہ بیٹا لکھن جمعرات کی رات اپنے دوست بھولا کے ساتھ موٹر سائیکل پر کسی کام سے گیا تھا۔ واپسی کے دوران فیکٹری علاقے میں نیشنل ہائی وے 34 پر چار نمبر کٹ سے پہلے ایک پٹرول پمپ کے قریب اچانک ایک آوارہ سانڈ ان کی موٹر سائیکل کے سامنے آ گیا۔ سانڈ کو بچانے کی کوشش میں موٹر سائیکل بے قابو ہو کر سڑک پر گر گئی۔ اسی دوران ایک کار نے دونوں نوجوانوں کو ٹکر مار دی، جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ حادثے کی اطلاع پر پہنچی پولیس نے دونوں زخمیوں کو علاج کے لیے نجی اسپتال میں داخل کرایا، جہاں ڈاکٹروں نے لکھن کو مردہ قرار دے دیا، جبکہ اس کا ساتھی زیر علاج ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ متوفی لکھن دیاوتی دیوان سنگھ شکل انٹر کالج میں بارہویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اس کی اچانک موت کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ اسپتال پہنچ گئے۔ بیٹے کی لاش دیکھ کر گھر والوں کا رو رو کر برا حال ہے۔ حلقہ چوکی انچارج ہریندر سنگھ نے بتایا کہ اہل خانہ بغیر پوسٹ مارٹم کے لاش اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ پولیس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔

تنخواہ میں اضافہ نہ ہونے پر گاڑی ڈرائیوروں کا نگر پالیکا گیٹ پر احتجاج

ملازمین کا 11,342 روپے سے بڑھا کر 13,310 روپے ادائیگی کرنے کا مطالبہ

بلند شہر 17/ جولائی (پریس ریلیز) سکندر آباد نگر پالیکا پریشد کے گاڑی ڈرائیوروں اور صفائی ملازمین نے جمعرات کے روز کام کا بائیکاٹ کرتے ہوئے نگر پالیکا کے مرکزی گیٹ پر دھرنا اور احتجاج شروع کر دیا۔ بڑھائی گئی تنخواہ کا فائدہ نہ ملنے پر ناراض ملازمین کی ہڑتال کے باعث شہر سے کچرا اٹھانے والی گاڑیوں کی آمد و رفت متاثر ہو گئی ہے، جس سے صفائی کے نظام پر بھی منفی اثر پڑنے کا خدشہ پیدا ہو گیا۔ احتجاج کرنے والے ملازمین کا کہنا ہے کہ ضلع بلند شہر کی دیگر نگر پالیکاؤں میں حکومت کی ہدایات کے مطابق تقریباً تین ماہ قبل نظر ثانی شدہ تنخواہ نافذ کر دی گئی تھی، لیکن سکندر آباد نگر پالیکا میں اب بھی پرانے تنخواہی نظام کے مطابق ادائیگی کی جا رہی ہے۔ ملازمین کے مطابق انہیں اس وقت 11,342 روپے ماہانہ تنخواہ دی جا رہی ہے، جبکہ قواعد کے مطابق انہیں 13,310 روپے ملنے چاہئیں۔ گاڑی ڈرائیور کپل، وشال اور دیپک نے الزام لگایا کہ ان سے پورے 30 دن کام لیا جاتا ہے، مگر تنخواہ صرف 26 دن کی ادا کی جاتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بیماری یا کسی مجبوری کی وجہ سے اگر ایک دن بھی چھٹی لی جائے تو اس دن کی اجرت بھی کاٹ لی جاتی ہے۔ ملازمین کا الزام ہے کہ جب انہوں نے تنخواہ سے متعلق مسئلہ افسران اور متعلقہ بابو سنجے چوہان کے سامنے رکھا تو مسئلہ حل کرنے کے بجائے انہیں ملازمت سے نکالنے اور پولیس بلانے کی دھمکیاں دی گئیں۔ انتہا ہی نہیں جمعرات کے روز ان سے سرکاری گاڑیوں کی چابیاں بھی واپس لے لی گئیں۔ دھرنے پر بیٹھے ملازمین نے واضح کیا کہ جب تک 13,310 روپے کی نظر ثانی شدہ تنخواہ نافذ کرنے کا تحریری حکم جاری نہیں کیا جاتا، اس وقت تک کوئی بھی ڈرائیور گاڑی نہیں چلائے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ان کا احتجاج غیر معینہ مدت تک جاری رہے گا۔ اس سلسلے میں نگر پالیکا کے ایگزیکیٹو آفیسر شیوراج سنگھ نے کچھ بھی کہنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں ضروری معلومات ضلع مجسٹریٹ ہی فراہم کریں گے، کیونکہ انہیں فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

رام مندر چندہ کیس: مزید دو ملزمان کا ریمانڈ طلب

ایودھیا: 17 جولائی (پی این ایس) رام مندر کے چندے میں مبینہ خرد برد کے معاملے میں ایودھیا پولیس نے دو ملزمان، ٹنو یادو اور منیش یادو، کے سات روزہ پولیس ریمانڈ کے لیے مقامی عدالت سے رجوع کیا ہے۔ پولیس نے عدالت میں مؤقف اختیار کیا کہ معاملے کی گہرائی تک پہنچنے، مبینہ سازش کا پردہ فاش کرنے، رقم کی منتقلی کے سلسلے (منی ٹریل) کا سراغ لگانے اور مزید شواہد برآمد کرنے کے لیے ملزمان سے دورانِ حراست تفتیش ناگزیر ہے۔ بدھ کے روز اس مقدمے میں گرفتار دو دیگر ملزمان، سبکاش چندر سریواستو اور راما شنکر مشرا، کو بھی عدالت کی جانب سے 14 گھنٹے کے پولیس ریمانڈ کی منظوری کے بعد ایودھیا ضلع جیل سے تفتیش کے لیے باہر لایا گیا تھا۔ سبکاش چندر سریواستو ایک ریٹائرڈ بینک ملازم ہیں اور رام مندر میں چندے کی رقم گننے کے عمل کی نگرانی کرتے تھے، جبکہ راما شنکر مشرا بھی اسی معاملے میں ملزم ہیں۔ پولیس نے دونوں سے دن بھر پوچھ گچھ کی۔ اس سے قبل پولیس پولیس ریمانڈ کے دوران چار دیگر ملزمان اویناش شکلا، انکلپ مشرا، لوکش مشرا اور کرونیش پانڈے سے بھی تفتیش کر چکی ہے۔ پیر کے روز ایودھیا کی عدالت نے رام مندر چندہ خرد برد کیس میں گرفتار تمام آٹھ ملزمان کی عدالتی حراست میں مزید 14 دن کی توسیع کر دی تھی۔ ملزمان کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے عدالت میں پیش کیا گیا، جبکہ آئندہ سماعت 27 جولائی کو ہوگی۔ دریں اثنا، ایودھیا رام مندر کے چندے میں مبینہ خرد برد کی تحقیقات کے لیے تشکیل دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) آئندہ 24 سے 48 گھنٹوں کے اندر اپنی حتمی رپورٹ اتر پردیش حکومت کو پیش کر سکتی ہے۔ ذرائع کے مطابق ایس آئی ٹی کی تحقیقات کی مدت میں مزید توسیع کا امکان نہیں ہے۔ اتر پردیش حکومت نے یکم جولائی کو تحقیقات کا دائرہ وسیع کرنے اور معاملے کے تمام پہلوؤں کی جامع جانچ کے لیے ایس آئی ٹی کو 15 روز کی توسیع دی تھی۔

ادبی تنظیم بزمِ شامِ غزل کا سالانہ غیر طرحی مسالمہ کا انعقاد

کرنیل گنج، گونڈہ: ادبی تنظیم بزمِ شامِ غزل کا سالانہ غیر طرحی مسالمہ مرحوم حاجی یٰسین منزل محلہ بالو گنج، کرنیل گنج میں منعقد ہوا۔ عبدالغفار ٹھیکیدار کی سرپرستی میں صدارت حاجی ظہیر وارثی نے کی۔ مہمانِ خصوصی شیخ شمس (انقلاب بیورو) اور مہمانِ اعزازی کے بطور جاوید انصاری (گونڈہ) شریکِ مسالمہ رہے۔ نظامت کے فرائض محمد یعقوب عزم گونڈوی نے ادا کیے۔ آغاز لئیق الرحمٰن کی تلاوتِ قرآن سے ہوا بعدہ عرفان مسعودی نے نعت پیش کی۔ تعزیتی قرارداد کے تحت معروف شاعر ڈاکٹر رضوان الرضا علیگ کے والد مولانا برکت علی قادری (دھنکھر پور، سدھارتھ نگر)، مسجد بیچان بالو گنج کا سہ گران کے امام قاری محمد رئیس قادری کے والد محمد یٰسین انصاری، کرشچین کالج لکھنؤ کے سابق صدر شعبۂ اردو پروفیسر احمد عباس ردولوی اور حضرت شیخ سلیم چشتیؒ کی درگاہ کے سجادہ نشین پیرزادہ رئیس میاں چشتی کے انتقال پر بزم کی جانب سے تعزیت و مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ سرپرست شیخ عبدالغفار نے شعراء اور سامعین کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اپنی چھوٹی بزم نے کربلا کے بڑوں کا ذکر کر کے خود کو بڑا کر لیا ہے۔ جنرل سکریٹری مجیب صدیقی نے کہا کہ ہلالِ محرم نمودار ہوتے ہی پوری دنیا میں حضرت امام حسینؑ و شہدائے کربلا کی یاد اور اُن کے ذکر کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ محبتِ کربلا کے ساتھ اگر معرفتِ کربلا بھی ہو تو مسلمان کسی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے نہ مرعوب ہو سکتا ہے نہ اُس سے ڈر سکتا ہے۔ جس کی بہترین مثال موجودہ دور میں ایران ہے۔ مسالمہ کے منتخب اشعار حسبِ ذیل ہیں:-

وہ سر کہ جس میں جلوہ فگن عظمتِ خدا۔
وہ سر کہ جو تھا حاملِ دستارِ مصطفیٰؐ
مجیب احمد صدیقی

فضائے کرب و بلا یونہی مشکبار نہیں۔
ہے فاطمہؓ کے چمن کا گلاب سجدے میں۔
تاج محمد قربان

دکھلایا وہ آئینہ سجاد و زینبؑ نے۔
منحوس رخِ بیعت دنیا پہ نمایاں ہے۔
محمد مبین منصوری

چھوڑ کر ہم اُن کا در بھٹکے ہیں کوثر در بدر۔
منزلیں ملتی ہیں جن کے نقشِ پا سے آج بھی۔
حافظ کوثر سلمانی

گر نبی کو دیکھنا ہے آپ کو بعد نبی۔
جلوۂ حسنینؑ میں حسنِ پیمبرؐ دیکھیے۔
صابر علی عزیزی

شان میں ان کی بھلا کیسے سخنور بولے۔
جن کے نانا کا اشارہ ہو تو کنکر بولے۔
صغیر احمد صدیقی

مصطفیٰؐ نانا انہیں کے صاحبِ معراج ہیں۔
ہے مکاں سے لامکاں تک سلسلہ شبیرؑ کا۔
ماسٹر علیم جرولی

معرفتِ شبیرؑ کی جب حر کو حاصل ہو گئی۔
نام قرآن شہادت میں لکھا دیکھا گیا۔

حسان جلال پوری

بالیقیں اس روح کی ہر تشنگی مٹ جائے گی۔
دوستو کر کے کبھی تو ذکر اصغرؑ دیکھیے۔
حافظ نظام الدین شمس

حسین ابنِ علی کے چاہنے والو چلے آؤ۔
لگا ہے شامیانہ حشر میں زہراؑ کی چادر کا۔
یاسین انصاری راجو

اس موقع پر ماسٹر محمد رضا، عبدالقیوم صدیقی، محمد ادریس، ہریش شکلا، عبدالخالق ادریسی، اعظم خاں، عاشق رسول، رہبر حسین خاں، شکیل مؤذن، ارشاد احمد چھٹکؤ، خورشید عالم، شبو صدیقی، صغیر قریشی، ماسٹر اقبال، ذیشان انصاری، آزاد عارفی، نسیم روشن، عادل اسلم، یوسف حسین خاں، عطا محمد راعینی، محمد جعفر، معراج الدین، راجہ قریشی، محمد عمران، کاشف وغیرہ موجود رہے۔ صدرِ مسالمہ حاجی ظہیر وارثی نے صدارتی کلمات پیش کئے۔ میزبان صغیر احمد صدیقی کے کلمات تشکر پر اختتام ہوا۔

شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام

نعتیہ مشاعرہ و مدح صحابہؓ گڑھیا پارک قلی بازار میں ۰۲ / اگست کو

کانپور: اللہ کی ذات کے مقابلے کوئی ذات نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی شان بیان کرنا ہے تو ہم حمد و ثناء کریں گے، اللہ رب العزت کی حکمت کو جاننا ہے تو ہمیں قرآن کا مطالعہ کرنا پڑے گا، ٹھیک اسی طرح اللہ کے بعد اگر کوئی عظیم ہستی، اللہ کا برگزیدہ و پسندیدہ بندہ ہے تو وہ اللہ کے رسول جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے اور آپ کی عظمت و تعریف جاننے کیلئے ہمیں قرآن کریم کا مطالعہ کرنا پڑے گا ساتھ ہی احادیث مبارکہ کو دیکھنا پڑے گا اور آپ کی عظمت و رفعت کا ذکر کرنے کیلئے ہم نعت و منقبت کی محفلیں منعقد کرتے ہیں جس سے آپ کی عظمت، رفعت، رسالت، نبوت، صداقت، امانت، دیانت، عاجزی، انکساری، خوشنودی، آپ کی ہمت، جرأت، تعلیمات، احکامات، جدوجہد، فرامین و قربانی سمیت آپ کی حیات مبارکہ کے تمام گوشوں پر روشنی ڈالتے ہیں مذکورہ اظہار خیال قائد ملت قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبد القدوس ہادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و صدر جمعیۃ علماء کانپور نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش نے کیا۔ واضح ہو کہ ایک روزہ عظیم الشان نعتیہ مشاعرہ و مدح صحابہؓ کا شاندار انعقاد زیر صدارت قاضیٔ شہر کانپور بتاریخ ۶ / ربیع الاول ۱۴۴۸ھ مطابق ۰۲ / اگست ۲۰۲۶ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء بمقام گڑھیا پارک، قلی بازار کانپور میں ہوگا۔ مذکورہ اطلاع کنوینر نعتیہ مشاعرہ و مدح صحابہؓ مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور نے دیتے ہوئے مزید بتایا کہ ملک کے مشہور و معروف شعراء حضرات مذکورہ مشاعرہ حضرات کی تاریخ مل چکی ہیں، جس کی تفصیل بہت جلد پوسٹ کے ذریعہ آپ حضرات تک پہنچ جائے گی۔ آپ حضرات سے پرخلوص گزارش ہے کہ مذکورہ بالا پروگرام کی تاریخ کو نوٹ کر لیں اور اپنے پروگرام مذکورہ تاریخ سے آگے پیچھے طے کریں ہم آپ کے بہت شکر گزار ہوں گے، آقا سے سچی محبت و عقیدت رکھنے والے احباب سے گزارش ہے کہ آپ حضرات مع احباب پروگرام میں ضرور شرکت فرمائیں۔

شام ہوتے ہی تلہیڈی گاؤں میں فاسٹ فوڈ کے اسٹال بن جاتے ہیں غیر قانونی شراب کے اڈے

دیوبند، 17/ جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے قریبی گاؤں تلہیڈی میں فاسٹ فوڈ کے اسٹالوں پر شام ہوتے ہی کھلے عام شراب پلانے کا کاروبار بے خوف ہو کر چلایا جا رہا ہے۔ دیر شام، فاسٹ فوڈ اسٹال پر شراب پینے کے بعد دو گروپوں کے درمیان زبردست لڑائی شروع ہو گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر دونوں فریقین سے پوچھ گچھ کی۔ واضح ہو کہ دیوبند کے قریبی گاؤں تلہیڈی میں فاسٹ فوڈ کے اسٹالوں پر شام ہوتے ہی کھلے عام شراب پینے اور پلانے کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ شراب پیکر اکثر لوگ یہاں لڑتے جھگڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ تازہ معاملہ دیر شام کا ہے جہاں دو گروپس کے لوگ شراب پینے کے بعد آپس میں جھگڑا کرنے لگے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے موقع پر پہنچ کر دونوں فریقین کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی تاہم کچھ دیر بعد کچھ لوگوں نے فریقین میں صلح کرا دی۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ گاؤں تلہیڈی میں درجنوں اسکول ہیں اور ہزاروں طلباء یہاں تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ اگر بروقت کارروائی نہ کی گئی تو نوجوان اور اسکول کے طلباء بھی اس نشے کا شکار ہو سکتے ہیں۔ لوگوں نے پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فاسٹ فوڈ کی آڑ میں چلنے والے اس غیر قانونی کاروبار کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور دکانداروں پر نظر رکھی جائے تاکہ گاؤں میں امن و امان برقرار رہے۔

حضرت زیدؑ شہید کی شہادت پر سالانہ مجلس کا انعقاد، مولانا اظہر عباس کا بصیرت افروز خطاب

سید سبط سجاد نقوی نے بارگاہِ امام علیہ السلام میں سوز و گداز سے بھرپور مرثیہ پیش کیا

امروہہ: حضرت زید ابن امام زین العابدین علیہ السلام کی المناک شہادت کی مناسبت سے شہر کے محلہ گزری میں واقع امام بارگاہِ صغرا میں حسب روایت ایک پروقار سالانہ مجلسِ عزا کا انعقاد نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ ماہر تعلیم ڈاکٹر سید قمر عباس زیدی اور انجمن رضا کاران حسینی کے جنرل سکریٹری خورشید حیدر زیدی کی جانب سے کیا گیا۔ جہاں حضرت زید شہید کی شہادت کا بیان سنکر ماحول پوری طرح غمگین ہو گیا اور شرکاء مجلس نے نم آنکھوں سے حضرت زید شہید کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مجلس کا آغاز سید سبط سجاد نقوی و ہمنوا نے انتہائی پرسوز اور درمندانہ انداز میں سوز اور سلام کے بعد مرثیہ خوانی پیش کر کے کیا۔ مرثیہ کے درد بھرے اشعار سن کر مجلس میں موجود عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور پورا ماحول غم و اندوہ میں ڈوب گیا۔ اسکے بعد مجلس سے خطاب کرتے ہوئے جلیل القدر عالم دین حضرت مولانا اظہر عباس صاحب قبلہ نے حضرت زید ابن امام زین العابدینؑ کی پاکیزہ زندگی، بلند کردار اور ان کی بے مثال قربانی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضرت زید علم، تقویٰ، شجاعت اور استقامت کا مجسم پیکر تھے۔ انہوں نے اپنے دور کے جابر و ظالم حکمرانوں کے خلاف آوازِ حق بلند کی اور باطل کے سامنے کبھی سر تسلیم خم نہیں کیا۔ مولانا نے حضرت زیدؑ کی شہادت کا دلدوز واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مقصدِ کربلا کو زندہ رکھنے کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ ان کی شہادت کے بعد بھی ظالموں نے ان کے جسدِ اطہر کے ساتھ بے ادبی و ستم ظریفی کی حد کر دی، لیکن ان کا اسوۂ حسنہ آج بھی ہمیں ظلم کے خلاف ڈٹ جانے کا حوصلہ اور درس دیتا ہے۔ مصائب کی غمگین فضاء کو جاری رکھتے ہوئے انجمن بنی ہاشم نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔ مجلس کے اختتام پر روحِ رواں اور معروف ماہر تعلیم ڈاکٹر قمر عباس زیدی اور خورشید حیدر زیدی کی جانب سے حاضرین و عقیدت مندوں کے لیے نذر اور تبرک کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ اس روحانی و عزائی محفل میں علاقے کے مومنین، عزاداروں اور معززینِ شہر نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے حضرت زیدؑ کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ مجلس میں خصوصی طور پر انجمن رضا کاران حسینی کے قائد سید شانِ مجتبیٰ نقوی، سید رضا کمال نقوی، سید جاوید کمال نقوی، عظیم ایڈوکیٹ، ڈاکٹر چندن نقوی، نوشہ امروہوی، سید سبطِ حیدر تقوی، ڈاکٹر جمشید کمال، مجاہد عباس نقوی، رامش ولی محمد حیدر نقوی، شیزی نقوی، آباد حسین، وسیم زیدی، مختار نقوی، شعیب رضا، ضیغم شمیم اور دیگر افراد کثیر تعداد میں عزادار موجود تھے۔

فوڈ پروسیسنگ شعبہ ریاستی معیشت کو نئی سمت دے گا: کیشو پرساد

ڈپٹی سی ایم کا کسانوں کی آمدنی، سرمایہ کاری اور روزگار کے فروغ پر زور

لکھنؤ: 17 جولائی۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ فوڈ پروسیسنگ کا شعبہ ریاست کی معیشت کو ایک نئی سمت دینے میں ایک اہم شعبہ ہے، جو کسانوں کی آمدنی بڑھانے، زرعی مصنوعات کی قدر بڑھانے اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے وسیع مواقع فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری ترقی یافتہ ہندوستان کے لئے وزیر اعظم کے عزم کو عملی جامہ پہنانے میں ایک موثر ذریعہ ثابت ہوگی۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ریاستی حکومت صنعتی ترقی اور سبز توانائی کو مساوی ترجیح کے ساتھ آگے بڑھا رہی ہے۔ شمسی توانائی پر مبنی صنعتی ماڈل مستقبل کی ضرورت ہے، جو صنعتوں کو لاگت میں بچت فراہم کرے گا، انہیں خود انحصار اور مسابقتی بنائے گا۔ ڈپٹی چیف منسٹر مسٹر موریہ نے باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ ڈپارٹمنٹ کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے تحت دستیاب مراعات، گرانٹس اور سرمایہ کاری کی سہولیات کی وسیع پیمانے پر تشہیر کو یقینی بنائیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ صنعت کار ریاست میں سرمایہ کاری کے لیے آگے آئیں اور دیہی معیشت کو ایک نئی ترقی مل سکے۔ اسی سلسلے میں، ہارٹیکلچر اور فوڈ پروسیسنگ ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب بی ایل مینا کی صدارت میں فوڈ پروسیسنگ ڈائریکٹریٹ میں تشکیل کردہ تشخیصی کمیٹی کی جمعہ کو منعقد ہوئی۔ جس میں موصول ہونے والی 11 سرمایہ کاری کی تجاویز کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور 9 کو مقررہ شرائط کے ساتھ منظوری کے لیے تجویز کیا گیا۔ تشخیص کمیٹی نے 9 کروڑ روپے کی 9 مکمل تجاویز کی سفارش کی۔ بریلی ضلع سے 02، کانپور سے 1، للت پور سے 01، گورکھپور سے 02، بدایوں سے 01، لکھنؤ سے 01 اور ہاپوڑ سے 01 تجاویز کی سفارش کی گئی۔ میٹنگ کے دوران، مسٹر مینا نے بتایا کہ 99 فیصد قرض کی تقسیم کے ساتھ، اتر پردیش PMFME میں ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ بتایا گیا کہ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی 2023 کے تحت اوسطاً 20 دنوں میں لیٹرز آف کمفرٹ جاری کیے جا رہے ہیں۔ کریزی اسنیکس لمیٹڈ کے سرمایہ کار مسٹر نوین اگروال نے جو میٹنگ میں موجود تھے، بتایا کہ پوروانچل میں گورکھپور شہر کے صنعتی اور کاروباری شعبے کے لیے ایک تاریخی لمحہ ریکارڈ کیا گیا جب، ہیڈلسٹنگ اور ایس ایم ای کی سربراہ محترمہ رادھا کرتیواسن کی موجودگی میں، کریزی اسنیکس لمیٹڈ کی IPO، 3 جولائی کو اندھیری، ممبئی میں ایک ہوٹل میں لانچنگ تقریب ہوئی۔ کمیٹی نے ہدایت دی کہ اس سلسلے میں متعلقہ سرمایہ کاروں سے 100 روپے کے نان جوڈیشل اسٹامپ پیپر پر حلف نامہ حاصل کیا جائے۔

بارش میں شہریوں کو دشواری نہ ہو، نکاسیٔ آب کا نظام بہتر بنایا جائے

وزیر اے کے شرما کا لکھنؤ میں ڈرین تعمیراتی وصفائی کاموں کا معائنہ

لکھنؤ، 17 جولائی۔اتر پردیش کے شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما نے جمعہ کو دارالحکومت لکھنؤ کے وشواس کھنڈ اور وویک کھنڈ علاقوں میں جاری ڈرین کی تعمیر اور صفائی کے کام کا موقع معائنہ کیا اور پیشرفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو واضح ہدایات دیں کہ بارش کے موسم میں شہریوں کو پانی جمع ہونے یا نکاسی سے متعلق کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور تمام کام کو مقررہ مدت میں اعلیٰ معیار کے ساتھ مکمل کیا جائے۔ معائنہ کے دوران وزیر مسٹر شرما نے وشواس کھنڈ میں زیر تعمیر 600 میٹر لمبے نالے کا معائنہ کیا۔ حکام نے بتایا کہ نالے کا 500 میٹر کام مکمل ہو چکا ہے، اور باقی کام تیزی سے جاری ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ یہ ڈرین مکمل ہونے کے بعد وشواس کھنڈ اور آس پاس کے علاقوں کو پانی جمع ہونے اور بارش کے پانی کی تیزی سے نکاسی سے مستقل راحت ملے گی۔ وزیر شرما نے ڈرین کی صفائی کے کام کا بھی معائنہ کیا۔ صفائی کے کام کی پیشرفت پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے، انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ نالوں کی باقاعدگی سے صفائی اور دیکھ بھال کو یقینی بنائیں، برسات کے موسم میں پانی کی بلا تعطل نکاسی کو یقینی بنائیں اور عوام کو تکلیف سے بچائیں۔ انہوں نے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ برسات کے موسم میں تمام حساس علاقوں میں خصوصی مستعدی برقرار رکھیں، پانی نکاسی میں حائل رکاوٹوں کو فوری طور پر دور کریں اور عوامی شکایات کے فوری حل کو یقینی بنائیں۔ معائنہ کے دوران وزیر مسٹر شرما نے متعلقہ عہدیداروں کو ضروری ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ تمام کاموں میں معیار اور وقت پر کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہریوں کی سہولت اولین ترجیح ہے، اور شہری ترقیات کا محکمہ بہتر شہری سہولیات فراہم کرنے کے لیے پوری عزم کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ اس دوران وزیر مسٹر شرما نے زیر تعمیر شکتی ایوان کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے میونسپل کمشنر کو ہدایت دی کہ وہ شکتی ایوان میں بڑے پیمانے پر شجرکاری کرکے سرکاری اسکیموں کی تشہیر کریں۔ میئر محترمہ سشما کھروال، میونسپل کمشنر مسٹر گورو کمار اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر کے ساتھ دیگر متعلقہ افسران دورہ کے دوران موجود تھے۔

یوپی میں پہلے گرین اسکلز واپلائیڈ اے آئی سنٹر کا افتتاح

نوجوانوں کو مستقبل کی ٹیکنالوجی اور روزگار سے جوڑنے کی اہم پیش رفت

لکھنؤ: 17 جولائی۔حکومت اتر پردیش کے محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور الیکٹرانکس نے ریاست کے نوجوانوں کو مستقبل کی ٹیکنالوجی اور سبز معیشت کے لیے تیار کرنے کی سمت ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔) 1M1B ایک ملین کے لیے ایک بلین (فاؤنڈیشن، مائیکروسافٹ، اور MeitY اسٹارٹ اپ ہب کے تعاون سے، لکھنؤ یونیورسٹی کے مرکزی کیمپس میں اتر پردیش کے پہلے گرین اسکلز اینڈ اپلائیڈ اے آئی سینٹر کا افتتاح کیا گیا۔ ویڈیو کے ذریعے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، اتر پردیش حکومت کے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور الیکٹرانکس کے کابینہ وزیر جناب سنیل کمار شرما نے کہا کہ ریاستی حکومت نوجوانوں کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے اور انہیں روزگار کے قابل بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپلائیڈ اے آئی اور گرین اسکلز سنٹر نوجوانوں کو مستقبل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہنر سے آراستہ کرے گا اور اتر پردیش کو اے آئی پر مبنی اختراعات اور سبز ترقی کے میدان میں ایک نئی شناخت فراہم کرے گا۔ یہ مرکز طلباء اور نوجوانوں کو مصنوعی ذہانت، قابل تجدید توانائی، برقی نقل و حرکت، موسمیاتی تبدیلی، زراعت، مینوفیکچرنگ، اور سرکلر اکانومی جیسے شعبوں میں تربیت فراہم کرے گا۔ یہ انہیں صنعت پر مبنی منصوبوں، اختراعی پروگراموں، انٹرن شپس، اسٹارٹ اپ اور انٹرپرینیورشپ سپورٹ، اور روزگار کے مواقع سے بھی جوڑ دے گا۔ لکھنؤ میں قائم یہ مرکز ملک بھر میں تیار کیے جانے والے پانچ گرین اسکلز اور اپلائیڈ اے آئی سینٹروں میں سے تیسرا ہے۔ اس سے قبل بنگلورو اور حیدرآباد میں ایسے مراکز قائم کیے جا چکے ہیں، جبکہ نوئیڈا اور شیلانگ میں جلد ہی قائم کیے جائیں گے۔ ان مراکز کے ذریعے 2030 تک 100000 نوجوانوں کو تربیت دینا اور 50000 سے زیادہ روزگار، انٹرن شپ، اپرنٹس شپ اور انٹرپرینیورشپ کے مواقع فراہم کرنے کا ہدف ہے۔ پہلے سال یہ قومی اقدام 20000 نوجوانوں کو تربیت دے گا، جن میں سے 10000 کو روزگار اور کیریئر کے مواقع سے منسلک کیا جائے گا۔ لکھنؤ کا مرکز صرف پہلے سال میں 5000 سے زیادہ نوجوانوں کو تربیت دے گا۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر جئے پرکاش سینی نے کہا کہ یہ مرکز قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی روح کے مطابق طلباء کو مستقبل کی ٹیکنالوجیز میں مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیے ایک اہم ٹول کے طور پر کام کرے گا۔ دریں اثنا، مائیکروسافٹ کی سینئر ڈائریکٹر) ایلیویٹ سی ایس آر (منجو دشمنا نے کہا کہ یہ پہل پردیش میں AI کے طور پر ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔ مقامی آب و ہوا کے چیلنجوں کا حل تیار کرنا۔ 1M1B فاؤنڈیشن کے بانی اور سی ای او مناو سبودھ نے کہا کہ ہندوستان کی حقیقی AI صلاحیت اس وقت پروان چڑھے گی جب ملک کے نوجوان AI کو موثر طریقے سے استعمال کرنا سیکھیں گے۔ یہ مرکز نوجوانوں کو مستقبل کی صنعتوں کے لیے درکار ہنر سے آراستہ کرے گا، انہیں خود انحصار اور روزگار کے قابل بنائے گا۔ اس تقریب میں لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر جئے پرکاش سینی، 1M1B فاؤنڈیشن کے بانی اور سی ای او مناو سبودھ، پروگرام مینیجر (CSR) انیشا اوراچن، کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ پروفیسر (ڈاکٹر) پونیت مشرا کے ساتھ ساتھ کئی سینئر افسران اور صنعت کے نمائندوں نے شرکت کی۔ یہ پہل اتر پردیش کو تکنیکی اختراعات، ہنرمندی کی ترقی اور سبز معیشت کے میدان میں ایک سرکردہ ریاست بنانے میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔

عرب ممالک میں قید ہندوستانی شیعہ مسلمانوں کی رہائی کا مطالبہ

آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ نے وزیرِ اعظم کو یادداشت ارسال کی

لکھنؤ، 17 جولائی۔آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ (AISPLB) نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سعودی عرب، کویت، متحدہ عرب امارات سمیت مختلف عرب ممالک میں مبینہ طور پر زیرِ حراست ہندوستانی شیعہ مسلمانوں کی محفوظ رہائی اور وطن واپسی کو یقینی بنانے کے لیے فوری سفارتی مداخلت کی جائے۔ بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا یعسوب عباس نے جمعہ کے روز اپنے لکھنؤ واقع رہائش گاہ پر منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس معاملے کو ایک نہایت سنگین انسانی اور شہری حقوق کا مسئلہ قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کی جانب سے وزیرِ اعظم جناب نریندر مودی کو ایک یادداشت (میمورنڈم) ارسال کیا گیا ہے، جس میں وزارتِ خارجہ کے ذریعے متعلقہ ممالک کی حکومتوں سے فوری رابطہ قائم کرکے زیرِ حراست ہندوستانی شہریوں کی سلامتی، قانونی حقوق کے تحفظ اور ان کی جلد رہائی کو یقینی بنانے کی درخواست کی گئی ہے۔ مولانا یعسوب عباس نے کہا: ہم نے وزیرِ اعظم نریندر مودی سے اپیل کی ہے کہ اس نہایت حساس اور انسانی مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ یہ تمام ہندوستانی شہری اپنی حکومت کے تحفظ، انصاف اور ہر ممکن سفارتی تعاون کے مستحق ہیں تاکہ ان کی محفوظ رہائی اور ہندوستان واپسی یقینی بنائی جا سکے انہوں نے دعویٰ کیا کہ سعودی عرب، کویت اور متحدہ عرب امارات سمیت بعض عرب ممالک میں متعدد ہندوستانی شیعہ مسلمانوں کو مبینہ طور پر ان کے شیعہ عقیدے یا ایران سے وابستگی و ہمدردی کے شبہے کی بنیاد پر حراست میں لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو یہ انتہائی تشویش ناک اور غیر انسانی عمل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان میں سے بیشتر افراد روزگار اور بہتر مستقبل کی تلاش میں بیرونِ ملک گئے تھے۔ مولانا یعسوب عباس نے کہا: وزارتِ خارجہ اور متعلقہ ممالک میں موجود ہندوستانی سفارت خانوں کو فوری طور پر فعال کیا جانا چاہیے تاکہ زیرِ حراست ہندوستانی شہریوں کو منصفانہ سلوک، ضروری قانونی امداد اور قونصلر معاونت فراہم ہو اور بلا تاخیر ان کی رہائی اور وطن واپسی ممکن بنائی جا سکے۔ انہوں نے مرکزی حکومت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہمیں وزیرِ اعظم نریندر مودی کی قیادت اور ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر مکمل اعتماد ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت اس نازک گھڑی میں ہندوستانی شہریوں کے مفادات، عزت اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر ممکن اقدام کرے گی۔ پریس کانفرنس کے دوران آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ نے 11 ہندوستانی شہریوں کی ایک فہرست بھی جاری کی، جو بورڈ کے مطابق سعودی عرب، کویت، ابوظہبی، دبئی اور شارجہ میں زیرِ حراست ہیں۔ یہ فہرست وزیرِ اعظم کو بھیجے گئے میمورنڈم کے ساتھ بھی منسلک کی گئی ہے۔ بورڈ نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ متعلقہ ممالک سے فوری سفارتی سطح پر بات چیت کرکے ان تمام ہندوستانی شہریوں کی محفوظ اور جلد از جلد رہائی اور وطن واپسی کو یقینی بنایا جائے۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

”ہنومان گڑھی میں نماز کبھی نہیں پڑھی گئی، اس کی بھی تعمیر ایک مسلمان نے کروایا تھا“: برج بھوشن سنگھ

لکھنو: 17 جولائی (پی این ایس) قیصر گنج کے سابق ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ نے ایودھیا کے ہنومان گڑھی میں نماز ادا کیے جانے کے دعووں کی مکمل تردید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہنومان گڑھی میں کبھی نماز نہیں پڑھی گئی۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ہنومان گڑھی کو ایک مسلمان نے تعمیر کیا تھا، جیسا کہ اس جگہ پر لکھے گئے تحریر میں بتایا گیا ہے۔ برج بھوشن شرن سنگھ، جو جمعہ کو گونڈا کے نندنی نگر اسپورٹس اسٹیڈیم میں منعقد پرتیبھا سمان تقریب میں شریک تھے، نے صحافیوں کو بتایا کہ وہ بچپن سے ہی ہنومان گڑھی کا دورہ کرتے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہنومان گڑھی میں نماز پڑھنے کا دعویٰ حقیقتاً غلط ہے۔

جوہر یونیورسٹی کو منہدم کرنے کا حکم چندہ اور نذرانے کی چوری سے توجہ ہٹانے کی کوشش: اجے رائے

حدبندی بل پر وزیر اعظم کل جماعتی اجلاس طلب کریں: پرمود تیواری

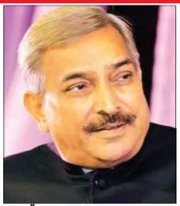

لکھنؤ: اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے کہا کہ رام پور واقع مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کو منہدم کرنے کا حکم رام مندر میں چندے اور چڑھاوے کی مبینہ چوری سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگی حکومت کو ریاست بھر میں بی جے پی اور آر ایس ایس کے دفاتر اور عمارتوں کی بھی جانچ کرانی چاہیے، اور جن عمارتوں کے نقشے منظور نہیں ہیں، ان پر بھی بلڈوزر چلایا جائے۔ جمعہ کو پارٹی ہیڈکوارٹر میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اجے رائے نے رام پور ترقیاتی اتھارٹی کے دستاویزات دکھاتے ہوئے کہا کہ 15 جولائی کو صبح 11 بجے سماعت ہوئی اور اسی روز شام 4 بجے یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ رام پور کے سنگھن کھیڑا گاؤں میں واقع یہ یونیورسٹی محمد اعظم خان نے سال 2005 میں قائم کی تھی، جبکہ یہ گاؤں سال 2024 میں رام پور ترقیاتی اتھارٹی کے دائرے میں شامل ہوا، لہٰذا اس سے پہلے نقشہ منظور کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یوگی حکومت نے چندے اور چڑھاوے کی مبینہ چوری سے توجہ ہٹانے کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے، جبکہ جوہر یونیورسٹی یونیورسٹی ایکٹ کے تمام معیارات کے مطابق قائم کی گئی ہے۔ اجے رائے نے کہا کہ بی جے پی تعمیر نہیں بلکہ تخریب کی سیاست کرتی ہے۔ حکومت تعلیمی اداروں کو ختم کر رہی ہے، لاکھوں اسکول بند کیے جا چکے ہیں اور اس سال 53 سے 54 انجینئرنگ کالج بھی بند کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئے میڈیکل کالجوں میں نہ پیرا میڈیکل عملہ ہے اور نہ ہی ڈاکٹر موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے دورِ حکومت میں نئی یونیورسٹیاں، ایم بی اے اور انجینئرنگ کالج قائم ہو رہے تھے، جبکہ موجودہ حکومت میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد سرکاری اسکول بند ہو چکے ہیں اور مسلسل ایم بی اے و انجینئرنگ کالج بند کیے جا رہے ہیں۔ اجے رائے نے کہا کہ اعظم خان اور ان کے خاندان کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق جوہر یونیورسٹی میں زیر تعلیم تقریباً 75 فیصد طلبہ ہندو ہیں، جبکہ سیکڑوں اساتذہ اور ان کے خاندانوں کا مستقبل بھی اس کارروائی سے متاثر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اس اقدام کے خلاف بھرپور جدوجہد کرے گی۔ سونم وانگچک کی ہڑتال کے حوالے سے انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرکزی وزیر تعلیم اپنا استعفیٰ دیں۔ اس موقع پر میڈیا ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین ڈاکٹر سی۔ پی۔ رائے، سابق رکن اسمبلی اکھلیش پرتاپ سنگھ، سنجے کپور، سابق ایم ایل سی اوم پرکاش تیواری، سابق رکن اسمبلی اندل راوت، ترجمان ڈاکٹر اوما شنکر پانڈے، انشو اوستھی، ڈاکٹر علیم اللہ خان، ارشد اعظمی، ارشد خورشید، محمد شمیم سمیت دیگر رہنما موجود تھے۔

کانگریس کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا میں نائب قائدِ حزبِ اختلاف پرمود تیواری نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ حد بندی (ڈیلیمیٹیشن) بل پر مختلف جماعتوں کی الگ الگ نشستیں بلانے کے بجائے ایک کل جماعتی اجلاس طلب کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم تمام سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لے کر اس بل پر تفصیلی گفتگو کریں۔ کانگریس اس سلسلے میں پہلے بھی خط لکھ چکی ہے، جبکہ اب قائدِ حزبِ اختلاف راجیہ سبھا ملکارجن کھڑگے اور قائدِ حزبِ اختلاف لوک سبھا راہل گاندھی نے بھی وزیر اعظم کو خط لکھ کر کل جماعتی اجلاس بلانے کی اپیل کی ہے۔ پرمود تیواری نے کہا کہ بی جے پی کے پاس نہ پہلے لوک سبھا میں واضح اکثریت تھی، نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس خواتین کے ریزرویشن بل کی پہلے بھی حامی تھی، اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گی، لیکن خواتین کے ریزرویشن کے نام پر حدبندی بل لانے کی مخالفت کرے گی۔ انہوں نے امتحانی پرچوں کے لیک ہونے کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ ملک میں 40 سے زائد امتحانات کے پرچے لیک ہو چکے ہیں اور کئی امتحانات ملتوی کیے گئے، یہ معاملہ پارلیمنٹ میں کانگریس کا اہم موضوع ہوگا۔ انہوں نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا، بصورت دیگر انہیں برطرف کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے ایودھیا میں زمین کی خرید، رام مندر کے چندے اور چڑھاوے میں مبینہ بے ضابطگیوں کو بھی پارلیمنٹ میں اٹھانے کا اعلان کیا۔ وزیر اعظم کی پنجاب اور ہریانہ میں ہائیڈروجن ٹرین سمیت دیگر منصوبوں کے افتتاح پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم صرف انتخابی مفاد کے تحت مختلف ریاستوں کا دورہ کرتے ہیں اور اب وہ ملک کے وزیر اعظم کے بجائے بی جے پی کے انتخابی مہم کے وزیر بن کر رہ گئے ہیں۔

کھادی گرام ادیوگ بورڈ ملازمین یونین کے نومنتخب عہدیداروں نے حلف اٹھایا

لکھنؤ: اتر پردیش کے وزیر برائے کھادی و گرام ادیوگ، ریشم، ہتھ کرگھا اور ٹیکسٹائل راکیش سچان نے جمعہ کے روز سمپورن اتر پردیش کھادی گرام ادیوگ بورڈ ملازمین یونین کی نئی مجلسِ عاملہ کے عہدیداروں کو عہدے اور رازداری کا حلف دلایا۔ اس موقع پر بورڈ کے مشترکہ چیف ایگزیکٹو آفیسر سدھارتھ یادو، آر۔ ڈی۔ کوریل سمیت بورڈ کے افسران اور ملازمین موجود تھے۔ یونین کے انتخابات میں کملیش ورما صدر، ہری گیند موریا جنرل سکریٹری، سکھر سنگھ یادو اور ہری کرن سنگھ نائب صدر، پرتیبھا شریواستو وزیر، آشیش کمار تنظیمی وزیر، رام بھرت خزانچی، اُمیش کمار گوڑ تشہیری وزیر منتخب ہوئے، جبکہ گنجن سنگھ، رام آنند ورما، ہیمنت راوت، کملیش کمار سنگھ، اشونی کمار راجو، مہیندر کمار مشرا اور ہریندر سنگھ نشاد مجلسِ عاملہ کے ارکان منتخب ہوئے۔ واضح رہے کہ یونین کے انتخابات گزشتہ 31 مئی کو منعقد ہوئے تھے۔

یوگی حکومت ایک ٹریلین ڈالر معیشت کے ہدف کی جانب گامزن

مضبوط بنیادی ڈھانچہ اور بہتر امن و امان سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال: برجیش پاٹھک

لکھنؤ، 17 جولائی۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں یوگی حکومت اتر پردیش کو 1 ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے ہدف کی طرف مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اس سلسلے میں، اتر پردیش انڈسٹریل کانکلیو: ویژن، پالیسی، اور عمل درآمد کا اہتمام ASSOCHAM-India نے جمعہ کو ہوٹل رینیسنس، لکھنؤ میں Invest UP کے تعاون سے کیا تھا۔ اس موقع پر اتر پردیش حکومت کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، اتر پردیش اسٹیٹ ٹرانسفارمیشن کمیشن کے چیف ایگزیکٹو آفیسر منوج کمار سنگھ، یوتھ ویلفیئر اینڈ اسپورٹس ڈپارٹمنٹ کے اسپیشل سکریٹری کمار ونیت، ایسوچیم-انڈیا کی اتر پردیش اسٹیٹ ڈیولپمنٹ کونسل کے کو-چیئرمین ونیت نہٹا، اشوک لیلینڈ کے نائب صدر شکتی سنگھ اور ریڈ کو کھیتان کے ڈائریکٹر امر سنگھ موجود تھے۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں مضبوط بنیادی ڈھانچہ اور مضبوط امن و امان صنعتی ترقی کے لیے ضروری بنیادیں بن گئے ہیں۔ انہوں نے ریاست کے وسیع ایکسپریس وے نیٹ ورک، بلا تعطل بجلی کی فراہمی اور 80 سے زیادہ میڈیکل کالجوں کے قیام کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ پیرامیڈیکل اور نرسنگ کے ادارے بھی تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوگی حکومت کے تحت منظم جرائم اب ختم ہو چکے ہیں اور بہتر حکمرانی کی وجہ سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھا ہے، جس کا ثبوت بڑی تعداد میں ایم او یوز کو حقیقی پروجیکٹوں میں تبدیل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش اب دفاع اور ڈرون مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اور ریاست اب ریونیو سرپلس پوزیشن میں ہے۔ ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت کے ہدف کو دہراتے ہوئے، انہوں نے ونوبا بھاوے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش کے لوگوں میں کوئی بھی ہدف حاصل کرنے کی صلاحیت ہے۔ انہوں نے صنعتکاروں اور نوجوانوں سے کہا کہ سخت محنت کریں، لیکن تناؤ کو کم کریں اور اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں۔“ اتر پردیش اسٹیٹ ٹرانسفارمیشن کمیشن کے چیف ایگزیکٹو آفیسر منوج کمار سنگھ نے کہا کہ یوگی حکومت کی پالیسیوں کی بدولت، اتر پردیش ایک سرکردہ زرعی ریاست اور مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایم ایس ایم ای) کے لیے سب سے موزوں ریاست بن گئی ہے۔ یہ شعبہ ریاست میں 30 ملین سے زیادہ لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (MSMEs) کے ساتھ مصنوعی ذہانت (AI) کے انضمام پر زور دیا، جس نے ”تخلیق، نگرانی، اور اختراعات“ کا تصور متعارف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ اب ریاست کی صنعتی پیداوار کا تقریباً 60 فیصد ایم ایس ایم ای سیکٹر سے آتا ہے، اور موبائل فون کے پرزے بھی ریاست میں تیار کیے جا رہے ہیں۔

لکھنؤ میں بین الاقوامی کال سینٹر پر کرائم برانچ کا چھاپہ

سوشانت گولف سٹی کے اومیکس اپارٹمنٹس سے 8 گرفتار

لکھنؤ: 17 جولائی (پی این ایس) لکھنؤ کے سوشانت گولف سٹی علاقے میں کرائم برانچ نے ایک بڑے بین الاقوامی فراڈ کال سینٹر کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولیس اور کرائم برانچ کی ایک مشترکہ ٹیم نے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب تقریباً ایک بجے اومیکس اپارٹمنٹس پر چھاپہ مارا۔ صبح 5 بجے تک جاری رہنے والے میراتھن آپریشن کے دوران پولیس نے جائے وقوعہ سے بڑی مقدار میں الیکٹرانک آلات برآمد کر لیے۔ پولیس نے آٹھ مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ اے ڈی سی پی (کرائم) کرن یادو نے کیس کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ کرائم برانچ کو سوشانت گولف سٹی کے اومیکس اپارٹمنٹس سے چلنے والے کئی غیر قانونی کال سینٹرز کے بارے میں خفیہ اطلاع ملی تھی۔ چونکہ اس کیس میں ایک بین الاقوامی نیٹ ورک اور غیر ملکی شہریوں کی دھوکہ دہی شامل تھی، اس لیے پولیس نے کوئی موقع نہیں لیا اور رات گئے اپارٹمنٹس پر اچانک چھاپہ مارا۔

پولیس کی اس اچانک کارروائی سے اپارٹمنٹس میں ہلچل مچ گئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق چھاپے کے دوران جائے وقوعہ سے بڑی تعداد میں ہائی ٹیک کمپیوٹر، لیپ ٹاپ اور دیگر جدید الیکٹرونک آلات، جو کہ اس غیر قانونی کاروبار میں استعمال ہو رہے تھے، قبضے میں لے لیے گئے۔ پولس کے ہاتھوں گرفتار ملزمان میں پونیت ورما اور دیویندر پٹیل اس گینگ کے ماسٹر مائنڈ بتائے جاتے ہیں۔ پولیس حراست میں ابتدائی پوچھ گچھ کے دوران دونوں نے اس کال سینٹر کی آڑ میں بڑے پیمانے پر سائبر فراڈ کا نیٹ ورک چلانے کا اعتراف کیا۔ تحقیقات میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ یہ دھوکہ باز لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے کسٹمر سپورٹ سروس فراہم کرنے والے ہونے کا بہانہ کرتے تھے۔ انہیں براہ راست آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے کالز موصول ہوئیں، جس کے بعد انہوں نے تکنیکی مدد یا دیگر فراڈ سروسز فراہم کرنے کی آڑ میں غیر ملکی کلائنٹس کو نشانہ بنایا اور ان سے بڑی رقم ہڑپ کی۔ اے ڈی سی پی کرن یادو نے بتایا کہ پورے ریکیٹ کی مکمل چھان بین کی جا رہی ہے۔ برآمد ہونے والے ڈیجیٹل شواہد اور تحقیقات سے موصول ہونے والی معلومات کی بنیاد پر مزید سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔